سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

منگل، 17- ستمبر 2019

(یوم الثلاثہ، 17- محرم الحرام 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: چودھواں اجلاس

جلد 14 : شمارہ 2

45

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 17۔ ستمبر 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

مسودہ قانون

1. The Punjab Prohibition o f Sheesha Smoking, Use and Sale of the Crystal Ice Bill 2019

MS SEEMABIA TAHIR: to move that leave be granted to introduce the Punjab Prohibition of Sheesha Smoking, Use and Sale of the Crystal ice Bill 2019.

MS SEEMABIA TAHIR: to introduce the Punjab Prohibition of Sheesha Smoking, Use and Sale of the Crystal ice Bill 2019.

2. The Punjab Criminal Law (Amendment) Bill 2019

MS MUSSARAT JAMSHED: to move that leave be granted to introduce the Punjab Criminal Law (Amendment) Bill 2019.

MS MUSSARAT JAMSHED: to introduce the Punjab Criminal Law (Amendment) Bill 2019.

46

3. THE PUNJAB RESTRICTION ON MANUFACTURE, SALE, USE AND IMPORT OF POLYTHENE BAGS BILL 2019

MS SHAMIM AFTAB: to move that leave be granted to introduce the Punjab Restriction on Manufacture, Sale, Use and Import of Polythene Bags Bill 2019.

MS SHAMIM AFTAB: to introduce the Punjab Restriction on Manufacture, Sale, Use and Import of Polythene Bags Bill 2019.

حصہ دوم

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 23۔ اپریل 2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1۔ محترمہ شاہدہ احمد: اس ایوان کی رائے ہے کہ 65 سال اور زائد عمر کے بزرگ شہریوں کو تمام سرکاری ٹرانسپورٹ (ٹرین، بسیں، میٹرو بس، سپیڈو بس) میں کرایہ سے مستثنٰی قرار دیا جائے۔

2۔ جناب منیب الحق: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کھادوں کی قیمت میں حالیہ اضافہ فی الفور واپس لیا جائے۔

3۔ جناب محمد منیب سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے اکثر تعلیمی اداروں نے عوام کو لُوٹنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ہر سکول یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو از خود مہنگے داموں فروخت کرتا ہے اور تمام نجی تعلیمی ادارے ایسا یونیفارم، کاپیاں اور کتابیں تیار کرواتے ہیں جو مارکیٹ میں دستیاب نہ ہو اور مجبوراً طلباء کو سکول سے یہ اشیاء مہنگے داموں خریدنی پڑتی ہیں لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام نجی تعلیمی اداروں کو پابند کیا جائے کہ وہ ایسے یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کا انتخاب کریں جو تمام تعلیمی اداروں میں یکساں ہوں اور بآسانی مارکیٹ میں دستیاب ہوں تاکہ بچوں کے والدین پر فیسوں کے بھاری بوجھ کے علاوہ مہنگا یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو خریدنے کا بوجھ کم ہو سکے۔

47

(موجودہ قراردادیں)

1۔ محترمہ مسرت جمشید: صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نوزائیدہ بچوں میں پائی جانے والی مہلک اور جان لیوا بیماری Methylmalonic Academia (MMA) کا واحد علاج اور لائیو سیونگ میڈیکیٹڈ دودھ یا خوراک (XMTVI Maxamaid) بغیر کسی ٹیکس و ڈیوٹی اور پیکنگ پر بغیر اردو تحریر درآمد کرنے کی اجازت دی جائے۔

2۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اس حوالے سے قانون سازی کرے کہ تمام سرکاری و نجی ہسپتالوں میں وفات پائے جانے والے مریض کے لواحقین سے بقایاجات کی رقم وصول نہ کی جائے اور ان کو فی الفور میت لے جانے کی اجازت دی جائے بلکہ ہسپتال انتظامیہ فری ایمبولینس کا انتظام کرے تاکہ میت کو گھر بروقت پہنچایا جاسکے۔

3۔ جناب محمد صفدر شاکر: اس ایوان کی رائے ہے کہ جن شوگر ملوں نے ابھی تک زمینداروں کو گنے کی سپلائی کی ادائیگی نہیں کی، انہیں فوری ادائیگی کا پابند کیا جائے۔

4۔ محترمہ ربیعہ نصرت: اس ایوان کی رائے ہے کہ واٹر پلانٹس کی صفائی کا مستقل انتظام کیا جائے تاکہ آلودہ پانی پینے کی وجہ سے لوگوں کو موذی امراض سے بچایا جاسکے اور اربوں کی لاگت سے لگائے گئے واٹر پلانٹس کو محفوظ بنایا جاسکے۔

5۔ محترمہ سعدیہ سہیل رانا: صوبہ پنجاب کے تمام سکولز میں مارننگ اسمبلی کا اہتمام کیا جاتا تھا جو سکیورٹی صورتحال کے پیش نظر بند کر دیا گیا تھا، اب پاکستان کے سکیورٹی اداروں کی انتھک محنت سے الحمدللہ پاکستان پُرامن ملک ہے اور دہشت گردی پر مکمل طور پر قابو پایا جاچکا ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری و پرائیویٹ سکولز میں مارننگ اسمبلی کے سلسلہ کو فی الفور بحال کیا جائے اور اس میں قومی ترانہ پڑھنا لازمی قرار دیا جائے تاکہ طلباء و طالبات کے دلوں میں قومی یکجہتی اور وطن سے محبت کے جذبات کو فروغ دیا جاسکے۔

49

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چودھواں اجلاس

منگل، 17- ستمبر 2019

(یوم الثلاثہ، 17- محرم الحرام 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 41 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ
الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ
بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ
الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾

سورة البَقَرَة 152تا156

سو تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کیا کروں گا اور میرے احسان مانتے رہنا اور ناشکری نہ کرنا(152) اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیا کرو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے(153) اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ نہ کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے(154) اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میوؤں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے۔ تو صبر کرنے والوں کو (اللہ کی خوشنودی کی) بشارت سنا دو(155) ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں(156)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقاؐ کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
عطا کیا مجھ کو دردِ اُلفت کہاں تھی یہ پُر خطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضورؐ کی بندہ پروری ہے
کسی کا احسان کیوں اُٹھائیں کسی کو حالات کیوں بتائیں
تمہی سے مانگیں گے تم ہی دو گے تمہارے در سے ہی لو لگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقاؐ کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

پنجاب اسمبلی کے فوٹوگرافر

جناب شہزاد قمر کی والدہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی کے فوٹوگرافر جناب شہزاد قمر کی والدہ محترمہ گزشتہ دنوں وفات پا گئی تھیں تو ان کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کر لی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر پنجاب اسمبلی کے فوٹوگرافر جناب شہزاد قمر
کی والدہ مرحومہ کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ تحاریک ہیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ہونی ہے:

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

" سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ بابت

"The issue of cost of ongoing schemes of 2007-08 escalated manifold due to unnecessary and criminal delay by the previous Government

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ

" سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ بابت

"The issue of cost of ongoing schemes of 2007-08 escalated manifold due to unnecessary and criminal delay by the previous Government

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

" سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ بابت

"The issue of cost of ongoing schemes of 2007-08 escalated manifold due to unnecessary and criminal delay by the previous Government

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سپیشل کمیٹی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Adjournment motion No. 156/2019 moved by Ms Zainab Umair, MPA W-323

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Adjournment motion No. 156/2019 moved by Ms Zainab Umair, MPA W-323

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Adjournment motion No. 156/2019 moved by Ms Zainab Umair, MPA W-323

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سپیشل کمیٹی نمبر 5 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"صحافی حضرات کے معاملات کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 5 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"صحافی حضرات کے معاملات کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 5 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صحافی حضرات کے معاملات کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 5 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات ہیں۔ پہلا سوال نمبر 1022 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1082 رانا محمد افضل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1083 بھی رانا محمد افضل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1090 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! On her behalf

جناب سپیکر: سید عثمان محمود! محترمہ خود آئی ہوئی ہیں۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1093 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راجن پور میں ریسکیو 1122 کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

***1093: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور کو ریسکیو 1122 کی سہولت کب سے میسر ہے؟

(ب) اس ضلع میں ریسکیو 1122 کی کل کتنی ایمبولینسز ہیں؟

(ج) ان ایمبولینسز میں ایمرجنسی کے لئے کون کون سی ادویات موجود ہوتی ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ریسکیو 1122 کی ایمبولینسز میں زندگی بچانے والی ادویات میں کمی کی گئی ہے؟

(ہ) کیا حکومت ریسکیو 1122 کی ایمبولینسز میں ضروریات کے مطابق مزید جدید ادویات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) کیا حکومت ریسکیو 1122 کی سروس کو یونین کونسل تک لانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) ضلع راجن پور کو ریسکیو 1122 کی سروس 22۔ اکتوبر 2009 سے میسر ہے۔

(ب) ضلع راجن پور میں 26 ایمبولینسز فراہم کی گئی ہیں۔

(ج)

Angised (0.5mg), 25 percent Dextrose Water (20ml), Injection Diclofenac Sodium Dexametasone, Dimenhydrinate (50mg/ml) (4mg/ml), Povi-iodine Solution 10 percent (450ml), Polimyxin B Sulphate Skin Ointment with Lignocaine, Paracetamol, Lingnocaine Gel 2 percnet (15mg & 20mg), Captropil 25mg, Ringer Lactate 500ml, Normal Saline 500/1000ml, Pheniramine Maleate(25mg). One pratropium bromide (20ml), Asprine (300mg)

وغیرہ شامل ہیں۔

(د) یہ درست نہیں ہے کہ ان ادویات میں کوئی کمی کی گئی ہے۔

(ہ) موجودہ ادویات کی فہرست بنیادی ایمر جنسی میڈیکل ٹیکنیشن کی مہارت کو مد نظر رکھتے ہوئے ترتیب دی گئی ہے۔ تاہم مستقبل میں حکومت (اس فہرست کو سروس) کا دائرہ کار تمام تحصیلوں میں پھیلانے کے بعد ایڈوانس لیول پر لے جانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(و) حکومت ریسکیو 1122 کی سروس یونین کونسل تک لانے کا ارادہ نہیں رکھتی چونکہ اس سطح پر ہمیشہ ایمر جنسی سروس کی بجائے مقامی لوگوں پر مشتمل تربیت یافتہ کمیونٹی ایمر جنسی رسپانس ٹیم پنجاب ایمر جنسی ایکٹ 2006 سیکشن 5(g) کے مطابق تشکیل دی جاتی ہے جو لوگوں کو حادثات کی صورت میں ابتدائی طبی امداد فراہم کرتی ہے اور یہی طریق کار بین الاقوامی طور پر اختیار کیا جاتا ہے لہٰذا اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے حکو مت نے ضلع راجن پور کی تمام یونین کونسلز میں ریسکیو 1122 کی کمیونٹی ایمر جنسی رسپانس ٹیمیں تشکیل دے دی ہیں جو کہ مختلف حادثات، مذہبی تہوار اور دیگر اجتماعات کے دوران ریسکیو 1122 کے ساتھ اپنی خدمات فراہم کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال کا جز (الف) ہے ضلع راجن پور کو ریسکیو 1122 کی سہولت کب سے میسر ہے تو اس کا جواب آ گیا ہے ایمبولینسز کے بارے میں پوچھا گیا تھا اُس کا جواب بھی آ گیا ہے کہ 26 ایمبولینسز فراہم کی گئی تو میں یہ سوال وزیر موصوف سے کرنا چاہوں گی کہ یہ جو ایمبولینسز ہیں یہ آپ کے دور میں 1122 سروس شروع ہوئی یہ آپ کا no doubt بہت بڑا کارنامہ ہے کہ وہ جو ایمبولینسز ہیں وہ اب تک update نہیں کی گئیں۔ وہ گاڑیاں اتنی پرانی ہیں کہ وہ mostly خراب رہتی ہیں تو منسٹر صاحب مجھے یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ کیا اُن ایمبولینسز کی جگہ نئی ایمبولینسز خریدنا چاہتے ہیں یا وہی پرانی گاڑیاں جو اکثر خراب کھڑی رہتی ہیں اُن کو اُسی حالت میں یہ چلاتے رہیں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ محترمہ کی جو observations ہیں یہ درست ہیں کہ ریسکیو 1122 کی گاڑیاں بہت پرانی ہو چکی ہیں۔ مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ پچھلے تقریباً 10 سال سے 1122 کو وہ priority نہیں دی گئی جو آپ کے دور میں دی گئی تھی۔

جناب سپیکر! اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ deliberate کوشش کی جارہی تھی اس سروس کو ختم کرنے کی طرف لے جایا جارہا تھا۔ اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ابھی اس سلسلے میں میٹنگ ہوئی ڈی جی ریسکیو آپ کو مل کر گئے ہیں اور آپ نے کچھ احکامات بھی جاری کئے ہیں۔ انشاءاللہ اُن کی روشنی میں ہم اس کو مزید بہتر بنانے کے لئے اقدامات کر رہے ہیں اور گورنمنٹ باقاعدہ ایک comprehensive پالیسی لے کر آرہی ہے تاکہ ہم اس ڈیپارٹمنٹ کی revamping کریں، نئی مشینری بھی لیں، نئی گاڑیاں بھی لیں اور نئی ایمرجنسی سروسز establish کرنے کے لئے بھی اقدامات کریں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات درست ہے جب سے یہ حکومت آئی ہے اسی کوشش میں ہے کیونکہ دس سال میں جو ہوا اس پر مجھے بڑا دُکھ ہوا اور ہم نے کل اس کو review کیا تھا جناب محمد بشارت راجا بھی ساتھ تھے ڈی جی ریسکیو 1122 بھی ساتھ تھے کیونکہ وہ اُس وقت سے ہیں جب ہم نے ریسکیو سروس بنائی تھی۔ اس میں ایک تو گاڑیاں پرانی ہیں اور دوسرا اُس کے اندر صحیح equipment بھی نہیں ہیں اور میں نے اُن کو بتایا تھا کہ جو ہمارے دور میں گاڑی سات سے گیارہ منٹ میں آتی تھی اب پچیس، پچیس منٹ تک بھی نہیں آرہی کیونکہ گاڑیاں نہیں ہیں اس کی طرف کسی کی توجہ ہی نہیں تھی تو اب انشاءاللہ بجٹ میں فنڈز بھی رکھے گئے ہیں اور اس کے لئے specially وزیراعلیٰ سے میں نے بھی بات کی اور جناب محمد بشارت راجا نے بھی بات کی اور یہ ویسے بھی ثواب کا کام ہے آپ اس کو اپ گریڈ کریں اور جو کمی ہے وہ پوری کریں یہ کل سے ہی انشاءاللہ کام شروع ہوا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! آپ یہاں تشریف فرما ہیں میں ایک بہت اہم بات کرنا چاہوں گی وزیر موصوف بھی موجود ہیں کہ ریسکیو 1122 کا آج تک service structure ہی نہیں بنایا گیا جو بھرتی ہوتا ہے وہ جتنے سال رہتا ہے اُس کو نہ کسی قسم کی انشورنش، نہ کوئی سکیورٹی اور نہ کوئی service structure ہے کہ جو ملازم جس سکیل میں بھرتی ہوتا ہے وہ ریٹائرڈ بھی اُسی سکیل میں ہوتا ہے تو کیا گورنمنٹ اس کا کوئی structure service بنانے کا اردہ رکھتی ہے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ درست ہے میں پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں اور میں محترمہ سے اتفاق کرتا ہوں کہ پچھلے دس سال سے اس ڈیپارٹمنٹ میں کوئی پیشرفت نہیں ہوئی ہے۔(شوروغل)

جناب سپیکر: وزیر قانون اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس میں کوئی service structure نہیں بنایا گیا حتیٰ کہ سب سے بڑی زیادتی یہ ہے کہ جو اس سروس کا انچارج ڈائریکٹر جنرل ہے اُس کا service structure ابھی تک نہیں بنا ہوا یہ ہم نے نہیں بنانا تھا ہمیں تو آئے ہوئے ایک سال ہوا ہے ہم نے کام شروع کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں محترمہ کے سوال کے جواب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ service structure بھی بنے گا اور انشاءاللہ تعالیٰ اس سروس کو بحال بھی کیا جائے گا۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: پہلی priority محترمہ کی ہے جنہوں نے یہ سوال کیا ہے۔ ان کے بعد آپ ضمنی سوال کر لیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے سروس کے حوالے سے پوچھا تھا کہ کیا گورنمنٹ اس سروس کو تمام تحصیلوں میں پھیلانے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس کے جواب میں کہا گیا کہ جی، ہاں تمام تحصیلوں میں اس سروس کو پھیلانے کے بعد ایڈوانس لیول پر لے جانے کا ارادہ رکھتی ہے تو میں وزیر موصوف سے یہ سوال کروں لیکن اس کا جواب تقریباً آ ہی گیا

ہے کہ اب فنڈز بھی رکھے گئے ہیں اور میں انشاءاللہ تعالیٰ امید کرتی ہوں کہ ڈسٹرکٹ راجن پور جو پسماندہ ترین ضلع ہے اس کو priority basis پر نئی ایمبولینسز بھی فراہم کی جائیں گی اور وہاں پر نئے سنٹرز بھی بنانے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ بہت شکریہ

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! جس طرح جناب محمد بشارت راجا نے فرمایا کہ پچھلے دس سال میں اس سروس کو بند کرنے یا تباہ کرنے کی کوشش کی گئی میں ان کی معلومات کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ تحصیل لیول اور سب تحصیل لیول اور ٹاؤن کمیٹی لیول میں مختلف جگہوں پر ریسکیو 1122 سنٹرز بنے ہیں اور یہ جو کہتے ہیں کہ اس سروس کو بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے انہیں کہیں کہ آپ کے دور میں جو سنٹر بنے تھے اور اُس کے بعد کتنے نئے سنٹرز بنے ہیں ایک ایک تحصیل میں دو دو سنٹرز بنائے گئے ہیں service structure جب یہ ادارہ بن رہا تھا اُس وقت انہوں نے بنانا تھا وہ اگر دس سال ہم نہیں بنا سکے وہ غلطی ہے لیکن ہم نے اس کی extension نہیں روکی یہ بالکل غلط بات ہے یہ یوٹرن کے ماسٹر ہیں آپ نے پروڈکشن آرڈر میں اتنا اچھا کمال کیا کہ ہم آپ کے جدی پشتی مخالف ہونے کے باوجود آپ کو مبارکباد دیتے تھے۔ انہوں نے اُس کا یوٹرن مار کے آپ کے کریڈٹ کو کم کرنے کی کوشش کی ہے ریسکیو 1122 کے جو ڈی جی وغیرہ آرہے ہیں یہ جو اس ادارے کا حال کرنے والے ہیں یہ میں آپ کو چھ ماہ بعد بتاؤں گا۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہوں گا کہ معزز ممبر میرے لئے قابل احترام ہیں۔ یہ سوال حکومتی بنچز کی طرف سے نہیں آیا یہ سوال میں نے نہیں کیا یہ سوال اپوزیشن کی طرف سے آیا ہے اور اس سروس پر عدم اعتماد کا اظہار اپوزیشن کی طرف سے کیا جارہا ہے اگر اپوزیشن کی معزز ممبر خود مطمئن نہیں ہیں تو کون سی دس سال میں آپ کی کارکردگی تھی کہ وہ معزز ممبر آپ کی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہیں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! وزیر قانون ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اب اگلا سوال جناب گلریز افضل گوندل کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب گلریز افضل گوندل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1119 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ میں ریسکیو 1122 سروس سے متعلقہ تفصیلات

***1119: جناب گلریز افضل گوندل:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھیرہ (سرگودھا) میں ریسکیو 1122 کی منظوری کب دی گئی تھی؟

(ب) اب تک اس کا کتنا کام مکمل کر لیا گیا ہے، اگر کام مکمل نہیں ہوا تو کب تک اس کو مکمل کیا جائے گا؟

(ج) کام کے مکمل نہ کرنے کا ذمہ دار کون ہے اس کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) تحصیل بھیرہ (سرگودھا) میں ریسکیو 1122 کی منظوری 21- جولائی 2016 کو ہوئی۔

(ب) محکمہ تعمیرات کے مطابق عمارت کا 90 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور بقیہ تعمیراتی کام 30- دسمبر 2019 تک مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج) تعمیراتی کام کو مکمل کرنے کا ذمہ دار محکمہ تعمیرات ہے جس کے مطابق کام کو 30- دسمبر 2019 تک مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب گلریز افضل گوندل: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) کا جواب دیا ہے کہ 90 فیصد اس کا کام مکمل ہو چکا ہے اور جو بقیہ کام ہے 30- دسمبر 2019 تک مکمل کر لیا جائے گا اور اُس کی جو تمام ذمہ داری ہے وہ محکمہ تعمیرات کے ذمہ ہے۔

جناب سپیکر! میرا صرف اتنا سوال ہے کہ کام پچھلے سات آٹھ ماہ سے بند پڑا ہے اور وہ تحصیل ایک مستطیل شکل کی ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ مجھے اتنا بتا دیں کہ کیا یہ فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ فنڈز کی وجہ سے کام بند تھا۔ کل جب میں نے سوال کی بریفنگ لی تو ہم نے باقاعدہ ڈی جی ریسکیو 1122 کو یہ ہدایت جاری کی ہے کہ اس سنٹر پر کام مکمل کیا جائے اور اس کو اسی مالی سال کے اندر مکمل کر کے چالو کیا جائے۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ اسی سوال کے جواب کے جز (د) میں یہ بھی کہا ہے اور اب پھر وہی بات آتی ہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے۔

جناب سپیکر! میں دس سال کی بات نہیں کرتا میں کئی سال کہہ دیتا ہوں کہ کئی سالوں سے اس میں بھرتی نہیں کی گئی یہ پہلی بار ہو رہا ہے کہ موجودہ حکومت بھرتی کر رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بھرتی کرنے کے بعد یہ تمام سنٹرز جو اس وقت تک چالو نہیں ہو سکے ان کو باقاعدہ functional کیا جائے گا اور سٹاف بھی بھرتی کیا جا رہا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں جلیل احمد کا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! چونکہ تحصیل بھیرہ میرا حلقہ بنتا ہے۔ وزیر صاحب نے اس وقت بھی بڑی مہربانی کی تھی جب میں نے دو مرتبہ questions put up کئے تھے انہوں نے کام شروع کروا دیا تھا اب میں اُسی سوال کو آگے لے کر چلتا ہوں کیونکہ ابھی تک سٹاف کی بھرتیوں کا کسی بھی اخبار میں کوئی اشتہار نہیں دیا گیا ہے۔ اگر یہ 30- دسمبر 2019 میں اس کو انشاء اللہ مکمل کرتے ہیں تو پھر یہ سٹاف کی کیسے بھرتی کریں گے انہوں نے اس کا کوئی طریق کار سوچا ہے براہ مہربانی ہاؤس کو بتا دیں؟ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس کا باقاعدہ process شروع ہو چکا ہے۔ ڈیپارٹمنٹ نے سمری move کی تھی جو Standing Committee on Legislative Business کے پاس آئی اور ہم نے clear کر کے کیبنٹ کے پاس بھیج دی ہے۔ جیسے ہی کیبنٹ approval دے گی انشاء اللہ تعالیٰ اگلے دو تین ماہ میں بھرتیوں کا عمل شروع ہو جائے گا اور جیسا کہ میں نے commit کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اسی مالی سال میں اس کو functional کیا جائے گا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! kindly یہ ensure کر دیں کہ جب یہ ان کی کیبنٹ میں آجائے تو as early as possible اس کو فائنل کر دیا جائے گا کیونکہ انہوں نے 30- دسمبر 2019 کی deadline دی ہے، جب میرے حلقہ بھیرہ کا 1122 مکمل ہو جائے تو اس وقت تک سٹاف آجائے تاکہ یہ functional ہو سکے۔ شکریہ

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جناب محمد افضل! آپ کی کمیٹی کی طرف سے توسیع کی تحریک آئی ہے آپ اس کو پیش کر دیں۔

مسودہ قانون پنجاب میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشن ریفارمز 2019 کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Punjab Medical Teaching Institution Reforms Bill 2019

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Medical Teaching Institution Reforms Bill 2019

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Medical Teaching Institution Reforms Bill 2019

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں جلیل احمد کا ہے۔

میاں عبدالرؤف: جناب سپیکر! ان کا سوال pending کر دیا جائے وہ بیمار ہیں۔

جناب سپیکر: کل تو وہ ٹھیک ٹھاک تھے اور ادھر بیٹھے ہوئے تھے۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! بیماری اور موت کا کوئی پتا نہیں لگتا۔

جناب سپیکر: ان کے سوال کا نمبر پڑھ دیں۔

میاں عبدالرؤف جناب سپیکر! سوال نمبر 1160 ہے اور اس سوال کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 1160 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب **محمد** طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1161 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خانیوال: تھانہ کہنہ میں فروری 2016 میں اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

***1161: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ کہنہ خانیوال میں یکم فروری 2016 تا 28۔ فروری 2016 زیر دفعہ 302 ت۔پ اور 149 ت،پ کے تحت کتنے مقدمہ جات درج ہوئے، ان مقدمہ جات کے نمبر اور نامزد ملزمان کی تفصیل دی جائے؟

(ب) کتنے مقدمہ جات کے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں اور کتنے مقدمہ جات کے ملزمان مفرور ہیں یا پولیس ان کو گرفتار نہیں کر رہی ہے؟

(ج) ان مقدمہ جات کے تفتیشی افسران کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) ملزمان گرفتار نہ کرنے پر کن کن پولیس ملازمین کے خلاف کارروائی کی گئی ہے؟

(ہ) کیا ڈی پی او خانیوال ان مقدمہ جات کے مفرور ملزمان کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو کب تک؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) یہ کہ تھانہ کہنہ خانیوال میں از مورخہ 01.02.16 تا 28.02.16 تک زیر دفعہ 302/149 ت،پ کے تحت درج شدہ مقدمات کی بابت ریکارڈ چیک کیا گیا ہے، بمطابق ریکارڈ تھانہ کہنہ خانیوال میں اس عرصہ کے دوران جرائم مذکورہ کا کوئی مقدمہ درج نہ ہے لہٰذا سوال ہذا کی بابت جواب nil تصور کیا جائے۔

(ب) Nil

(ج) Nil

(د) Nil

(ہ) Nil

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میری وزیر قانون سے گزارش ہوگی کہ اس کا جواب پڑھ کر ذرا ہاؤس کو سنا دیں پھر اس کے بعد میں ضمنی سوال کروں گا۔

جناب سپیکر: آپ نے خود ہی کہا کہ اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے تو پڑھ لیا ہے میں ہاؤس کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ ہاؤس کو چھوڑیں اب سوال کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال کیا تھا کہ خانیوال میں یکم فروری 2016 تا 28۔ فروری 2016 زیر دفعہ 302 ت،پ اور 149 ت،پ کے تحت کتنے مقدمہ جات درج ہوئے؟

جناب سپیکر! جس کے جواب میں درج شدہ مقدمات کی تفصیل میں یہ کہا گیا ہے کہ اس عرصہ کے دوران جرائم مذکورہ کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔ میں آپ کی توسط سے وزیر قانون سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ تسلی کر کے بتا دیں کہ آیا کہ کوئی مقدمہ درج ہوا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر کا یہ سوال پرانا pending چلا آ رہا تھا میں خود اس کے جواب سے مطمئن نہیں تھا۔ کل جب میں نے اس سوال کی بریفنگ لی تو پھر میں نے عدم اطمینان کا اظہار کیا اور جو اس وقت مجھے latest report دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ 302 کا کوئی مقدمہ نہیں ہے جبکہ جرم 149 کے تحت اس عرصہ میں ایک مقدمہ جس کا نمبر 17، 15-02-16 بجرم 337, 506, 149, 148 تھانہ کہنہ عبدالجبار جاوید فجری کی مدعیت میں درج ہوا جس میں تین کس ملزمان مرشد علی، ساجد علی اور ماجد علی کو گرفتار کر کے چالان عدالت میں پیش کیا گیا۔ چالان مکمل برائے سماعت عدالت میں بھجوایا جا چکا ہے اور یہ اس کی latest position ہے۔

جناب سپیکر: کیا اس کو pending کر لیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اس کا latest اور confirm جواب دے رہا ہوں اور اگر اس میں کوئی irregularity یا غلطی ہے تو پھر معزز ممبر point out کریں انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس پر کارروائی کریں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اب حال یہ ہے کہ وزیر قانون کے نیچے سوالوں کے جواب آ رہے ہیں لیکن وزیر قانون خود مطمئن نہیں ہیں۔ آپ اندازہ کر لیں اس چیز کا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس کو چھوڑیں اور اصل issue پر آ جائیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اب مجھے یہ بتائیں کہ اگر ہم اس ہاؤس میں آپ کے سامنے نہیں روئیں گے تو پھر یہ رونا ہم کہاں پر جا کر روئیں؟

جناب سپیکر: اگر اس سے متعلقہ آپ کے پاس کوئی انفارمیشن ہے تو وہ بتا دیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرے پاس بالکل اس کی انفارمیشن ہے اور کوئی بھی معزز ممبر جب اسمبلی کے floor پر سوال اٹھاتا ہے تو وہ بغیر انفارمیشن کے نہیں اٹھا سکتا۔

جناب سپیکر: آپ ہاؤس کو بتا دیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرے پاس ایک ایف آئی آر موجود ہے۔ یہ اسی تھانہ میں درج ہوئی ہے، اسی تھانہ کے اندر قتل ہوا ہے، وہاں پر ایف آئی آر بھی درج کی گئی ہے اور وہ ایک سال بعد درج کی گئی۔ ظلم کی بات یہ ہے کہ وہاں پر جو 302 کے بندے تھے ان کو پکڑا گیا اور بعد میں چھوڑ دیا گیا۔

جناب سپیکر! یہاں پر وزیر قانون on the floor of the House کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر کوئی ایف آئی آر ہی درج نہیں ہوئی۔ میں جھوٹ بول رہا ہوں یا محکمہ جھوٹ بول رہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس ایف آئی آر کا نمبر ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! بالکل میرے پاس ایف آئی آر کا نمبر موجود ہے اور یہ مقدمہ 302 ت پ، 148 ت پ، 149 ت پ کے تحت درج ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ صرف مقدمہ نمبر اور تاریخ بتادیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! مقدمہ نمبر 306 ہے اور اس کی تاریخ 2016-02-21 ہے اس کی ایف آئی آر ایک سال بعد درج کی گئی۔

جناب سپیکر: 2016 میں تو آپ کی حکومت تھی تو کیا مقدمے اس طرح درج ہوتے رہے ہیں؟

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! بات حکومت کی نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، وزیر قانون! آپ اس کا پتا کرادیں۔ بے شک یہ اُس دور کا ہے اور اس سے قطع نظر کہ انہوں نے اُس وقت کچھ نہیں کیا لیکن ایک جرم ہوا ہے اگر اُس وقت کچھ نہیں ہوا تو اِس دور میں ان کی دادرسی ہو جائے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح میں نے ابتدا میں کہا تھا کہ میں اس جواب سے مطمئن نہیں تھا پھر میں نے باقاعدہ محکمہ سے بریفنگ لی پھر میں مطمئن ہوا تو میں نے جواب دیا ہے۔ اگر سوال دیکھیں تو یہ تقریباً 27 دن کا ایک پیریڈ بنتا ہے جس کے بارے میں پوچھا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس پیریڈ کے بارے میں بتایا کہ کوئی مقدمہ درج نہیں ہوا ہے لیکن اس کے باوجود اگر معزز ممبر کے پاس کوئی انفارمیشن ہے، اس دوران کوئی واقعہ ہوا تو اجلاس کے بعد میں ان کے ساتھ بیٹھوں گا۔ نہ صرف یہ کہ متعلقہ افسران کے خلاف کارروائی کی جائے گی بلکہ میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کو باقاعدہ suspend کیا جائے گا اور اس کی رپورٹ اس ایوان میں پیش کی جائے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اصل بات تو پھر گول ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: گول نہیں ہوئی ہے انہوں نے کہا ہے کہ اجلاس کے بعد میرے ساتھ بیٹھ جائیں اور جو اندر کی بات ہے وہ بھی کر لیں اور جو گول ہے وہ بھی کر لیں۔ مقصد تو یہ ہے کہ ان کی داد رسی ہو۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میری جو بات تھی وہ یہ تھی کہ وہاں جو ملزمان کو گرفتار کیا گیا ان کو چھوڑ دیا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ ان details پر ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! پھر ایسا کریں کہ یہ سوال pending کر دیں جب اس کا فیصلہ ہو گا تو وہ ہاؤس کو بتا دیا جائے۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ یہ سوال pending کرنے سے کچھ نہیں ہو گا۔ آپ کی اصل spirit ان لوگوں کی داد رسی ہونی چاہئے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جی، بالکل۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا نے کہہ دیا ہے کہ آپ انہیں مل کر بتا دیں۔ وہ صرف داد رسی نہیں ہو گی بلکہ جنہوں نے یہ غلط کام ہے ان کو suspend بھی کریں گے۔ انہوں نے on the floor of the House کہا ہے آپ انہیں مل لیں۔ ان کا فائدہ یا بھلا کرنا ہے تو پھر اس طرح کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! شکریہ

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، اب جناب محمد بشارت راجا مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف و اشتمال کی رپورٹ پیش کرنا چاہتے ہیں۔

مسودہ قانون (ترمیم) لینڈ ریونیو پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!

The Punjab Land Revenue amendment Bill 2019. (Bill No. 17 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف و اشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب وزیر قانون مجلس قائمہ برائے زکوٰۃ و عشر کی رپورٹ پیش کریں گے۔ جی، وزیر قانون!

مسودہ قانون (ترمیم) زکوٰۃ و عُشر پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 9 بابت 2019) اور مسودہ قانون (ترمیم) زکوٰۃ و عُشر پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 18 بابت 2019) کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں

"مسودہ قانون (ترمیم) زکوٰۃ و عُشر پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 9 بابت 2019) اور مسودہ قانون (ترمیم) زکوٰۃ و عُشر پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 18 بابت 2019) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زکوٰۃ و عشر کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: اب اگلا سوال چودھری افتخار حسین کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

چودھری افتخار حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر 1193 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل شاہ پور میں ریسکیو1122 کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

***1193: چودھری افتخار حسین:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل شاہ پور (سرگودھا) میں ریسکیو1122 کی سہولت کب سے میسر ہے؟

(ب) اس تحصیل میں ریسکیو1122 کی کل کتنی ایمبولینسز شہریوں کو سہولیات فراہم کر رہی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ریسکیو1122 کا سنٹر ابھی تک فنکشنل نہ ہوا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تحصیل شاہ پور میں ریسکیو1122 عملہ اور دیگر سٹاف تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) تحصیل شاہ پور (سرگودھا) میں ریسکیو1122 کا ریسکیو سٹیشن زیر تعمیر ہے اور ریسکیو 1122 کی سہولت ابھی میسر نہیں ہے۔

(ب) تحصیل شاہ پور (سرگودھا) میں ریسکیو1122 ایمبولینس پچھلے دو سال سے خریدی نہ جا سکیں ہیں تاہم عارضی Patient Transfer Service کی ایک ایمبولینس عوام کو سہولت فراہم کر رہی ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ریسکیو 1122 کا سٹیشن ابھی تک فنکشنل نہیں ہوا ہے کیونکہ محکمہ تعمیرات نے تعمیراتی کام مکمل نہیں کیا ہے جو کہ تقریباً تین ماہ کے اندر مکمل کر لیا جائے گا۔

(د) تحصیل شاہ پور میں ریسکیو 1122 کے سٹاف کی بھرتی کا عمل تیزی سے جاری ہے جسے تقریباً ایک ماہ میں مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین: جناب سپیکر! تحصیل شاہ پور میں ریسکیو 1122 کی سہولت میسر نہ ہے، وہاں عمارت بن چکی ہے اور تین سال سے عمارت مکمل ہے لیکن اس میں کوئی سہولت موجود نہیں ہے، کوئی ایمبولینس نہیں اور کچھ بھی نہیں ہے تو بتایا جائے کہ اسے کیسے چلایا جائے گا؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ہم ان کے سٹاف کے لئے بھی کام کر رہے ہیں سٹاف بھی بھرتی کیا جائے گا، انشاءاللہ تعالیٰ نئی گاڑیاں بھی خریدیں گے اور اس سٹیشن کو functional بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ نئی گاڑیاں بھی خریدیں گے اور سٹاف کے لئے اشتہار بھی دے رہے ہیں۔

چودھری افتخار حسین: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب غلام علی اصغر خان لاہڑی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب غلام علی اصغر خان لاہڑی: جناب سپیکر! میرا تعلق تحصیل ساہیوال ڈسٹرکٹ سرگودھا سے ہے۔ 1122 کی بلڈنگ وہاں پر تیار ہے لیکن ابھی تک کوئی سہولت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ کی بات صحیح ہے، ساری تحصیلوں کا یہی حال ہے۔ کل وہی بات ہوئی تھی کہ فوری طور پر اشتہار بھی دیں، بھرتی بھی کریں اور ان کو چالو کریں۔

جناب غلام علی اصغر خان لاہڑی: جناب سپیکر! بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 1221 ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1230 جناب محمد وارث شاد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔

(اذان ظہر)

جناب منان خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب منان خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ جناب محمد وارث شاد کا سوال نمبر 1230 ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ جناب محمد وارث شاد کا سوال dispose of ہو گیا ہے۔ یہ چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں تھوڑا سا لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا جو سوال ہے اسی پر بات ہو سکتی ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! چلیں، میں اگلا سوال کر لیتا ہوں، اگر چودھری اشرف علی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1243 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری اشرف علی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات اور اس کے گردونواح میں منشیات کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*1243: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع گجرات اور اس کے گردونواح میں چرس، شراب، ہیروئن اور آئس نشہ کا مکروہ و گھناؤنا دھندہ سر عام ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مکروہ و گھناؤنے دھندے کو متعلقہ ادارے روکنے میں بُری طرح ناکام ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا علاقوں میں منشیات فروشوں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ ضلع گجرات اور اس کے گردونواح میں چرس، شراب، ہیروئین اور آئس نشہ کا مکروہ گھناؤنا دھندہ سرعام ہو رہا ہے۔ بلکہ منشیات فروشوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ مزید برآں منشیات کے مقدمات کی تفتیش کے لئے ایک سپیشل Narcotics Investigation Unit سرکل کی سطح پر قائم ہو چکا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ ضلع گجرات میں منشیات کے خلاف سال 2018 میں 942 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے جن میں 4.848 کلو گرام ہیروئین، 344.559 کلو گرام چرس، 7424 بوتل شراب اور 710 لیٹر لہن برآمد کی گئی جبکہ سال 2019 میں اب تک 278 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے جن میں 5.865 کلو گرام ہیروئین، 74.579 کلو گرام چرس، 4253 بوتل شراب اور 765 لیٹر لہن برآمد کی گئی۔

علاوہ ازیں منشیات کے رجحان کو روکنے کے لئے سکول، کالجز اور یونیورسٹی وغیرہ کے سربراہان سے سپیشل میٹنگز کی جاتی ہیں اور سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں تاکہ نوجوان نسل کو منشیات جیسی لعنت سے محفوظ رکھا جا سکے۔

(ج) ضلع گجرات میں منشیات فروشوں کے خلاف پہلے سے ہی سخت قانونی کارروائی کی جا رہی ہے اور تمام دستیاب ذرائع بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ مزید برآں تھانہ کی سطح پر مؤثر گشت کے ذریعے بھی ایسے عناصر کے خلاف گھیرا تنگ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں اس میں نارووال کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں وہاں پر شاہ غریب پولیس سٹیشن ہے۔ یہ ہر بات پر دس سال لے جاتے ہیں کہ دس سال میں یہ ہوا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ دس سال پر امن گزرے تھے اور کوئی ڈکیتی چوری نہیں ہوتی تھی۔ میں ابھی آپ کو ایف آئی آر نمبر بتا دیتا ہوں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ سوال نمبر 1243 جو ہے یہ specifically گجرات سے متعلق ہے، منشیات کے حوالے سے ہے کہ وہاں پر پولیس نے کیا کارروائی کی ہے؟ نارووال سے متعلق میرے پاس جواب نہیں ہو گا کیونکہ آپ نارووال سے متعلق fresh question کریں اور میں جواب دے دوں گا۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں لاء اینڈ آرڈر پر بات کرتا ہوں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ لاء اینڈ آرڈر سے متعلق general discussion میں بات کر لیں لیکن یہ سوال specific گجرات سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1303 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال 1305 بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1390 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سیالکوٹ تھانہ مراد پورہ میں جون 2018 تا جنوری 2019 تک مختلف وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

***1390: چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ مراد پور ضلع سیالکوٹ میں گزشتہ چھ ماہ میں مورخہ یکم جون 2018 سے لے کر 22۔ جنوری 2019 تک ڈکیتی، راہزنی قتل اور اغواء کی کتنی وارداتیں ہوئیں، کتنے مقدمات درج ہوئے، کتنے ملزمان کو نامزد کیا گیا۔ تمام ملزمان کے نام و پتا کی تفصیل بتائیں؟

(ب) کتنے ملزمان کو اشتہاری قرار دیا گیا کتنے ملزمان کے چالان کئے گئے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) تھانہ مراد پور ضلع سیالکوٹ میں جون 2018 تا 22۔ جنوری 2019 تک ڈکیتی کی کل چار وارداتیں ہوئیں جن پر چار مقدمات درج ہوئے جن میں اٹھارہ کس ملزمان کو نامزد کیا گیا۔ راہزنی کی کل پندرہ وارداتیں ہوئیں۔ جن پر پندرہ مقدمات درج ہوئے جن میں اٹھارہ کس ملزمان کو نامزد کیا گیا۔ قتل کے کل دو مقدمات درج ہوئے جن میں پانچ کس ملزمان کو نامزد کیا گیا اور گیارہ کس اشخاص اغواء ہوئے جس پر گیارہ مقدمات درج ہوئے جن میں 17 کس ملزمان نامزد کئے گئے۔ نامزد ملزمان کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مندرجہ بالا ہیڈز میں 49 ملزمان کو چالان کیا گیا جبکہ ایک کس ملزم کو اشتہاری کروایا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! معزز وزیر قانون سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ بتا دیں گے کہ اس عرصہ میں ڈکیتی اور راہزنی کے جو واقعات ہوئے ہیں اس میں ریکوری کتنی ہوئی ہے اور کتنے لوگوں کو ریکوری واپس ملی ہے؟ مزید کیا وزیر قانون مطمئن ہیں کہ یہ جو ڈکیتی کے متعلق پولیس نے تفصیل دی ہے کیا یہ درست ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جس طرح معزز ممبر نے فرمایا اور میں نے جو جواب میں عرض کیا ہے اس سے ہٹ کر جو اس وقت تک مقدمات درج ہوئے، جتنی recoveries ہوئیں۔ یہ باقاعدہ details میں ایوان کی میز پر رکھ رہا ہوں اور معزز ممبر اس سے استفادہ کر سکتے ہیں کیونکہ وہ کافی لمبی details ہے وہ پڑھی نہیں جا سکتی۔ اگر کوئی confusion ہو تو میں انشاءاللہ تعالیٰ حاضر ہوں اور میں اس کی آگے explain کر دوں گا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا last question کہ آپ کو جو ڈکیتی کے متعلق پولیس نے جواب دیا ہے تو کیا آپ اس سے مطمئن ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو اس معزز ایوان میں سوال کیا جاتا ہے اس کا جو جواب دیا جاتا ہے وہ ذمہ داری کے ساتھ دیا جاتا ہے اور اگر اس میں کہیں کوئی غیر ذمہ دارانہ بات ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یا جواب دینے والے کی طرف سے آئی تو باقاعدہ اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ ڈیپارٹمنٹ نے جو جواب دیا ہے وہ میں عرض کر رہا ہوں اور میں اس بات کی ذمہ داری لیتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے غلط جواب دیا تو اس کے خلاف کارروائی ہو گی۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! آپ کے توسط سے جناب محمد بشارت راجا سے عرض ہے کہ یہ نوٹ فرمالیں کہ کیس ایف آئی آر نمبر 695 اور اس کی تاریخ 04-12-2018 ہے جو اس سوال سے related ہے۔ آپ کے اس جواب میں کسی جگہ ان ملزمان کا ذکر ہے اور نہ ان کے متعلق ذکر ہے کہ ان کا کیا ہوا ہے اور کیس کا کیا بنا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرے پاس لسٹ ہے اور میں یہ ابھی معزز ممبر کو فراہم کر دیتا ہوں اگر اس کے متعلق اس لسٹ میں ذکر نہیں ہے تو پھر میں اس حوالے سے fresh انفارمیشن لے کر آپ کو مطمئن کر دوں گا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں نے اس لسٹ کو چیک کیا ہے اور یہ اس میں نہیں ہے اسی لئے میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا ہے۔ آپ بھی اس لسٹ کو چیک کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہاں آفیشل گیلری میں ایڈیشنل آئی جی پولیس تشریف فرما ہیں اور انہوں نے نوٹ کر لیا ہے۔ میں اس حوالے سے معزز ممبر کو پوری انفارمیشن دوں گا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جی، بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ممنوعہ بور کے اسلحہ لائسنس سے متعلقہ تفصیلات

*1022: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ممنوعہ بور کے اسلحہ لائسنس دوبارہ بحال کر دیئے ہیں؟

(ب) موجودہ حکومت کی جانب سے کتنے لوگوں کو ممنوعہ بور کے اسلحہ لائسنس جاری کئے گئے ہیں ان کی مکمل تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ملک میں لاء اینڈ آرڈر کی غیر یقینی صورتحال کے پیش نظر اسلحہ لائسنسوں کے اجراء پر 2013 سے پابندی عائد ہے۔

(ب) مزید برآں محکمہ داخلہ پنجاب نے بمطابق ریکارڈ کسی بھی شخص کو ممنوعہ بور کا اسلحہ لائسنس جاری نہیں کیا۔

ضلع سیالکوٹ میں 2018 میں قتل وڈکیتی کے واقعات سے متعلقہ تفصیلات

*1082: **رانا محمد افضل:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2018 ضلع سیالکوٹ میں قتل وڈکیتی کے کتنے واقعات ہوئے؟

(ب) کیا ان وارداتوں کے مقدمات درج کرکے ملزمان کو گرفتار کرکے چالان کیا گیا؟

(ج) کتنے مقدمات زیر تفتیش ہیں کیا برآمدگی ہوئی ہے اور کتنے مقدمات کے چالان کئے گئے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) سال 2018 ضلع سیالکوٹ میں قتل کے 160 اور ڈکیتی کے 36 واقعات ہوئے ہیں۔

(ب) ضلع سیالکوٹ میں قتل کے 160 واقعات اور ڈکیتی کے 36 مقدمات درج کئے گئے اور قتل کے مقدمات میں 164 ملزمان کو چالان کیا گیا جبکہ ڈکیتی کے 70 ملزمان کو گرفتار کر کے چالان کیا گیا ہے۔

(ج) ضلع سیالکوٹ میں مقدمات قتل میں سے 22 مقدمات زیر تفتیش ہیں جبکہ ڈکیتی کے چھ مقدمات زیر تفتیش ہیں اور ڈکیتی کے مقدمات میں -/26345000 روپے کی بر آمدگی ہوئی ہے۔ مقدمات قتل میں 105 مقدمات کا چالان عدالت میں بھجوایا جا چکا ہے جبکہ ڈکیتی میں بیس مقدمات کا چالان عدالت میں بھجوایا جا چکا ہے۔

فرانزک سائنس لیبارٹری میں

بیرون ملک ٹریننگ یافتہ افسران واہلکاران سے متعلقہ تفصیلات

***1083: رانا محمد افضل:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فرانزک سائنس لیبارٹری لاہور کے کتنے ملازمین بیرون ملک سے ٹریننگ کر کے آئے ہیں؟

(ب) ان کی ٹریننگ پر کتنا خرچہ آیا؟

(ج) کیا تربیت حاصل کرنے والے ملازمین ابھی تک لیبارٹری میں ملازمت کر رہے ہیں یا چھوڑ کر جا چکے ہیں؟

(د) جو تربیت یافتہ ملازمین ابھی تک ملازمت میں ہیں ان کے نام وپتا سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جب پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کا وجود عمل میں آیا تو ابتدائی بھرتی کئے جانے والے ملازمین کو بیرون ملک سے ٹریننگ کروائی گئی کیونکہ پاکستان میں فرانزک سائنس کا concept ہی نہیں تھا۔ اس وجہ سے پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی، لاہور کے 32 ملازمین (فرانزک سائنٹسٹ) کو مالی سال 10-2009 میں امریکہ سے تربیت کروائی گئی ہے۔

(ب) پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی، لاہور کے 32 ملازمین نے جو ٹریننگ امریکہ سے حاصل کی اس پر کل خرچہ 86.860 ملین روپے ہے

(ج) بیرون ملک تربیت حاصل کرنے والے 32 ملازمین میں سے 16 ملازمین اس وقت بھی پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی، لاہور میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں جبکہ بقیہ ملازمین پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کا حصہ نہیں ہیں۔

(د) بیرون ملک سے تربیت یافتہ ملازمین جو اس وقت بھی پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی، لاہور میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں اُن کے نام وپتا کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور سیف سٹی پراجیکٹ سے جرائم میں کمی سے متعلقہ تفصیلات

***1090: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کے شروع ہونے سے اب تک جرائم میں کتنی کمی آئی؟

(ب) سال 19-2018 میں لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا اور اس میں سے کتنا استعمال ہوا، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی:

ادارہ ہذا کے پاس ایسا کوئی ریکارڈ میسر نہ ہے جو کہ معزز ایوان میں پیش کیا جاسکے۔ جس سے معزز ایوان کو جرائم کی روک تھام میں کمی کے تناسب کا درست علم ہوسکے۔ ادارہ ہذا قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لئے بطور مددگار، معاون اور سہولت کار کے طور پر بنایا گیا ہے، جس کا واضح ثبوت اس ایوان ہذا سے منظور اور جاری شدہ قانون پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی ایکٹ 2016 ہے۔ ادارہ ہذا اپنے کارہائے منصبی اور خدمات انتہائی احسن طریقہ سے سرانجام دے رہا ہے جس سے نہ صرف عوام الناس بلکہ معزز ایوان بھی بخوبی واقف ہے جس کا منہ بولتا ثبوت لاہور میں ٹریفک کی مسلسل روانی اور لوگوں کا ٹریفک قوانین کی سختی سے پابندی اور پاسداری ہے۔ مختلف جائزوں میں کئی اداروں اور تنظیموں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ ادارہ ہذا میں موجود جدید کیمروں کی مدد سے نہ صرف سرراہ جرائم کی تعداد

میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے بلکہ دہشت گردی میں مطلوب اور مشکوک افراد کی نشاندہی اور کامیاب گرفتاری بھی عمل میں لائی گئی ہے۔ ہم معزز ایوان کو یہ بتاتے ہوئے بہت فخر محسوس کر رہے ہیں کہ ادارہ ہذا نہ صرف ٹریفک کے قوانین کی پاسداری بلکہ قانون سے مفرور ملزمان، گھر سے لاپتہ افراد اور جرائم میں استعمال اور چوری شدہ گاڑیوں کی نشاندہی کے لئے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی مدد کر رہا ہے اور لاتعداد مقدمات میں جدید آلات اور کیمرہ جات کی مدد سے واضح شہادت فراہم کر چکا ہے جو کہ جرائم میں صحیح اور واقعی مجرم کی نشاندہی میں معاون اور مددگار رہا ہے کیونکہ تنظیم ہذا نئی بنی ہے اس لئے تاحال یہ بتانا ممکن نہیں کہ مکمل جرائم میں کس حد تک کمی واقع ہوئی ہے تاہم سٹی پولیس اس بارے میں بہتر تجزیہ فراہم کر سکتی ہے۔ ادارہ ہذا میں 15 کی کل کالز سال 2017 میں 3,539,198 موصول ہوئیں جبکہ 2018 میں اب تک موصول ہونے والی کالز کی تعداد 3,801,513 جن میں سے 2017 میں 309,269 اور 2018 میں 384,330 کالز کو متعلقہ محکموں کو بابت کارروائی بھیجا گیا۔ لوگوں کا اس ادارہ کی طرف رجوع اس بات کی عکاسی ہے کہ لوگ اس ادارہ پر اعتماد کرتے ہوئے اپنی مشکلات پر بروقت قابو پانے کے لئے 15 پر کال کرتے ہیں جس پر فوری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

دنیا میں جہاں بھی سیف سٹیز طرز کے ادارے کا قیام عمل میں لایا گیا ہے ان شہروں میں ابتدائی سالوں میں جرائم میں کمی دیکھنے میں آتی ہے، ادارہ ہذا پُرعزم ہے کہ آنے والے سالوں میں نہ صرف لاہور بلکہ دیگر شہروں میں بھی اللہ کی مدد عوامی حکومت کی راہنمائی اور تعاون سے اس پراجیکٹ کے باعث جرائم میں خاطر خواہ کمی دیکھی جائے گی تاہم جس وقت تک ایف آئی آر کا اندراج یقینی نہیں بنایا جاتا حتمی طور پر کمی کی بابت یقینی رائے دینا ممکن نہیں ہو گا۔

مہتمم پولیس سٹی ڈویژن آپریشن لاہور

لاہور میں لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کے شروع ہونے سے کرائم میں کافی کمی آئی ہے۔ کیونکہ لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کی طرف سے شاہراہوں پر لگائے گئے کیمرہ جات کی مدد سے ملزمان کی فوٹیج حاصل ہو جاتی ہیں جن کی وجہ سے ملزمان کو پکڑنے میں کافی مدد مل جاتی ہے۔

مہتمم پولیس کینٹ ڈویژن لاہور

لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کی روک تھام کے لئے کافی مفید پراجیکٹ ہے جرائم کی روک تھام کے لئے اس پراجیکٹ سے استفادہ کیا جارہا ہے جس سے جرائم کی روک تھام اور مقدمات کی سراغ براری میں کافی مدد مل رہی ہے جس سے ناقابل شناخت ملزمان کی شناخت ممکن ہو پائی ہے اور دوران واردات استعمال ہونے والی وہیکلز کی شناخت کرنا اور ان میں سوار ملزمان کی شناخت میں کافی مدد مل رہی ہے نیز ان کی نمبر پلیٹس کی مدد سے ملزمان کو ٹریس کرنا ممکن ہو پایا ہے جس سے سنگین نوعیت کے مقدمات کو ٹریس کرنے میں کافی کامیابیاں مل رہی ہیں۔

مہتمم پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور

لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کی مدد لیتے ہوئے ڈویژن ہذا میں سال 2018 میں کل بائیس مقدمات ٹریس کر کے یکسو کئے گئے۔

مہتمم پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور

لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کے متعلق ہے، برائے کارروائی دفتر سٹی اتھارٹی قربان لائن بھجوایا جائے۔

مہتمم پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

لاہور سیف سٹی پراجیکٹ شروع ہونے سے جرائم میں کافی حد تک کمی واقع ہوئی ہے مزید جرائم میں کمی کے لئے ہر ممکن کوشش عمل میں لائی جارہی ہے۔

مہتمم پولیس صدر ڈویژن لاہور

لاہور سیف سٹی پراجیکٹ شروع ہونے سے جرائم میں کمی واقع ہورہی ہے نیز لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کے کیمرہ جات سے استفادہ کرتے ہوئے جرائم پیشہ افراد کی نشاندہی اور وقوعہ جات کی تصدیق وغیرہ کی جارہی ہے۔

(ب) مالی سال 2018 سے 2019 میں پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کے لئے 306 ملین روپے مختص کئے گئے جبکہ 102 ملین روپے جاری کئے گئے۔

لاہور PPIC3 سنٹر کو 3000 ملین روپے مختص کئے گئے جبکہ 997 ملین روپے جاری کئے گئے۔

قصور: سیف سٹی اتھارٹی کے کیمروں کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

*1221: **ملک محمد احمد خان:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قصور شہر میں جرائم کی وارداتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے سیف سٹی اتھارٹی کیمرے نصب کر رہی ہے؟

(ب) یہ کیمرے کہاں کہاں نصب کئے جارہے ہیں؟

(ج) کتنے کیمرے کس کس رینج / کمپنی / ماڈل کے نصب کئے جارہے ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ قصور شہر میں اس کام کے لئے جگہ جگہ کھدائی کروائی ہوئی ہے اور شہر کھنڈرات کا منظر پیش کر رہا ہے؟

(ہ) حکومت / محکمہ یہ کام کب تک مکمل کرے گا اور جو کھدائی کروائی گئی ہے وہ کب تک بہتر ہو جائے گی؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی ہاں! یہ بالکل درست ہے کہ قصور شہر میں جرائم کے تدارک، روک تھام، ٹریفک کی بہتر نگرانی اور تسلسل کے لئے سیف سٹیز اتھارٹی کیمرے نصب کر رہی ہے۔ پراجیکٹ کا آغاز 2018 میں ہوا تھا۔

(ب) سیف سٹیز کی طرف سے قصور شہر کی اہم سرکاری و نیم سرکاری عمارات، شاہراہوں، چوراہوں، شہر کے داخلی و خارجی راستوں اور دیگر اہم مقامات پر کیمرہ جات نصب کئے جارہے ہیں۔

(ج) قصور شہر میں کل 116 مقامات پر تقریباً 450 کیمرے نصب کئے جارہے ہیں جو کہ لاہور شہر میں نصب شدہ کیمرہ جات کی طرز اور معیار کے ہیں۔

(د) جی، یہ درست نہیں ہے۔ کیمروں کے کھمبے اور فائبر کی تار کی تنصیب کے لئے کھدائی ضرور کی جاتی ہے جو کام کی تکمیل کے بعد دوبارہ پہلے کی سی حالت میں ٹھیک کر دی جاتی ہے اور اس کام میں بالکل کوتاہی نہیں کی جاتی۔

(ہ) سیف سٹی پراجیکٹ قصور کے تحت، قصور سٹی کا تقریباً 98 فیصد کام مکمل کیا جا چکا ہے۔ تمام قسم کی کھدائی اور شہر کے اندر تعمیراتی کام آخری مراحل میں ہے۔ بقیہ کام ہنگامی بنیادوں پر جاری ہے جو کہ قلیل عرصہ میں مکمل کر لیا جائے گا۔

خوشاب: پی پی۔84 میں ریسکیو کے دفتر کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*1230: **جناب محمد وارث شاد:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

پی پی۔84 خوشاب میں ریسکیو 1122 کا دفتر کا کام مکمل ہو چکا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز محکمہ اس کا کام کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے ان کی تفصیلات بیان کی جائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

محکمہ تعمیرات کے مطابق پی پی۔84 خوشاب (نور پور تھل) میں ریسکیو 1122 کی بلڈنگ کا تعمیراتی کام تکمیل کے آخری مراحل میں ہے جبکہ باقی ماندہ کام محکمہ تعمیرات کے مطابق تقریباً دو ماہ کے اندر مکمل کر لیا جائے گا۔

ضلع ساہیوال: کمیر میونسپل کمیٹی میں 1122 کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*1303: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 17-2016 میں ریسکیو 1122 کمیر کا PC-1 بنایا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ منصوبہ کی منظوری محکمہ داخلہ کی ڈیپارٹمنٹل سب کمیٹی (DDSC) نے مورخہ 20.02.2017 کو دی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ DDSC نے مذکورہ منصوبہ کو ADP 2017-18 میں شامل کیا تھا؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اس منصوبہ کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مالی سال 17۔2016 میں ریسکیو 1122 کمیر کا PC-I بنایا گیا تھا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ منصوبہ کی منظوری محکمہ داخلہ نے DDSC میٹنگ مورخہ 2017۔02۔20 کو دی۔

(ج) جی ہاں! DDSC نے اپنی میٹنگ مورخہ 2017۔02۔20 میں مذکورہ منصوبہ کو سال 18۔2017 ADP میں شامل کرنے کا کہا۔

(د) محکمہ داخلہ نے ریسکیو 1122 کمیر کو مجوزہ سال 20۔2019 ADP میں شامل کیا جس کی حتمی منظوری محکمہ منصوبہ بندی سے درکار ہے اور اس کے بعد منصوبہ پر کام شروع کرنے کے دو سال میں مکمل کر لیا جائے گا۔

ساہیوال میں پٹرولنگ چیک پوسٹ پر عملہ کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

***1305: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال میں کس کس جگہ پر پٹرولنگ چیک پوسٹ قائم ہیں ان کے انچارج کون ہیں اور ہر چیک پوسٹ پر کتنا عملہ تعینات ہے ان کے عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال تا 111/9-L, 117/9-L,124/9-L, 123/9-L, 112/9-L, 116/9-L, 78/5-L,72/4-R, 80/5-R, 81/5-R, 80/5-R, 78/5-R, 79/5-R, 80/5-L, 122/9-L, 81/5-L, 119/5-L اور 188/9-L عارف والا روڈ اور پاکپتن روڈ پر پٹرولنگ چیک پوسٹ نہ ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت تمام سڑکوں اور چکوک کی حدود میں، چیک پوسٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع ساہیوال میں کل گیارہ پوسٹس آپریشنل ہیں اور ایک پوسٹ ابھی تعمیر ہونے والی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) PHP کی گاڑیاں صرف مین روڈ پر گشت کرتی ہیں، مین روڈ کے دونوں اطراف 220 فٹ کا ایریا PHP کے دائرکار میں آتا ہے۔ ساہیوال عارف والا روڈ پر PHP پوسٹ EB/34 کمیر بمقام نزد چک نمبر EB/34 واقع ہے۔ اس بیٹ میں متعلقہ PHP چیک پوسٹ کی گاڑیاں گشت کرتی ہیں۔ چک نمبر 118/9-L اور 119/9-L برلب سڑک ہیں جہاں PHP کی پٹرولنگ ہوتی ہے جبکہ باقی ذیل چکوک کا فاصلہ مین روڈ سے ذیل ہے:

نمبر شمار	نام چکوک	بیٹ ایریا PHP پوسٹ EB/34 (ساہیوال عارف والا روڈ) سے کتنے کلومیٹر دور واقع ہے
1۔	116/9-L	دو کلومیٹر
2۔	122/9-L	تین کلومیٹر
3۔	123/9-L	تین کلومیٹر
4۔	124/9-L	چار کلومیٹر
5۔	117/9-L	چار کلومیٹر

(ii) ساہیوال پاکپتن روڈ پر PHP پوسٹ 92/9-L بمقام بائی پاس واقع ہے، چک نمبر 11/9-L اور 8/5-L برلب سڑک واقع ہے جہاں پر PHP کی پٹرولنگ ہوتی ہے جبکہ باقی چکوک ہائی وے سے مندرجہ ذیل فاصلہ پر واقع ہے:۔

نمبر شمار	نام چکوک	بیٹ ایریا PHP پوسٹ 92/9-L (ساہیوال پاکپتن روڈ) سے کتنے کلومیٹر سے دور واقع ہے
1	112/9-L	دو کلومیٹر
2	79/5-L	دو کلومیٹر

(iii) PHP پوسٹ L-5/45 بونگہ حیات روڈ پر واقع ہے جس کے بیٹ ایریا میں ذیل چکوک ہائے واقع ہے جن کی تفصیل ذیل ہے:

نمبر شمار	نام چکوک	بیٹ ایریا L-9/92 (ساہیوال پاکپتن روڈ) سے کتنے کلومیٹر سے دور واقع ہے
1۔	80/5-L	تین کلومیٹر
2۔	81/5-L	پانچ کلومیٹر

(iv) ذیل چکوک ہائے کسی PHP پوسٹ یا اس کے بیٹ ایریا کے نزدیک نہ ہیں اور اڈا یوسف والا واقع جی ٹی روڈ کے نزدیک واقع ہیں۔

نمبر شمار	نام چکوک
1۔	81/5-R
2۔	80/5-R
3۔	72/5-R
4۔	78/5-R

(ج) چیچہ وطنی روڈ پر واقع چک نمبر L-9/176 کے قریب PHP Post کی تعمیر حکومتی منصوبہ میں شامل ہے اس منصوبہ کو جلد ہی APD میں شامل کیا جائے گا۔

تھانہ باغبانپورہ کی بلڈنگ کی از سر نو تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1457: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ باغبانپورہ کی بلڈنگ کا کچھ حصہ اورنج ٹرین کی وجہ سے گرا دیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تھانہ باغبانپورہ کرائے کی بلڈنگ لے کر وہاں منتقل کر دیا گیا ہے؟

(ج) تھانہ کسی اور جگہ منتقل ہونے کی وجہ سے بلڈنگ کا بقایا حصہ ویران پڑا ہے؟

(د) تھانہ ہذا کی پرانی بلڈنگ خالی ہونے کی وجہ سے نشئیوں کی آماجگاہ بن گئی ہے؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت تھانہ کی دوبارہ تعمیر کرنے اور اس میں تھانے کا عملہ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ تھانہ باغبانپورہ کی بلڈنگ کو اورنج ٹرین کی وجہ سے گرا دیا گیا ہے۔

(ب) اب تھانہ کرایہ کی بلڈنگ میں منتقل ہے۔

(ج) تھانہ کرایہ کی بلڈنگ پر منتقل ہونے کی وجہ سے سرکاری بلڈنگ کا بقایا حصہ ویران پڑا ہے۔

(د) تھانہ کی پرانی بلڈنگ میں سرکاری ریکارڈ پڑا ہے جس وجہ سے دن رات ڈیوٹی پر دو کانسٹیبلان لگائے گئے ہیں۔

(ہ) اگر تھانہ کی بلڈنگ مکمل درست حالت میں تعمیر ہو جائے تو عملہ تھانہ کا تعینات رہنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

لاہور میں سیف سٹی کیمروں اور ان کی کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

*1501: **محترمہ عنیزہ فاطمہ**: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت لاہور میں سیف سٹی کیمرے کتنے درست حالت میں کام کر رہے ہیں اور کتنے ناکارہ یا خراب ہیں ان کی تعداد بتائیں؟

(ب) مذکورہ کیمروں کی مدد سے جرائم میں کس قدر کمی واقع ہوئی ہے ان کیمروں سے کیا کیا معلومات حاصل کی جا رہی ہیں، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) مذکورہ کیمروں کی مانیٹرنگ کتنے محکمے کر رہے ہیں کیا یہ درست ہے کہ ابھی بھی لاہور کے اکثر مقامات پر مذکورہ کیمرے نصب نہ ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت خراب کیمروں کو جلد از جلد ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی نے لاہور شہر کو محفوظ اور پُرامن بنانے کے لئے پنجاب پولیس انٹیگریٹڈ کمانڈ کنٹرول اینڈ کمیونیکیشن سنٹر (PPIC3) لاہور کا منصوبہ شروع کیا گیا۔ اس منصوبہ کے تحت لاہور شہر میں 7464 کیمرے نصب کئے گئے ہیں۔

نصب شدہ کیمروں میں تقریباً950 کیمرے دیگر محکمہ جات کی تنصیبات، تعمیراتی کام بشمول اورنج لائن، NHA، تعمیراتی کام اور بجلی کی بندش کی وجہ سے بند ہو جاتے ہیں جن کو فوری مرمت کا ایک مؤثر نظام موجود ہے۔

(ب) محکمہ پولیس کی حالیہ رپورٹ کے مطابق کیمروں کی مدد سے مالی جرائم کے واقعات کے متعلق کالز میں 43 فیصد کمی واقع ہوئی ہے مکمل کوائف کے لئے پولیس بہتر راہنمائی کر سکتی ہے، کیمروں کی مدد سے لاہور شہر کی ہمہ وقت نگرانی کی جارہی ہے اور تفتیشی افسران اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کو مقدمات میں ویڈیو شہادت، آڈیو شہادت، تصوری شہادت، گمشدہ یا مطلوبہ گاڑیوں کی شناخت اور مجرمان / لاپتہ افراد کے چہروں کی شناخت کے ذریعہ سے مدد کی جارہی ہے۔ انہیں کیمروں کی مدد سے شہر لاہور کی ٹریفک کو نظم وضبط میں لانے میں مدد ملی ہے الیکٹرانک چالان سسٹم کو نافذ العمل کیا گیا ہے اور بین الاقوامی معیار کے مطابق ٹریفک قوانین کو نافذ کیا جارہا ہے۔

(ج) ان کیمروں کی نگرانی PPIC3 کے افسران کے ساتھ سپیشل پولیس یونٹ، سی ٹی ڈی، انٹیلی جنس بیورو، سپیشل برانچ، رینجر، ٹریفک ڈیپارٹمنٹ، ڈولفن اور ڈسٹرکٹ پولیس کے افسران کر رہے ہیں۔ مزید یہ کہ کوئی دیگر ادارہ بھی ان کیمرہ جات سے راہنمائی لے سکتا ہے جیسا کہ مطلع کیا گیا ہے کہ تقریباً آٹھ ہزار کیمرہ جات نصب کئے گئے ہیں جو کہ تمام اہم مقامات پر موجود ہیں۔ تاہم اگر وسائل مہیا ہوں تو مزید کیمرے بھی نصب کئے جاسکتے ہیں جس کے لئے حکومت وقت بہتر معاونت کر سکتی ہے۔

(د) سیف سٹیز پراجیکٹ کے تحت متعلقہ فیلڈ افسران اور ٹیمیں ہر وقت آلات کی بحالی اور سروس کی بہتری کے لئے کوشاں ہیں۔ سیف سٹیز کی تمام تر توجہ اس امر پر مرکوز ہے کہ کیمرے اور جدید آلات کی مدد سے مسلسل نگرانی کی جارہی ہے۔ اس مقصد کے لئے کسی بھی قسم کی خرابی کو ایک مقررہ مدت کے اندر اندر مرمت کرنے کا نظام موجود ہے۔

فیصل آباد میں اشتہاری مجرمان کی تعداد و منشیات فروشی کے مقدمات کا اندراج

*1544: **جناب حامد رشید:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں روز بروز بڑھتے ہوئے جرائم پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ب) ضلع فیصل آباد کے اشتہاری مجرمان کی تعداد کتنی ہے اور ان کی گرفتاری کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ج) گزشتہ تین ماہ کے دوران منشیات فروشی کے کتنے مقدمات اس ضلع میں درج ہوئے اور ان میں سے کتنے مقدمات کے چالان مکمل کر لئے گئے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع فیصل آباد میں جرائم پر قابو پانے کے لئے گشت کے نظام کو مؤثر کیا گیا جس میں ایلیٹ / ڈولفن فورس کو مین روڈز پر جرائم پر قابو پانے کے لئے تکنیکی بنیادوں پر ہدایات جاری کی گئی ہیں اور مین روڈز کے علاوہ گلی محلوں کو بیٹ کی صورت میں تقسیم کر کے سپیشل موٹر سائیکل سکواڈ کو مامور کیا گیا ہے جس سے جرائم کے تناسب میں خاطر خواہ کمی آئی۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں مجرمان اشتہاری کی تعداد 14452 ہے۔ ان کی گرفتاری کے لئے مختلف ہدایات کے علاوہ ضلع بھر میں روزانہ کی بنیاد پر مجرمان اشتہاری کی ممکنہ موجودگی پر ریڈز، مخبران کی خدمات، سپیشل ٹیم کی تشکیل، موبائل فون کے ذریعہ ٹریس کرنے کے لئے CDU برانچ کا استعمال، بیرون ممالک فرار ہونے والے مجرمان اشتہاریوں کے ریڈ نوٹس کے اجراء PSRMS میں شناختی کارڈ کے ذریعہ مختلف سافٹ ویئر ہوٹل آئی(Hotel Eye)، چیک کرایہ داران(Tenant Registeration) چیکنگ پرائیویٹ ملازمین(Registration of Private Employees) اور اس کے علاوہ شہر کے داخلی و خارجی مقامات پر بائیو میٹرک مشین کے ذریعے مشکوک افراد کی چیکنگ کے دوران مجرمان اشتہاری گرفتار کئے جا رہے ہیں۔

(ج) گزشتہ تین ماہ میں ضلع فیصل آباد میں منشیات کے کل 1199 مقدمات درج ہوئے جن میں 1199 ملزمان کو گرفتار کر کے جوڈیشل بھجوایا گیا۔ 1199 مقدمات کے چالان عدالتوں میں جمع کروائے گئے ہیں تاکہ ملزمان کو سزا دی جا سکے۔

اوکاڑہ: سیف سٹی کے کیمروں کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

*1557: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت اوکاڑہ میں سیف سٹی کیمرے کتنے درست حالت میں کام کر رہے ہیں اور کتنے ناکارہ ہیں، ان کی تعداد بتائیں؟

(ب) سیف سٹی کیمروں سے کیا کیا معلومات حاصل کی جا رہی ہیں اور ان کی مدد سے جرائم میں کس قدر کمی واقع ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اوکاڑہ شہر کے اکثر مقامات پر کیمرے نصب نہ ہیں، اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) مذکورہ شہر میں مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں سیف سٹی کیمروں کی تنصیب کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ہ) کیا حکومت اوکاڑہ میں خراب کیمروں کو ٹھیک کروانے اور جہاں کیمرے نصب نہ ہیں وہاں کیمرے لگوانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی شہر اوکاڑہ میں کسی بھی پراجیکٹ پر کام کر رہی اور نہ ہی اوکاڑہ شہر میں تاحال اتھارٹی ہذا کے تحت کسی قسم کے کیمرہ جات نصب کئے گئے ہیں۔

(ب) -do-

(ج) -do-

(د) -do-

(ہ) -do-

تھانہ شر قپور کے سٹاف کی تعداد
اور 2018 سے اب تک اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*1580: **میاں جلیل احمد:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ شر قپور شریف (ضلع شیخوپورہ) میں کل کتنی نفری تعینات ہے؟

(ب) مذکورہ تھانے کے سٹاف کے لئے کتنی گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں ہیں؟

(ج) مذکورہ تھانے میں اکتوبر 2018 سے اب تک کتنے پرچے درج ہوئے اور ان پر کیا پیشرفت ہوئی ہے؟

(د) کل کتنے واقعات پر پرچے نہیں ہوئے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) تھانہ شر قپور شریف میں ذیل نفری تعینات ہے:

عہدہ	تعداد
انسپکٹر	01
سب انسپکٹر	03
اسسٹنٹ انسپکٹر	08
ہیڈ کانسٹیبل	06
کانسٹیبل	39
ڈرائیور کانسٹیبل	10
لیڈی کانسٹیبل	02
ٹوٹل	69

(ب) تھانہ ہذا میں برائے کار سرکار پانچ موبائل وین (دو تھانہ + تین چوکیات) اور چار موٹر سائیکل زیر استعمال ہیں۔

(ج)

کل رپورٹ	چالان	خارج	عدم پتہ	زیر تفتیش
489	328	54	25	82

(د) علاقہ تھانہ شر قپور میں تمام جرائم قابل دست اندازی پولیس جس میں کوئی شکایت کنندہ شخص آیا ہے تو اس کی ایف آئی آر درج کر دی گئی۔

سیف سٹی اتھارٹی کی جانب سے پولیس کو
اشتہاریوں کا ڈیٹا فراہم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*1603: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیف سٹی اتھارٹی کو لاہور پولیس کی جانب سے 10 ہزار اشتہاریوں کی تصاویر اور ڈیٹا فراہم کرنے کے باوجود سیف سٹی اتھارٹی نے پولیس کی کوئی مدد نہ کی حالانکہ سیف سٹی اتھارٹی کے کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم کی مدد سے کیمروں نے شناخت کرنا تھا لیکن کیمروں نے صحیح کام نہ کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں 18۔ارب روپے کی لاگت سے کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم بنایا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت سیف سٹی اتھارٹی کے اس پراجیکٹ لگانے والی کمپنی کے لگائے سسٹم کی ناکامی پر ایکشن لیتے ہوئے کمپنی مذکورہ سے اس سسٹم کو اس کے خرچے پر تبدیل کروائے گی اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی نہیں! یہ بالکل درست نہ ہے اب تک پولیس کی طرف سے دس ہزار مطلوبہ اشخاص کی تصاویر دفتر ہذا موصول نہ ہوئی ہیں۔ تاہم اب تک سیف سٹی اتھارٹی کو چہرے کی شناخت کے لئے دی جانے والی تصاویر میں سے سی ٹی ڈی کی طرف سے تیرہ سو ستر تصاویر، سی آر او کی طرف سے 245 اشتہاریوں کی تصاویر اور پولیس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے گمشدہ اور مطلوب افراد کی کل ایک سو ایک تصاویر فراہم کی گئی ہیں جو کہ ہمارے ریکارڈ میں محفوظ ہیں۔ ہمارا سسٹم ہر وقت چہرے کی شناخت کرتا رہتا ہے جس کی بناء پر روز کی بنیاد پر کچھ نہ کچھ الرٹ حاصل ہوتے ہیں جن کو سیف سٹی میں موجود ماہرین تصدیق کے بعد متعلقہ ادارہ کو اس کے بارے میں آگاہ کرتے ہیں جس سے پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو مطلوبہ افراد تک رسائی میں بہت مدد ملتی ہے۔ سیف سٹی اتھارٹی کی طرف سے تنصیب کئے گئے تمام کیمرہ جات میں چہرہ شناخت

کرنے کی صلاحیت نہ ہے اور یہ ایک حساس نوعیت کی معلومات ہیں جس کی تفصیل معزز ممبران اسمبلی کی خواہش پر در پردہ فراہم کی جاسکتی ہیں۔

(ب) سیف سٹیز اتھارٹی کے تحت بننے والے PPIC3 پراجیکٹ کی کل تخمینہ لاگت 14.52۔ ارب روپے تھی جو کہ ڈالر ریٹ بڑھنے کی وجہ سے اب 18.31۔ارب روپے ہو چکی ہے جو کہ پنجاب پولیس انٹیگریٹڈ کمانڈ، کنٹرول اینڈ کمیونیکیشن سنٹر کے تعمیر و تکمیل، اخراجات اور ملازمین کی تنخواہوں پر استعمال کئے گئے۔

(ج) سیف سٹیز اتھارٹی کے تحت PPIC3 پراجیکٹ غیر ملکی ماہرین ، مختلف سرکاری و غیر سرکاری اعداد و شمار کی روشنی میں ایک کامیاب پراجیکٹ ہے جو کہ نہایت احسن طریقہ سے اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ متعلقہ کمپنی روزانہ کی بنیاد پر پراجیکٹ کی دیکھ بھال کر رہی ہے جو کہ بروئے معاہدہ متعلقہ کمپنی کی ذمہ داری ہے جو کہ آئندہ پانچ سال تک بغیر کسی اضافی اخراجات کے سرانجام دے گی۔ موجودہ حکومت پراجیکٹ ہذا کی مکمل معاونت اور سربراہی کر رہی ہے جو کہ اس کی کامیابی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے واقعات کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*1624: **محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں سال 18-2017 کے دوران کتنے بچوں کو زیادتی کا نشانہ بنایا گیا؟

(ب) کیا حکومت نے بڑھتے ہوئے جنسی زیادتی کے واقعات کی روک تھام کے لئے کوئی اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا اس حوالے سے کوئی قانون سازی کی گئی، اگر نہیں تو کیا حکومت قانون سازی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے پاس اس وقت جنسی تشدد کے چار بچے موجود ہیں جو مختلف شہروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ چاروں بچوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نادار، مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا نومولود بچوں کو سڑکوں، ہسپتالوں، چوراہوں سے اپنی حفاظتی تحویل میں لیتا ہے اور پاکستان عالمی معاہدہ برائے تحفظ اطفال کا پابند ہے اور چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو گورنمنٹ پنجاب کا ادارہ ہے جو عالمی معاہدہ برائے اطفال کی شقوں پر عمل پیرا ہے۔ بے آسرا، مفلس اور بے سہارا عدم توجہی کا شکار بچوں کو مروجہ قانون کے مطابق تحفظ فراہم کر رہا ہے، چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی چائلڈ ہیلپ لائن 1121 چوبیس گھنٹے گھریلو تشدد اور جنسی استحصال کا شکار بچوں کے تحفظ کے لئے سرگرم عمل ہے۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے 2018 میں 5157 بے آسرا، نادار، عدم توجہی اور تشدد کا شکار بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیا اور 26 نومولود بے سہارا بچوں کو مختلف جگہوں سے ریسکیو کیا ان میں سے 16 بچوں کو صاحب استطاعت شادی شدہ جوڑوں کو بہتر نشوونما کے لئے چائلڈ پروٹیکشن کورٹ نے دیا۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو PDNC Act 2004 کے تحت بچوں کے حقوق کو پامال کرنے والوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرتا ہے۔ سال 2018 میں بچوں کے خلاف جسمانی تشدد، جنسی استحصال اور جرائم میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کی گئی۔ سال 2018 میں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے پانچ گھریلو تشدد کا شکار بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیا اور بچوں کے خلاف جسمانی تشدد اور مختلف جرائم میں ملوث 22 افراد کے خلاف FIRs درج کروائی گئیں۔ نادار مفلس خاندانوں کے بچے جن کے پاس رہنے کے لئے چھت نہیں ہے اور والدین یا ان کے لواحقین انہیں پالنے کی استطاعت نہیں رکھتے چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو ان بچوں کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ میں چائلڈ پروٹیکشن کورٹ کی ہدایت پر رکھتا ہے جہاں ان بچوں کو تعلیم، صحت کے ہمراہ جسمانی نشوونما کے لئے مناسب خوراک کا بندوبست ہے اور ان کو صحت مندانہ سرگرمیوں سے مستفید کیا جاتا ہے۔ دسمبر 2018 میں چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ میں مقیم بچوں کے لئے سپورٹس گالا کا اہتمام کیا گیا۔

(ج) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیوروPunjab Destitute & Neglected Children Act 2004کے تحت نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا جنسی اور جسمانی تشدد کا شکار بچوں کو اپنی حفاظتی تحویل میں لیتا ہے اور پاکستان عالمی معاہدہ برائے تحفظ اطفال کا پابند ہے اور چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو گورنمنٹ پنجاب کا ادارہ ہے جو عالمی معاہدہ برائے اطفال کی شقوں پر عمل پیرا ہے۔ بے آسرا، نادار، مفلس اور بے سہار اعدم توجہی کا شکار بچوں کو مروجہ قانون کے مطابق تحفظ فراہم کر رہا ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی چائلڈ ہیلپ لائن 1121 چوبیس گھنٹے گھریلو تشدد اور جنسی استحصال کا شکار بچوں کے تحفظ کے لئے سرگرم عمل ہے۔

مزید برآںCriminal Law (Second Amendment) Act 2016بچوں کے خلاف جنسی تشدد اور جسمانی تشدد کرنے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

میڈیا رپورٹس کے مطابق منشیات کا مکروہ دھندہ سے متعلقہ تفصیلات

*1719: **محترمہ رابعہ احمد بٹ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومتی اداروں اور میڈیا رپورٹس کے مطابق منشیات کا دھندہ صوبہ بھر میں عروج پر پہنچ گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سکولوں، کالجوں کے اردگرد پان سگریٹ کی دکانیں، بسوں کے اڈوں پر ڈرائیور، گارڈ، چوکیدار، خوانچہ فروشوں کا بہت بڑا نیٹ ورک منشیات کے دھندے میں ملوث ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ منشیات کے دھندے نے کئی گھرانوں کو برباد کر دیا ہے کئی خاندانوں کو بیٹے، بیٹیوں اور کفیلوں سے محروم کر دیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ نیٹ ورک پورے صوبہ میں پھیل چکا ہے۔ کیا یہ نیٹ ورک اتنا منظم اور مضبوط ہے کہ منشیات کی بکنگ سوشل میڈیا کے ذریعے ہوم ڈیلیوری تک پہنچ چکی ہے، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ہ) کیا داتا دربار، لاری اڈا، گڑھی شاہو، لکشمی چوک، صدر کینٹ، دھرم پورہ، تاجپورہ، فتح گڑھ اور ان کے ساتھ ساتھ لاہور کے پوش علاقے بھی اس مکروہ دھندہ کی گرفت میں آ گئے ہیں؟

(و) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جامع پالیسی بنا کر منشیات جیسے مکروہ دھندے کو بالکل ختم کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے ملزمان کے کیس زیر تفتیش ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پنجاب کے تمام اضلاع سے حاصل کردہ رپورٹس کے مطابق ہر ضلع میں منشیات فروشوں کے خلاف مؤثر کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔

(ب) پنجاب کے کسی ضلع میں بھی کوئی منظم گروہ یا نیٹ ورک موجود نہ ہے۔ البتہ پنجاب کے چند اضلاع جہاں سکول اور کالجز کے ارد گرد منشیات فروشی کا دھندہ ہوتا تھا ان کے خلاف 73 مقدمات درج کئے گئے ہیں اور 77 ملزمان کو گرفتار کر کے چالان عدالت کیا گیا ہے۔

(ج) منشیات کے دھندے میں ملوث افراد کے خلاف کریک ڈاؤن جاری ہے۔

(د) منشیات فروشوں کا کوئی منظم گروہ رپورٹ نہ ہوا ہے اور نہ ہی سوشل میڈیا کے ذریعے کوئی بکنگ ہونا رپورٹ ہوئی ہے۔

(ہ) گڑھی شاہو کے علاقہ میں منشیات کے 13، لکشمی کے علاقہ میں تین، داتا دربار کے علاقہ میں 107، گوالمنڈی کے علاقہ میں 78 اور لاری اڈا کے علاقہ میں 171 مقدمات درج کر کے چالان عدالت کئے گئے۔

(و) منشیات کے خاتمے کے لئے حکومت کے احکامات اور قانون پر مکمل عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ جنوری 2018 سے اب تک منشیات کے کل 47998 مقدمات درج کئے گئے ہیں اور ان میں ملوث 48607 ملزمان کو گرفتار کیا گیا۔ 295 مقدمات زیر تفتیش ہیں اور 46703 مقدمات چالان عدالت کئے گئے۔

گوجرانوالہ ڈویژن میں تھانوں کی تعداد اور دسمبر2018سے یکم مارچ2019تک سنگین مقدمات کے اندراج سے متعلقہ تفصیلات

*1867: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں کل کتنے تھانہ جات ہیں اوران میں دسمبر2018سے یکم مارچ2019تک کتنے مقدمات، اغواء، ڈکیتی، قتل و دیگر سنگین جرائم کا اندراج ہوا، اس کی تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ ڈویژن میں لاتعداد اشتہاری ہیں اور ان میں سے اکثر اشتہاری بیرون ملک فرار ہو چکے ہیں؟

(ج) گوجرانوالہ ڈویژن جرائم کے لحاظ سے سر فہرست ہے اور اکثر اشتہاری بیرون ملک سے کال کر کے تاوان لے رہے ہیں حکومت ان اشتہاریوں کو گرفتار کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(د) کیا حکومت ان اشتہاریوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع ہذا میں کل 30 تھانہ جات ہیں جن میں دسمبر2018سے یکم مارچ2019تک قتل، اغواء برائے تاوان، ڈکیتی، راہزنی اور وہیکل چوری کے مقدمات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	کرائم ہیڈ	درج مقدمات	چالان	ملزم گرفتار
1۔	قتل	42	38	61
2۔	اغواء برائے تاوان	1	1	1
3۔	ڈکیتی	10	6	22
4۔	راہزنی	270	219	431
5۔	موٹر وہیکل چوری	236	174	237

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں مجرمان اشتہاری کی تعداد 5429 ہے جن میں سے 159 مجرمان اشتہاری بیرون ملک فرار ہو گئے ہیں۔ بیرون ملک فرار ہونے والے مجرمان اشتہاریوں میں سے 56 مجرمان اشتہاری گرفتار ہو چکے ہیں۔ 159 مجرمان اشتہاری جو بیرون ملک فرار ہیں میں سے 37 کی extradition کا تحرک کیا جا چکا ہے۔

(ج) اس سلسلہ میں عرض ہے کہ لقمان عرف ہلا کو خان نے بذریعہ فون تین افراد سے بھتہ / تاوان وصول کرنے کی کوشش کی لیکن بھتہ / تاوان اس وقت تک مذکورہ اشتہاری کو ادا نہ کیا گیا ہے نیز مذکورہ اشتہاری کا ریڈ نوٹس جاری ہو چکا ہے اور ضلع پولیس انٹرپول سے رابطہ میں ہے جونہی مذکورہ اشتہاری انٹرپول سے گرفتار ہوتا ہے تو مذکورہ کو پاکستان لاکر فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(د) ضلع گوجرانولہ میں رواں سال 3512 مجرمان اشتہاریوں کو گرفتار کرکے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا اور باقی مجرمان اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے کریک ڈاؤن جاری ہے۔

لاہور میں ٹریفک وارڈن کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***1983: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کل کتنے ٹریفک وارڈن ڈیوٹی پر مامور ہیں؟

(ب) ٹریفک وارڈن کی لاہور کے لئے آخری بھرتی کب کی گئی تھی؟

(ج) کیا حکومت مزید ٹریفک وارڈن کی بھرتیوں کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) لاہور میں منظور شدہ نفری 3400 ہے جبکہ اس وقت 2441 ٹریفک وارڈنز و لیڈی وارڈنز ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں مزید یہ کہ 134 ٹریفک وارڈنز و لیڈی ٹریفک وارڈنز لاہور رنگ روڈ پولیس میں ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) لاہور میں ٹریفک وارڈنز کی آخری بھرتی 24.09.2012 کو ہوئی تھی۔

(ج) نہیں۔ پنجاب پولیس ٹریفک وارڈن سروس رولز 2017 کے تحت ٹریفک وارڈنز کی مزید بھرتی نہیں ہو سکتی۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: رجانہ ٹاؤن میں ریسکیو 1122 کے سٹیشن کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*2029: **جناب محمد ایوب خان:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ریسکیو 1122 کے کتنے سٹیشن کہاں کہاں قائم ہیں اور فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ چیچہ وطنی جھنگ روڈ جو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی حدود سے گزرتا ہے وہاں پر روزانہ کی بنیاد پر حادثات رونما ہوتے ہیں لیکن ریسکیو 1122 کے سروس سٹیشن کم ہونے کی وجہ سے Proper Emergency Service فراہم کرنے میں کافی مشکلات درپیش ہیں؟

(ج) رجانہ ٹاؤن جو تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کا سنٹرل اور بڑا ٹاؤن ہے کیا حکومت وہاں حادثات میں کمی لانے اور Proper Emergency Service مہیا کرنے کے لئے ریسکیو 1122 کا سٹیشن بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ریسکیو 1122 کے چار سٹیشنز قائم ہیں جن میں سے ریسکیو 1122 سٹیشن رجانہ روڈ، ٹوبہ ٹیک سنگھ مکمل طور پر فعال ہے اور اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے جبکہ باقی ماندہ تین سٹیشنز واقع تحصیل کمالیہ، پیر محل اور گوجرہ ابھی فعال کرنا باقی ہے جس کے لئے بھرتی کا عمل جاری ہے جبکہ ایمبولینسز کی خریداری زیر غور ہے تاکہ جلد از جلد ان تحصیلوں سے ملحقہ ریسکیو 1122 سٹیشنز کو فعال کیا جا سکے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ چیچہ وطنی جھنگ روڈ پر حادثات زیادہ ہیں اور ریسکیو 1122 کو رسپانس میں دشواری کا سامنا ہے تاہم ریسکیو 1122 سٹیشن تحصیل کمالیہ کے فعال ہونے کی صورت میں رسپانس مزید بہتر ہو جائے گا۔

(ج) جی ہاں! رجانہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا بڑا ٹاؤن ہے جہاں پر ایمر جنسی سروس نے پہلے ہی اپنا Key Point قائم کر رکھا ہے جہاں سے حادثات کو 24 گھنٹے رسپانڈ کیا جاتا ہے تاہم اس Key Point کو مزید مستحکم کرنے کے لئے پیر محل اور کمالیہ میں ریسکیو 1122 سٹیشنز قائم کر دیئے گئے ہیں جن کے فعال ہوتے ہی رجانہ میں ایمر جنسی سروس کی فراہمی کو مزید بہتر بنایا جا سکے گا۔

فیصل آباد: پنجاب پولیس کے زیر استعمال گاڑیوں کی تعداد، ان کی مرمت پر اٹھنے والے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*2433: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد پنجاب پولیس کے پاس کتنی اور کون کون سی سرکاری گاڑیاں ہیں ان کے ماڈل، کمپنی اور سی سی کی تفصیل فراہم کریں؟

(ب) یہ گاڑیاں کن کن کے زیر استعمال ہیں؟

(ج) کتنی گاڑیاں چالو حالت میں اور کتنی خراب ہیں؟

(د) کیا ان گاڑیوں کی repairing کروائی جاتی ہے؟

(ہ) ان گاڑیوں کی مرمت پر کتنی رقم مالی سال 19-2018 میں خرچ کی گئی ہے؟

(و) ان کے لئے تیل کس کس پٹرول پمپ سے خرید کیا گیا تھا؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) کل وہیکلز 853 گاڑیاں 319، موٹر سائیکل 429، ڈولفن بائیک 105 بقیہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) چالو گاڑیاں 833، خراب گاڑیاں 20

(د) جی ہاں!

(ہ) کل رقم -/2,76,82,598 روپے

(و) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ملتان ڈویژن میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت
نفرت آمیز تقاریر کرنے کے خلاف اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*2468: **نوابزادہ وسیم خان بادوزئی:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت آمیز تقاریر کے خاتمے کے لئے ملتان ڈویژن میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) نفرت آمیز تقاریر کرنے پر گزشتہ تین برس میں ملتان ڈویژن کے اضلاع میں کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں اور کتنے لوگوں کو اس بابت سزائیں دی گئی ہیں؟

(ج) ملتان ڈویژن کے اضلاع، تحصیل اور یونین کونسلوں کی سطح پر نفرت آمیز تقاریر کے خاتمے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور اس کے تحت کیا کارروائی ہوئی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع ملتان میں نفرت آمیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے یونین کونسل کی سطح پر عوامی نمائندوں کی کمیٹیاں بنائیں گئی ہیں جن میں علماء کرام اور ذاکرین شامل ہیں تا کہ مفاہمتی طریقے سے عوام کو دین سے آگاہی ہو سکے۔ تاہم کسی بھی قسم کی نفرت آمیز تقریر کی اطلاع ملنے پر قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) ضلع ملتان میں نفرت آمیز تقاریر کرنے پر گزشتہ تین برس میں دو مقدمات درج ہوئے ہیں جن میں چوبیس افراد نامزد اور نامعلوم افراد ملوث تھے مقدمات تاحال زیر سماعت عدالت ہیں۔

(ج) ضلع ملتان کی تحصیل اور یونین کونسلوں کی سطح پر نفرت آمیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے باقاعدگی سے میٹنگ ہائے منعقد کرائی جاتی ہیں علاوہ ازیں عوامی نمائندوں کی کمیٹیاں بھی بنائیں گئی ہیں جس کو ضلع ملتان کی عوام نے کافی سراہا ہے اور نفرت آمیز تقاریر میں کافی حد تک کمی واقع ہوئی ہے۔ تاہم کسی بھی قسم کی نفرت آمیز تقریر کی اطلاع ملنے پر قانون کے مطابق کارروائی عمل میں جاتی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور: مذہبی جماعتوں کے دھرنے

کے دوران نقصانات اور مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

318:جناب نصیر احمد: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مورخہ 31۔اکتوبر 2018 کو مذہبی جماعتوں کی طرف سے دیئے جانے والا دھرنا کتنے دن جاری رہا؟

(ب) اس دھرنے کے دوران کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ج) سرکاری املاک کو کس کس جگہ پر نقصان پہنچایا گیا؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) مہتمم پولیس سٹی ڈویژن آپریشن لاہور

31۔اکتوبر 2018 کو دیا جانے والا دھرنا 8/10 یوم جاری رہا۔

مہتمم پولیس کینٹ ڈویژن لاہور

تین یوم تقریباً

مہتمم پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور

ڈویژن ہذا میں مذہبی جماعتوں کی طرف سے کوئی دھرنا نہ دیا گیا بلکہ تحریک لبیک یارسول اللہ کی جانب سے بابو صابو انٹر چینج تھانہ شیر اکوٹ پر احتجاج کیا گیا۔

مہتمم پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور

31۔ اکتوبر 2018 کو فیصل چوک میں تحریک لبیک نے دھرنا دیا تھا یہ دھرنا تین دن جاری رہا تھا۔

مہتمم پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

31.10.2018 کو شنگھائی پل مین فیروز پور روڈ پر اجتماع تحریک لبیک پاکستان ہوا۔

مہتمم پولیس صدر ڈویژن لاہور۔

مذہبی جماعتوں کی طرف سے دیئے جانے والا دھرنا تین چار روز جاری رہا تھا۔

(ب) مہتمم پولیس سٹی ڈویژن آپریشن لاہور

اس دھرنے کے دوران ڈویژن ہذا کے زیر انتظام تھانہ جات میں دو مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

1. مقدمہ نمبر 722 مورخہ 30.11.2018 بجرم 291/290/149/144/188/186 ت پ تھانہ داتا دربار

2. مقدمہ نمبر 498 مورخہ 30.11.2018 بجرم 149/147/353/186/427 ت پ تھانہ ٹبی سٹی

مہتمم پولیس کینٹ ڈویژن لاہور

ڈویژن ہذا میں دوران دھرنا سات مقدمات درج ہوئے

مہتمم پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور

ڈویژن ہذا میں مذہبی جماعت تحریک لبیک یارسول اللہ کی طرف سے بابو صابو انٹرچینج تھانہ شیر اکوٹ پر احتجاج کیا گیا اور روڈ بلاک کیا گیا جس پر مقدمہ نمبر 998/18 مورخہ 01-11-18 بجرم 291/290/188/149/147/506 ت پ MPO-16 تھانہ شیر اکوٹ درج رجسٹر ہوا۔

مہتمم پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور

دھرنے کے شرکاء کے خلاف مقدمہ نمبر 954/18 مورخہ 31.10.18 بجرم 353/186/427/147/1493/37L2/120B/125A/290/291 ت پ MPO16، ATA7 تھانہ سول لائن درج رجسٹر کر کے تفتیش بذریعہ انوسٹی گیشن عمل میں لائی جارہی ہے۔ دو کس نامزد ایف آئی آر ملزمان 1۔ خادم حسین

رضوی، 2۔ پیر افضل قادری کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا ہے جبکہ 500/600 ملزمان نامعلوم ہیں۔

مہتمم پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

نامعلوم بلوائیوں نے عوام الناس میں خوف وہراس پھیلا کر پولیس کو محبوس رکھ کر سرکاری گاڑی کو آگ لگا کر وائرلیس سیٹ توڑ کر پولیس پارٹی پر حملہ کر کے کار سرکار میں مزاحمت کر کے دفعہ 144 ض ف کی خلاف ورزی کر کے روڈ بلاک کر کے جان سے مار دینے کی دھمکیاں دے کر اور دو عدد موٹر سائیکلیں چوری کر کے ارتکاب جرم ATA7 ت پ 353/186/342/188/149/148/B/506/427/291/290/A/38 کا کیا ہے جس پر استغاثہ مرتب کر کے مقدمہ درج کیا۔

مہتمم پولیس صدر ڈویژن لاہور

اس دھرنے میں سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔

(ج) مہتمم پولیس سٹی ڈویژن آپریشن لاہور

سرکاری گاڑی نمبری LZR/9285 کو نقصان پہنچا۔

مہتمم پولیس کینٹ ڈویژن لاہور

رنگ روڈ علاقہ تھانہ نارتھ کینٹ بجلی/لائٹ کے پول اکھاڑے گئے جبکہ اسی جگہ پر ٹریفک پولیس کی بس کی توڑ پھوڑ کی گئی اور پولیس ملازمین کی ایک موٹر سائیکل کو جلا دیا گیا۔ تھانہ ڈیفنس سی کے علاقے میں سیف سٹی اتھارٹی کے CCTV کے دو عدد کیمرے اور تین پول گرا دیئے گئے تھانہ فیکٹری ایریا کے علاقے میں پولیس ملازمین نے انٹی رائٹ کا سامان چھین لیا گیا جس کی تعداد 26 تھی اور سرکاری گاڑی کو نقصان پہنچایا گیا۔

مہتمم پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور

دوران احتجاج حکومت کے خلاف نعرے بازی اور تقاریر وغیرہ کی گئیں روڈ بلاک کیا گیا جبکہ کسی بھی سرکاری املاک کو نقصان نہ پہنچایا گیا۔

مہتمم پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور

دھرنے کے شرکاء نے SDPO ریس کورس سرکل کی سرکاری گاڑی LEG/715 کی فرنٹ سکرین توڑ دی تھی اور ڈرائیور واجد علی C/804 کو بھی زخمی کیا تھا۔

مہتمم پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

سرکاری گاڑی LEG-695 موجود وائر لیس سیٹ توڑ دیا اور گاڑی کو پٹرول چھڑک کر آگ لگا دی اور قریب کھڑی ہوئی ملازمین کی دو موٹر سائیکلیں ہنڈا 125 برنگ سرخ ماڈل 2018 انجن نمبر R191459 چیسی نمبر EA873637 اور LEL/3620 ہنڈا 125 چوری کر کے لے گئے۔

مہتمم پولیس صدر ڈویژن لاہور

اس دھرنے کے دوران ڈویژن ہذا میں کسی سرکاری املاک کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچایا گیا ہے۔

لاہور میں اغواء برائے تاوان کے واقعات سے متعلقہ تفصیلات

326: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں اگست 2018 سے آج تک اغواء برائے تاوان کے کتنے واقعات رپورٹ ہوئے ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے واقعات میں مغوی افراد کو بازیاب کروایا گیا؟

(ج) کتنے مغوی تاوان کی ادائیگی کے بعد رہا ہوئے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف)

1. مقدمہ 533 مورخہ 15.09.2018 جرم 365-A ت پ تھانہ سمن آباد لاہور (ٹریس)
2. مقدمہ 466 مورخہ 27.09.2018 جرم 365-A ت پ تھانہ شادمان لاہور (خارج)
3. مقدمہ 877 مورخہ 24.10.2018 جرم 365-A ت پ تھانہ گلشن راوی لاہور (چالان)

(ب) 04

(ج) 02

فیصل آباد: تھانہ سمن آباد کے ملازمین اور بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

330: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ سمن آباد فیصل آباد میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟
(ب) اس تھانہ کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے اور اس کی بلڈنگ کی حالت کیسی ہے؟
(ج) اس تھانہ کے پاس کتنی گاڑیاں اور موٹر سائیکل ہیں؟
(د) اس تھانہ کے ماہ اگست 2018 تا 14۔نومبر 2018 کے اخراجات کی تفصیل دی جائے؟
(ہ) اس تھانہ کی بلڈنگ اور گاڑیاں جو ناکارہ اور خستہ حالت میں ہیں ان کو کب تک تبدیل کر دیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) تھانہ سمن آباد میں کل 65 ملازمین تعینات ہیں:
تفصیل : SI/3, ASI/12, HC/4, FC/46
(ب) تھانہ ہذا کی بلڈنگ کل گیارہ کمرے، تین بارک ہائے ملازمین اور ایک کچن پر مشتمل ہے جو کہ درست حالت میں ہے۔
(ج) تھانہ ہذا میں تین سرکاری گاڑیاں اور آٹھ موٹر سائیکل جس میں سے پانچ موٹر سائیکل آن روڈ اور تین آف روڈ ہیں۔
(د) پڑتال ریکارڈ تھانہ سمن آباد کی گئی تھانہ سمن آباد کی بلڈنگ بالکل نئی ہے تھانہ ہذا میں ماہ اگست تا نومبر 2018 عرصہ کے دوران کوئی بھی سرکاری اخراجات / ویلفیئر سے کام نہ ہوا ہے۔
(ہ) تھانہ کی بلڈنگ درست حالت میں ہے اور آف روڈ سرکاری موٹر سائیکل ہائے کو ایک ہفتہ میں مرمت کروا کر آن روڈ کیا جائے گا۔

ڈولفن فورس کے اہلکاروں کے تبادلہ
اور اس پولیس کی تشکیل سے متعلقہ تفصیلات

390: جناب نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں سکیورٹی اور امن وامان کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لئے بھرتی ہونے والے ڈولفن پولیس کے 70 اہلکاروں کے ڈیرہ غازی خان تبادلے کر دیئے گئے ہیں؟

(ب) مذکورہ تبادلے کس قانون کے تحت اور کس بناء پر کئے گئے؟

(ج) ڈولفن پولیس کی تشکیل کے قانون اور پالیسی / ایس او پی کی کاپی بھی فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) مجاز اتھارٹی کی منظوری سے بحوالہ چٹھی نمبری C-II/31-24527 مورخہ 6۔ دسمبر 2018 مجاریہ جناب اے آئی جی لاجسٹکس، CPO پنجاب کے تحت ڈولفن سکواڈ ضلع ڈیرہ غازی خان کی تشکیل کے لئے ضلع لاہور کی ڈولفن نفری میں سے 34 ڈولفن اہلکاروں کو انتظامی بنیادوں پر عارضی طور پر ڈیوٹی کے لئے بھیجا گیا ہے۔ چٹھی کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بحوالہ چٹھی نمبری AD/E-II/VII/67-7064 مورخہ 21.12.2018 مجاریہ جی آئی جی اسٹیبلشمنٹ۔I اور بحوالہ چٹھی نمبری AD5-III/20624/II مورخہ 21۔ دسمبر 2018 مجاریہ ڈی آئی جی اسٹیبلشمنٹ۔CPO،II پنجاب کے تحت ڈولفن سکواڈ لاہور کے اہلکاروں کو انتظامی بنیادوں پر عارضی ڈیوٹی کے لئے بھجوایا گیا ہے۔ چٹھی کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈولفن پولیس کی تشکیل کے لئے سٹینڈنگ آرڈر نمبر 2016/07 مورخہ 29۔ اگست 2016 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں قتل، ڈکیتی اور چوری کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

402: رانا محمد افضل: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں جولائی 2018 سے اب تک قتل، ڈکیتی اور چوری کی کتنی وارداتیں ہوئی ہیں؟

(ب) کتنے مقدمات کا چالان بھیجا جا چکا ہے اور کتنے ملزمان گرفتار ہوئے، کتنے بے گناہ ہوئے اور کتنا مال مسروقہ برآمد کیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں جولائی 2018 سے اب تک کل 93 مقدمات قتل کے درج ہوئے جبکہ 21 مقدمات ڈکیتی اور 441 مقدمات چوری کی وارداتوں پر درج کئے گئے ہیں۔

(ب)

(i) ضلع سیالکوٹ میں 93 مقدمات قتل میں 47 مقدمات کا چالان عدالتوں میں بھجوایا جا چکا ہے جبکہ پانچ مقدمات میں رپورٹ اخراج مرتب ہو چکی ہیں اور ایک مقدمہ عدم پتا ہے 40 مقدمات زیر تفتیش ہے ان مقدمات میں 85 ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور 30 ملزمان بے گناہ ہوئے اور آٹھ ملزمان برضمانت ہیں۔

(ii) 21 مقدمات ڈکیتی 12 مقدمات کا چالان عدالتوں میں بھجوایا جا چکا ہے تین مقدمات عدم پتا ہو چکے ہیں جبکہ چھ مقدمات زیر تفتیش ہیں ان مقدمات میں 37 ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور آٹھ ملزمان برضمانت عبوری ہیں ان مقدمات میں کل -/9305000 برآمدگی ہوئی ہے۔

(iii) 441 مقدمات چوری میں 223 مقدمات کا چالان عدالتوں میں بھجوایا جا چکا ہے 31 مقدمات خارج ہو چکے ہیں اور 70 مقدمات میں رپورٹ عدم پتا مرتب ہوئی ہے جبکہ 117 مقدمات زیر تفتیش ہیں ان مقدمات میں 315 ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے 35 ملزمان بے گناہ ہوئے جبکہ 67 ملزمان برضمانت ہیں ان مقدمات میں کل -/ 25629670 برآمدگی ہوئی ہے۔

ضلع نارووال میں تھانہ جات،
پولیس چوکیوں اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

424: جناب منان خان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع نارووال میں کتنی چوکیاں اور تھانہ جات ہیں؟

(ب) ان میں پولیس ملازمین کی کتنی تعداد ہے، کتنی اسامیاں خالی ہیں، خالی اسامیاں کب تک پُر کی جائیں گی؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع ہذا میں کل 14 تھانہ جات اور پانچ چوکیاں ہیں۔

(ب)

	انسپکٹر	سب انسپکٹر	ASI	HC	FC
منظوری نفری	27	63	103	96	978
موجودہ نفری	19	63	87	110	976
کمی نفری	8	0	16	0	72

نوٹ: گورنمنٹ کی جاری کردہ پالیسی / شیڈول کے مطابق آئندہ بھرتی کی جائے گی۔

صوبہ میں اسلحہ لائسنس کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

437: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ہر قسم کے اسلحہ کا لائسنس بنانے کی اجازت ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) کیا متعلقہ ڈپٹی کمشنر صاحبان کو عوامی مفاد میں ایسے کام کرنے کی اجازت ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) اس ضمن میں تحریر ہے کہ سال 2013 سے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلحہ لائسنس کے اجراء پر پابندی عائد ہے لیکن مندرجہ ذیل لوگوں کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو کہ صرف NPB اسلحہ کے اجراء کا فیصلہ کرتی ہے۔ اس کمیٹی کو 2017 میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ کی مشروط اجازت سے تشکیل دیا گیا۔

ایف) پارلیمنٹیرین

ب) سول / آرمی آفیسرز (BS-17 & above)

ج) ججز

د) مشہور کاروباری شخصیات

ز) سینئر وکلاء۔

مزید بیان کیا جاتا ہے کہ اسلحہ لائسنس کے لئےForm-I جاری کیا گیا ہے جس کے ذریعے نئے لائسنس کے لئے درخواست دی جاسکتی ہے۔ آرمز رولز 2017 کے مطابق نجی طور پر درخواست دینے والے افراد کے لئے پولیس رپورٹ ضروری ہے۔

(ب) مزید برآں متعلقہ ڈپٹی کمشنر ہر قسم کے اسلحہ لائسنس کے اجراء کے لئے وصول ہونے والی درخواستیں ہوم ڈیپارٹمنٹ لاہور بھیجنے کا مجاز / پابند ہے۔

ساہیوال: پولیس چوکی محمد پور سے متعلقہ تفصیلات

444: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں محکمہ پولیس کے زیر انتظام چوکی محمد پور قائم ہے اگر ہاں تو چوکی ہذا کا قیام کب عمل میں لایا گیا اور اس کی بلڈنگ کہاں واقع ہے علیٰحدہ سے بلڈنگ تعمیر کی گئی یا کسی دیگر بلڈنگ میں واقع ہے؟

(ب) چیک پوسٹ محمد پور کے علاقہ میں 17-2016 اور 18-2017 کے دوران ڈکیتی کی کتنی وارداتیں ہوئیں کتنی ایف آئی آرز درج ہوئیں ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) چیک پوسٹ محمد پور میں کتنی ایف آئی آرز درج کیں کتنے سائلین کی درخواستیں برائے اندراج مقدمہ موصول ہوئیں، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا 18-2017 میں ناجائز اسلحہ و آتشی ہوائی فائرنگ کے واقعات رپورٹ ہوئے اگر ہاں تو ان پر کیا کارروائی کی گئی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ہ) چیک پوسٹ ہذا میں تعینات تاحال انچارج ایس ایچ اوصاحبان ودیگر عملہ و ملازمین کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں نیز موجودہ ایس ایچ اوصاحب کب سے تعینات ہیں ماہ اکتوبر و نومبر 2018 میں علاقہ ہذا میں ڈکیتی و راہزنی کا کوئی واقعہ پیش آیا اگر ہاں تو اس پر کیا کارروائی کی گئی؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) چوکی محمد پور ابتدائی تھانہ ہڑپہ کا حصہ تھی۔ جو سال 2007 میں محمد جہانگیر خان مردانہ (مرحوم) کے ناظم منتخب ہونے پر تھانہ ہڑپہ کی چوکی محمد پور کے نام سے قائم ہوئی اور اس کی تاحال بلڈنگ سرکاری طور پر تعمیر نہ ہوئی ہے جبکہ یونین کونسل نمبر 43 محمد پور میں پولیس چوکی بنائی گئی ہے جو سال 2010 میں تھانہ بہادر شاہ بننے پر چوکی محمد پور کو تھانہ بہادر شاہ کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔

(ب) محمد پور چوکی کے علاقہ میں سال 2016 میں کل 109 مقدمات درج ہوئے جس میں ڈکیتی کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے اور راہزنی کے چار مقدمات درج ہوئے ہیں جبکہ سال 2017 میں کل 107 مقدمات درج ہوئے ہیں جس میں ڈکیتی کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے اور راہزنی کے تین مقدمات درج ہوئے ہیں۔ سال 2018 میں 79 مقدمات درج ہوئے جس میں ڈکیتی کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے اور راہزنی کے تین مقدمات درج ہوئے ہیں جس میں ملزمان چالان ہو کر عدالت بھجوائے گئے جو تاحال زیر سماعت عدالت ہیں۔

(ج) عرصہ دورانیہ میں کل 295 مقدمات درج ہوئے ہیں جبکہ 250 درخواست ہائے موصول ہوئیں جن کو حقائق کی روشنی میں یکسو کیا گیا ہے۔

(د) سال 18-2017 میں ناجائز اسلحہ کے کل 30 مقدمات درج ہوئے جبکہ آتشیں اسلحہ سے ہوائی فائرنگ کا کوئی وقوعہ سرزد نہ ہوا ہے۔

(ہ) چوکی محمد پور 2007 میں قائم ہونے پر ابتدائی انچارج رانا محمد رستم ASI تعینات ہوئے اور اس کے بعد موجودہ محمد لقمان SI مورخہ 25.12.18 کو تعینات ہوا ہے اور محمد نواز ASI، ریاض احمد 367/HC محرر چوکی بہادر شاہ، نور محمد 280/C ندیم نور 289/C محمد اکرم 653/C اور محمد ساجد شریف 279/C ڈرائیور تعینات ہیں جو فرائض منصبی کار سرکار سرانجام دے رہے ہیں جبکہ موجودہ ایس ایچ او ذیشان بشیر SI/SHO مورخہ 15.11.18 کو تعینات ہوا ہے۔ ماہ اکتوبر نومبر 2018 میں ڈکیتی

کی کوئی واردات نہ ہوئی۔ راہزنی کی دو وارداتیں ہوئی ہیں جس پر مقدمات درج کر کے ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے جن کے مقدمات زیر سماعت عدالت ہیں۔

ساہیوال شہر میں تھانہ جات اور پولیس چوکیوں کی تعداد و ایس ایچ اوز کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

446: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال شہر میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے اور کتنی اسامیاں خالی ہیں، عہدہ اور گریڈ وار مکمل تفصیل بتائیں؟

(ج) اس شہر میں روزانہ کی بنیاد پر کتنی چوری، ڈکیتی اور دیگر جرائم کی وارداتیں ہوئی ہیں، تھانہ وار تفصیل بتائیں؟

(د) اس شہر میں بڑھتی ہوئی جرائم کی وارداتوں وجوہات کیا ہیں کیا حکومت شہریوں کے تحفظات کے لئے کوئی اقدامات اُٹھا رہی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(ہ) کیا حکومت کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے انسپکٹرز کو تھانہ میں ایس ایچ او تعینات کیا گیا ہے اگر ہاں تو کن کن تھانوں میں اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ساہیوال شہر میں کل پانچ تھانہ جات اور دو چوکیاں ہیں:۔

1-	تھانہ فرید ٹاؤن	2-	تھانہ سول لائن
3-	تھانہ سٹی ساہیوال	4-	تھانہ فتح شیر
5-	تھانہ غلہ منڈی		

چوکیات:۔

1- چوکی کوٹ خادم علی شاہ علاقہ تھانہ فرید ٹاؤن

2- چوکی بائی پاس علاقہ تھانہ غلہ منڈی

(ب) ساہیوال شہر تھانہ جات میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

	انسپکٹر	سب انسپکٹر	اسسٹنٹ سب انسپکٹر	ہیڈ کانسٹیبل	کانسٹیبل
منظور شدہ نفری	08	17	31	22	185
تعینات نفری	04	21	39	15	130
کمی نفری	04	04	07	07	55

(ج) ساہیوال شہر میں بابت ماہ فروری سال 2019 کے مطابق جرائم کی شرح تھانہ وار درج ذیل ہے:

تھانہ جات	چوری	ڈکیتی	دیگر جرائم	کل جرائم	روزانہ کی بنیاد پر
فرید ٹاؤن	12	-	49	61	2.1
سول لائن	01	-	17	18	0.6
سٹی ساہیوال	08	-	51	59	2.1
غلہ منڈی	13	-	62	75	2.6
فتح شیر	08	-	39	47	1.6
ٹوٹل	42	-	218	260	9.2

(د) ساہیوال شہر میں جرائم کی وارداتوں میں اس وجہ سے اضافہ ہو رہا ہے شہر کی آبادی بڑھ رہی ہے اور شہر کے گرد و نواح میں نئی کالونیاں آباد ہو رہی ہیں جن میں اکثر جرائم پیشہ لوگ پناہ لیتے ہیں بڑھتی ہوئی مہنگائی اور بے روزگاری کی وجہ سے جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے۔

(ہ) حکومت کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے تھانہ فرید ٹاؤن اور تھانہ غلہ منڈی میں انسپکٹر کو ایس ایچ او تعینات کیا گیا ہے اور بقایا تین تھانہ جات تھانہ سٹی ساہیوال، تھانہ سول لائن، تھانہ فتح شیر میں میرٹ اور کارکردگی کی بنیاد پر سب انسپکٹر صاحبان کو ایس ایچ او تعینات کیا گیا ہے۔

ضلع لاہور کی حدود میں
پولیس مقابلے و ہلاکتوں اور گرفتاریوں سے متعلقہ تفصیلات

456: چودھری اشرف علی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جنوری 2017 سے آج تک ضلع لاہور کی حدود میں کتنے پولیس مقابلہ کس کس تھانہ کی پولیس نے کئے؟

(ب) ان پولیس مقابلوں میں کن کن پولیس افسران وجوانوں نے حصہ لیا؟

(ج) کیا مذکورہ پولیس مقابلوں کے اصلی یا جعلی ہونے کی انکوائری کروائی گئی تو کتنے مقابلے جعلی ثابت ہوئے؟

(د) مذکورہ پولیس مقابلوں میں کتنے افراد مارے گئے، کتنے زخمی حالت میں گرفتار ہوئے اور کتنے فرار ہوئے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) مہتمم پولیس سٹی ڈویژن آپریشن لاہور

1. مقدمہ نمبر714 مورخہ 17-06-26 بجرم 186/324/353 ت پ
13(2a)/20/65 AO تھانہ شادباغ

2. مقدمہ نمبر1334 مورخہ 17-07-13 بجرم 186/324/353 ت پ
13(2a)/20/65 AO تھانہ اسلام پورہ

مہتمم پولیس کینٹ ڈویژن لاہور

کینٹ ڈویژن لاہور میں جنوری 2017 آج تک کل 9 مقدمات پولیس مقابلہ کے ہوئے۔ تھانہ برکی(1)، تھانہ مناواں(1)، تھانہ ہیر(1)، تھانہ شمالی چھاونی(1)، تھانہ فیکٹری ایریا(2) ہربنس پورہ(2) تھانہ ڈیفنس اے(1) کے علاقہ میں درج ہوئے۔

مہتمم پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور

اقبال ٹاؤن ڈویژن میں 2017 جنوری سے لے کر آج تک کل پانچ پولیس مقابلے ہوئے ایک پولیس مقابلہ CIA صدر، ایک پولیس مقابلہ CIA اقبال ٹاؤن، ایک تھانہ گلشن راوی دو تھانہ اقبال ٹاؤن۔

مہتمم پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور

سال 2017 تا 18.2.19 تک ڈویژن ہذا میں تھانہ گجرپورہ کی حدود میں ایک پولیس مقابلہ ہوا تھا جس پر مقدمہ نمبر 17-03-30/279 جرم 354/186/353 ت پ تھانہ گجرپورہ درج رجسٹر کیا گیا ہے مقدمہ ہذا کی تفتیش بذریعہ لیاقت علی SI/inv عمل میں لائی گئی ہے تفتیشی افسر نے تین کس ملزمان 1۔عامر، 2۔مزمل 3۔عدنان کو مقدمہ ہذا میں

حسب ضابطہ گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا ہے جبکہ مورخہ 17-04-07 کو مقدمہ ہذا کا چالان مرتب کر کے بغرض سماعت جمع کروا دیا ہے۔

مہتمم پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں جنوری سال 2017 سے لے کر آج تک کل پانچ پولیس مقابلے ہوئے ایک پولیس مقابلہ تھانہ نشتر کالونی۔ ایک پولیس مقابلہ تھانہ کاہنہ۔ ایک پولیس مقابلہ تھانہ شادمان۔ ایک پولیس مقابلہ تھانہ فیصل ٹاؤن۔ ایک پولیس مقابلہ تھانہ گلبرک۔

مہتمم پولیس صدر ڈویژن لاہور

صدر ڈویژن لاہور میں جنوری 2017 سے اب تک کل چھ مقدمات پولیس مقابلہ کے ہوئے تھانہ ہنجروال (ایک)، تھانہ سندر (دو)، تھانہ سبزہ زار (دو)، تھانہ مصطفیٰ ٹاؤن (ایک) کے علاقہ میں درج ہوئے۔

(ب) مہتمم پولیس سٹی ڈویژن آپریشن لاہور

1۔ تھانہ شادباغ:

1۔	دانش 13077	2۔	عثمان 20097
3۔	ساجد 15609	4۔	مظہر شاہ 19278

ڈولفن سکواڈ نمبر 03 شادباغ

2۔ تھانہ اسلام پورہ:

1۔	ASI خالد امین	2۔	عباداللہ 13522
3۔	بشیر احمد 10630		

مہتمم پولیس کینٹ ڈویژن لاہور

1. افتخار عالم SI (برکی پولیس اسٹیشن) مع ٹیم
2. نوید اسلم ASI (شمالی چھاؤنی پولیس سٹیشن) مع ٹیم
3. حافظ محمد انیق انسپکٹر CIA کینٹ (مناواں پولیس سٹیشن) مع ٹیم
4. احسان اشرف بٹ انسپکٹر (ہربنس پورہ پولیس سٹیشن) مع ٹیم
5. افتخار حسین ASI (فیکٹری ایریا پولیس سٹیشن) مع ٹیم
6. محمد احسان اللہ SI سی آئی اے کاہنہ (فیکٹری ایریا پولیس سٹیشن) مع ٹیم
7. محمد افضل SI/SHO (ہیر پولیس سٹیشن) مع ٹیم
8. احسان اشرف بٹ انسپکٹر (ہربنس پورہ پولیس سٹیشن) مع ٹیم
9. محمد رضا SI/SHO (تھانہ ڈیفنس اے پولیس سٹیشن) مع ٹیم۔

مہتمم پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور

مقدمہ نمبر39/17 میں چھ پولیس افسرو ملازمین شامل تھے ، مقدمہ نمبر 601/17 میں 09 پولیس افسر و ملازمین شامل تھے، جبکہ مقدمہ نمبر539/18 میں چار پولیس آفیسر وملازمین تھانہ سے اور چار ڈولفن سکواڈ ملازمین شامل تھے، مقدمہ نمبر 1292/18 میں آٹھ کس افسر وملازمین +ڈولفن و پیرو سکواڈ مع SHO تھانہ اقبال ٹاؤن لاہور، مقدمہ نمبر880/18 میں چار کس افسر وملازمین شامل تھے۔

مہتمم پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور

اس پولیس مقابلہ میں سعید اخترASI، غلام فرید20957/C محمد ندیم13980/C، محمد یاسین5434/D، محمد سیلم15498/C عامر علی15957/C، تنویر احمد13855/C محمد ناظم8172/C نے حصہ لیا۔

مہتمم پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

مقدمہ نمبر 987/17 تھانہ فیصل ٹاؤن میں چار کس پولیس آفیسر و ملازمین شامل تھے مقدمہ نمبر331/17 تھانہ شادمان میں 16 کس پولیس افسران وملازمین شامل تھے مقدمہ نمبر759/17 تھانہ کاہنہ میں چار کس پولیس آفیسر وملازمین شامل تھے۔ مقدمہ نمبر459/17 تھانہ کاہنہ میں چار کس پولیس آفیسر وملازمین شامل تھے ۔ مقدمہ نمبر 417/17 تھانہ گلبرک میں چھ پولیس افسران و ملازمین شامل تھے، مقدمہ نمبر54/17 گلبرک میں پانچ کس پولیس افسران وملازمین شامل تھے، مقدمہ نمبر 54/17 تھانہ نشتر کالونی میں پانچ کس پولیس افسران وملازمین شامل تھے۔

مہتمم پولیس صدر ڈویژن لاہور

1. احسان اللہSI (ہنجروال پولیس سٹیشن) مع ٹیم
2. مجاہد حسین ملک انسپکٹر (سندر پولیس سٹیشن) مع ٹیم
3. محمد بلال ڈولفن آفیسر (سندر پولیس سٹیشن) مع ٹیم
4. محمد ندیمSI (سبزہ زار پولیس سٹیشن) مع ٹیم
5. گھمن خانASI (مصطفی ٹاؤن پولیس سٹیشن) مع ٹیم
6. خالد حسینHC(سبزہ زار پولیس سٹیشن) مع ٹیم۔

(ج) مہتمم پولیس سٹی ڈویژن آپریشن لاہور

1. تھانہ شادباغ: جوڈیشل انکوائری کا تحرک کیا گیا ہے۔
2. تھانہ اسلام پورہ: کوئی ملزم ہلاک نہیں ہوا تھا اس لئے
3. جوڈیشل انکوائری کا تحرک نہ کیا گیا ہے

مہتمم پولیس کینٹ ڈویژن لاہور

مقدمہ نمبر 17/79 جرم 186/353/324/302 ت پ ATA7 تھانہ مناواں لاہور کی انکوائری ہوئی جو کہ فائل ہو چکی ہے۔

مہتمم پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور

مقدمہ نمبر 17/79 جرم 17/39, 17/601, 18/1292, 18/539 میں پولیس کی طرف سے جوڈیشل انکوائری کا تحرک ہوا جو تاحال پینڈنگ کورٹ میں ہے جبکہ مقدمہ نمبر 18/880 میں جوڈیشل انکوائری کا تحرک کیا جا رہا ہے۔

مہتمم پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور

مقامی پولیس کے مطابق کوئی انکوائری نہ ہوئی ہے۔

مہتمم پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

مقدمہ نمبر 17/331 کی انکوائری کروائی گئی جو اصلی ہے۔

مہتمم پولیس صدر ڈویژن لاہور

مقدمہ نمبر 17-06-16/235 تھانہ ہنجروال کوئی ملزم ہلاک نہ ہوا اس لئے جوڈیشل انکوائری نہ ہوئی، مقدمہ نمبر 17-05-29/547 تھانہ سندر ملزم نادر عباس اپنے ساتھیوں کی فائرنگ سے ہلاک ہوا اس لئے جوڈیشل انکوائری نہ ہوئی، مقدمہ نمبر 17-08-13/120 تھانہ سندر، جوڈیشل انکوائری کا تحرک کیا گیا ہے، مقدمہ نمبر 407/07.04.18 تھانہ سبزہ زار ملزمان کی فائرنگ سے راہ گیر عبدالمالک ہلاک ہوا اس لئے جوڈیشل انکوائری نہ ہوئی، مقدمہ نمبر 18-05-04/238 تھانہ مصطفیٰ ٹاؤن کوئی ملزم ہلاک نہ ہوا ہے اس لئے جوڈیشل انکوائری نہ ہوئی ہے، مقدمہ نمبر 746/19.06.18 تھانہ سبزہ زار ملزم زخمی ہوا تھا اس لئے جوڈیشل انکوائری نہ ہوئی ہے۔

(د) مہتمم پولیس سٹی ڈویژن آپریشن لاہور

1۔ تھانہ شادباغ: (2 کس ہلاک) 1۔ محمد علی 2۔ افتخار
2۔ تھانہ اسلام پورہ: (2 کس مفرور) 2 کس نامعلوم

مہتمم پولیس کینٹ ڈویژن لاہور

تعداد ہلاک ملزمان 14 کس، کوئی بھی ملزم زخمی حالت میں گرفتار نہ ہوا، تعداد مفرور ملزمان 16 کس نامعلوم۔

مہتمم پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور

مقدمہ نمبر 17/39 میں دو ملزمان ہلاک ہوئے۔ مقدمہ نمبر 17/601 میں تین ملزمان ہلاک ہوئے ۔ مقدمہ نمبر 18/539 میں دو ملزمان گرفتار ہوئے جن میں سے ایک زخمی ہوا۔ مقدمہ نمبر 18/1292 میں ایک ملزم ہلاک (ایک) گرفتار ہوا۔ مقدمہ نمبر 18/880 میں ایک ملزم ہلاک ہوا۔

مہتمم پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور

اس پولیس مقابلہ میں کوئی شخص ہلاک نہ ہوا تھا جبکہ ایک ملزم عدنان اپنے ہمراہی ملزمان کی فائرنگ سے زخمی ہو کر گرفتار ہوا تھا۔

مہتمم پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

مقدمہ نمبر 17/987 میں دو ملزم فرار ہوئے۔ مقدمہ نمبر 17/331 میں چار ڈاکو ہلاک ہوئے۔ مقدمہ نمبر 17/759 میں ایک ملزم گرفتار ہوا اور دو ملزم فرار ہوئے۔ مقدمہ نمبر 17/417 میں دو کس ملزم زخمی حالت میں گرفتار ہوئے۔ مقدمہ نمبر 17/54 میں ایک کس ملزم ہلاک ہوا اور ایک فرار ہوا۔

مہتمم پولیس صدر ڈویژن لاہور

تھانہ ہنجروال مقدمہ نمبر 17-03-16/235 میں پانچ کس فرار ہوئے جبکہ کانسٹیبل شوکت C/1485 زخمی ہوا تھانہ سندر مقدمہ نمبر 17-05-29/547 میں نادر عباس عرف لکھا ہلاک ہوا نازیہ بی بی دختر محمد حنیف گرفتار جبکہ مقدمہ نمبر 18-02-13/120 میں ایک کس وقار ہلاک ہوا ایک کس ریحان جمیل زخمی ہوا، تھانہ سبزہ زار میں مقدمہ نمبر 18-04-07/407 میں ایک کس محمد قاسم گرفتار ایک کس محمد جاوید فرار ہوا جبکہ مقدمہ نمبر 18-06-19/746 میں ایک کس گرفتار عدیل زخمی جبکہ ایک کس عابد علی گرفتار ہوا، تھانہ مصطفیٰ ٹاؤن مقدمہ نمبر-05-04/238 18 میں دو کس نامعلوم فرار۔

ضلع سرگودھا میں جھوٹی ایف آئی آر کے اندراج سے متعلقہ تفصیلات

463:سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ صدر ضلع سرگودھا میں 14۔دسمبر2018 کو Punjab prohibition of expressing matters on walls act 1995 کے تحت ایف آئی آر درج ہوئی اگر ہاں تو کن دفعات کے تحت درج ہوئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جو ایف آئی آر درج ہوئی ہے وہ جھوٹ کی بنیادوں پر درج کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس جھوٹ پر مبنی ایف آئی آر کو خارج کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) تحریر ہے کہ مورخہ 14.12.2018 کو تحریری درخواست ازان احسان اللہ ولد امیر رجب خان قوم پٹھان سکنہ مقام حیات سرگودہا بر خلاف حامد نواز ولد انصار حیدر قوم اعوان سکنہ چک 39 شمالی گزاری جس پر محمد ریاض ASI نے مقدمہ نمبر 557 مورخہ 14.12.2018 بجرم 2 وال چاکنگ ایکٹ 1995 تھانہ صدر درج رجسٹر کر کے تفتیش مقدمہ لیاقت علی ASI بھجوائی جس نے ملاحظہ موقع گواہان کے بیانات تحریر کئے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ دوران تفتیش حالات وواقعات جھوٹے پائے گئے۔

(ج) مقدمہ جھوٹا ثابت ہونے پر لیاقت علی ASI نے مورخہ 24.12.18 کو رپورٹ اخراج مرتب کی جس کی تصدیق محمد الیاس I/SHO نے کی۔ بعد ازاں مدعی مقدمہ احسان اللہ نے تفتیش تبدیلی کے لئے درخواست گزاری جو ڈسٹرکٹ سٹینڈنگ بورڈ کی میٹنگ مورخہ 30.1.2019 میں پیش کی گئی۔ سٹینڈنگ بورڈ کے ممبران نے تفتیش تبدیلی کے لئے مدعی کی درخواست recommend کی جس پر مقدمہ ہذا کی تفتیش بحوالہ حکم نمبری CMO/501/498 مورخہ 04-02-19 تبدیل ہو کر غلام

عباس DSP/SDPO بھلوال سرکل کے سپرد ہو چکی ہے جہاں پر تفتیش مقدمہ جاری ہے۔

لاہور شہر میں گاڑیوں اور
موٹر سائیکلوں کی بڑھتی ہوئی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

484: چودھری اشرف علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں ہر روز اوسطاً تین شہری کار اور پندرہ موٹر سائیکل سے محروم ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گیارہ ماہ میں لاہور شہر سے 6 ہزار 10 گاڑیاں و موٹر سائیکل چوری ہو گئیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو جنوری 2018 سے آج تک لاہور شہر میں کتنے موٹر سائیکل و کاریں چوری ہوئیں یا چھینی گئیں، کتنی برآمد ہوئیں اور کتنی شہریوں کے حوالے کی گئیں، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) ماہ جنوری 2018 سے آج تک مورخہ 06.03.2019 لاہور شہر میں کار چھیننے کے 16 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جبکہ ان درج شدہ مقدمات میں سے سات کاریں برآمد کر کے حوالے اصل مالکان ہوئیں جبکہ اسی عرصہ کے دوران پچھلے سالوں کی چھینی گئی بائیس کاریں برآمد ہوئیں علاوہ ازیں دیگر اضلاع کی چھ کاریں برآمد کر کے حوالے اصل مالکان ہوئیں ٹوٹل برآمد شدہ کاریں 35 ہیں۔

موٹر سائیکل چھیننے کے 482 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ان درج شدہ مقدمات میں سے 207 موٹر سائیکلز برآمد کر کے حوالے اصل مالکان ہوئیں جبکہ اسی عرصہ کے دوران پچھلے سالوں کی چھینی گئی 82 موٹر سائیکلز برآمد ہوئیں علاوہ ازیں دیگر ضلع کے مقدمات

کی دو موٹر سائیکلز بر آمد کر کے حوالے اصل مالکان ہوئیں۔ٹوٹل بر آمد شدہ سائیکلز 291ہیں۔دیگر وہیکل چھیننے کے 33مقدمات درج رجسٹر ہوئے ان درج شدہ مقدمات میں سے12 بر آمد کر کے حوالے اصل مالکان ہوئیں جبکہ اسی عرصہ کے دوران پچھلے سالوں کی چھینی گئی سات دیگر وہیکلز بر آمد ہوئیں علاوہ ازیں دیگر ضلع کی دو وہیکلز بر آمد کر کے حوالے اصل مالکان ہوئیں ٹوٹل بر آمد شدہ دیگر وہیکلز21ہیں۔

کار چوری کے 505 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں درج شدہ مقدمات میں سے 175 کاریں بر آمد کر کے حوالے اصل مالکان ہوئیں جبکہ اسی عرصہ کے دوران پچھلے سالوں کی چوری شدہ520 کاریں بر آمد ہوئیں علاوہ ازیں دیگر ضلع کی چوری شدہ155 کاریں بر آمد کر کے حوالے اصل مالکان ہوئیں۔ٹوٹل بر آمد شدہ کاریں850ہیں۔

موٹر سائیکل چوری کے 6844 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ان درج شدہ مقدمات میں سے 138 2موٹر سائیکلز بر آمد کر کے حوالے اصل مالکان ہوئیں جبکہ اسی عرصہ کے دوران پچھلے سالوں کی چوری شدہ1138 موٹر سائیکلز بر آمد کر کے حوالے اصل مالکان ہوئیں۔ٹوٹل بر آمد شدہ موٹر سائیکلز3276ہیں۔

دیگر وہیکل چوری کے 507 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ان درج شدہ مقدمات میں سے 150 دیگر وہیکلز بر آمد کر کے حوالے اصل مالکان ہوئیں جبکہ اسی عرصہ کے دوران پچھلے سالوں کی چوری شدہ 133 دیگر وہیکلز بر آمد کر کے حوالے اصل مالکان ہوئیں۔ ٹوٹل بر آمد شدہ ودیگر وہیکلز 283ہیں۔

گجرات میں تھانہ جات اور پولیس چوکیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

486:چودھری اشرف علی: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گجرات کی حدود میں کتنے تھانہ جات اور پولیس چوکیاں قائم کی گئی ہیں؟

(ب) گجرات میں امن عامہ کے لئے کون کون سی پولیس فورسز کام کر رہی ہیں؟

(ج) گجرات میں جرائم کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کی وجوہات کیاہیں اور ان پر قابو پانے میں کیا مشکلات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع گجرات کی حدود میں 23 تھانہ جات اور 25 پولیس چوکیاں قائم کی گئی ہیں، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گجرات میں امن عامہ کے لئے پنجاب پولیس، ایلیٹ فورس، سپیشل برانچ، CTD، ٹریفک پولیس اور پٹرولنگ پولیس کام کر رہی ہیں۔

(ج) ضلع گجرات کی کل آبادی تقریباً 28 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے جبکہ پولیس فورس کی تعداد -/4452 افسران وملازمین ہیں اس کے باوجود بہترین حکمت عملی کی وجہ سے ضلع گجرات کے کرائم میں پچھلے سالوں کی نسبت واضح کمی آئی ہے گجرات پولیس امن عامہ اور لاء اینڈ آرڈر کو مزید مؤثر بنانے کے لئے موجودہ وسائل میں مزید کوشاں ہے۔

ساہیوال ضلع اور تحصیل میں تھانہ جات وچوکیوں سے متعلقہ تفصیلات

509: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال تحصیل اور ضلع میں کتنے تھانہ جات وچوکیاں ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ تھانہ جات / چوکیاں اس ضلع کی علاقائی ضروریات کے مطابق کافی ہیں؟

(ج) بڑھتے ہوئے جرائم کے پیش نظر حکومت اس ضلع میں مزید تھانہ وجات وچوکیاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) ضلع ہذا حکومت کی پالیسی کے مطابق کتنے تھانہ جات میں انسپکٹرز اور کتنے تھانہ جات میں پالیسی کے برعکس سب انسپکٹرز تعینات ہیں، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ہ) ضلع کی پولیس کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں ان میں کتنی درست اور کتنی خراب / ناکارہ ہیں سال 17-2016 اور سال 18-2017 میں ان کے POL مرمت پر کتنے اخراجات آئے؟

(و) ضلع میں مزید کتنے افسران / نفری کی ضرورت ہے نیز کتنے تھانہ جات / چوکیاں کرایہ وقبضہ کی جگہ پر ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع ہذا میں اس وقت 17 تھانے اور چار چوکیاں ہیں۔

(ب) موجودہ آبادی کے لحاظ سے موجودہ تھانہ جات اور چوکیاں ناکافی ہیں۔ موجودہ آبادی کو مد نظر رکھتے ہوئے مزید تھانہ جات اور چوکیاں بنانے کی ضرورت ہے۔

(ج) بڑھتے ہوئے جرائم اور آبادی کو مد نظر رکھتے ہوئے مزید تھانہ جات اور چوکیوں کا قیام ضروری ہے۔

(د) اس وقت ضلع ہذا کے تھانہ جات میں 12 انسپکٹر تعینات ہیں۔
حکومت کی پالیسی کے برعکس کوئی بھی سب انسپکٹر تھانہ جات میں تعینات نہ ہے۔

(ہ)

کل گاڑیاں ضلع ہذا	=	126
کنڈم	=	12
آف روڈ	=	6
ورکنگ کنڈیشن	=	108

سال 17-2016 میں -/8865743 مرمت پر خرچ ہوئے۔
سال 18-2017 میں -/9526987 مرمت پر خرچ ہوئے۔
سال 17-2016 میں -/POL 86031611 پر خرچ ہوئے۔
سال 18-2017 میں -/POL 81755725 پر خرچ ہوئے۔

(و) ضلع ہذا میں ذیل نفری کم ہے:

DSP/Legal	=	02
Inspr: Legal	=	05
Inspector	=	03
SI:	=	09
ASI	=	11
Constable	=	44

ذیل تھانہ جات اور چوکیاں کرایہ پر ہیں

1۔ تھانہ کیر

2۔ تھانہ غلہ منڈی

3۔ تھانہ اوکانوالہ

1۔ چوکی گیمبر

2۔ چوکی کوٹ خادم علی شاہ

3۔ چوکی شریں

سی ٹی ڈی کے صوبہ میں اب تک کئے گئے آپریشنز سے متعلقہ تفصیلات

525: **محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سی ٹی ڈی نے اب تک صوبے بھر میں کتنے آپریشن کئے ہیں؟

(ب) ان آپریشن کے دوران کتنے افراد ہلاک ہوئے اور کتنے گرفتار کئے گئے؟

(ج) یہ آپریشنز کن بنیادوں پر کئے گئے اس کی تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) سی ٹی ڈی ملک دشمن عناصر اور دہشت گردوں کے خلاف اب تک 16963 انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز عمل میں لا چکی اور 81263 combined آپریشنز میں لوکل پولیس کی راہنمائی کر چکی ہے۔

(ب) دوران آپریشنز 179 افراد ہلاک ہوئے اور 24212 افراد کو گرفتار کیا گیا۔

(ج)

1. (Intelligence Based Operations) خفیہ معلومات کی بنیاد پر کئے گئے۔
2. کومبنگ آپریشنز assessment کی بنیاد پر کئے گئے۔

اوکاڑہ: پی پی۔189 میں تھانہ جات کی تعداد و نفری سے متعلقہ تفصیلات

538: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔189 اوکاڑہ میں تھانہ جات کے نام علاقہ وار بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایک تھانہ کی حدود میں کافی چکوک ہیں جن کی آبادی بہت زیادہ ہے اور تھانہ جات آبادی کے حساب سے ناکافی ہیں؟

(ج) مذکورہ تھانہ جات میں کتنی نفری موجود ہے نفری کی تعداد عہدہ وار بیان فرمائیں اور ہر تھانہ جات میں کتنی گاڑیاں ہیں؟

(د) مذکورہ تھانہ جات میں اشتہاریوں کی تعداد کتنی ہے نیز 2018 سے اب تک کتنے اشتہاری گرفتار کئے گئے اور کتنے گرفتار کرنے ابھی باقی ہیں جو گرفتار نہیں کئے گئے ان کے گرفتار نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس حلقہ کی آبادی کے تناسب سے تھانہ جات کی تعداد بڑھانے اور گرفتار نہ ہونے والے اشتہاریوں کے خلاف کریک ڈاؤن کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پی پی-189 کی حدود میں تین تھانہ جات (اے ڈویژن، بی ڈویژن اور صدر اوکاڑہ) ہیں۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ ایک تھانہ کی حدود میں کافی چکوک ہیں اور آبادی کے تناسب کے لحاظ سے تھانہ جات کی تعداد ناکافی ہے۔

(ج) تھانہ اے ڈویژن میں نفری کی کل تعداد 78 ہے جن میں ایک انسپکٹر، چار سب انسپکٹر، سات اسسٹنٹ سب انسپکٹر، دو ہیڈ کانسٹیبل، 63 کانسٹیبل اور ایک لیڈی کانسٹیبل تعینات ہیں۔ تھانہ بی ڈویژن میں کل نفری کی تعداد 55 ہے جن میں چار سب انسپکٹر، سات اسسٹنٹ سب انسپکٹر، پانچ ہیڈ کانسٹیبل، 37 کانسٹیبل اور دو لیڈی کانسٹیبل تعینات ہیں، تھانہ صدر اوکاڑہ میں کل نفری کی تعداد 85 ہے جن میں سے ایک انسپکٹر پانچ سب انسپکٹر، آٹھ اسسٹنٹ سب انسپکٹر، آٹھ ہیڈ کانسٹیبل، 61 کانسٹیبل اور دو لیڈی کانسٹیبل تعینات ہیں۔ ہر تھانہ میں دو عدد گاڑیاں ہیں جن میں ایک موبائل اور دوسری موبائل-II ہے۔

(د) ان تھانہ جات میں اشتہاریوں کی کل تعداد 1716 ہے جن میں سے 1185 اشتہاری گرفتار ہو چکے ہیں اور 531 اشتہاریوں کی گرفتاری تاحال بقایا ہے۔ بقایا اشتہاری روپوش ہیں اور اکثر سکونت ترک کر چکے ہیں مقامی پولیس ان اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے سرگرم عمل ہے اور تمام وسائل بروئے کار لا رہی ہے۔

(ہ) آبادی کے تناسب کے حساب سے تھانہ جات میں اضافہ حکومت پنجاب کی منظوری کے بعد کیا جاتا ہے۔ اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے مقامی پولیس ان کے مسکن ہائے پر ریڈ کر رہی ہے اور اس حوالہ سے ہفتہ وار میٹنگ بھی کی جاتی ہے۔

لاہور شہر میں جنوری 2019 سے فروری 2019 تک ڈکیتی کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

539: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شہر لاہور میں جنوری 2019 سے فروری 2019 تک کتنی ڈکیتی کی وارداتیں تھانوں میں رجسٹر ہوئیں؟

(ب) کتنی FIR رجسٹر ہونے کے بعد ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں؟

(ج) کتنی وارداتوں کا مال مسروقہ ڈکیتی واپس دلوایا جا چکا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) بروئے رپورٹ جملہ ڈویژنل SSP انوسٹی گیشن لاہور تحریر ہے کہ شہر لاہور میں جنوری 2019 سے فروری 2019 تک ڈکیتی کے کل سات مقدمات درج رجسٹر ہونا پائے گئے ہیں۔

(ب) مندرجہ بالا مقدمات میں کل 25 ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں۔

(ج) ان مقدمات میں ملزمان سے کل -/9520000 روپے برآمدگی ہو چکی ہے

لاہور میں پتنگ بازی کی روک تھام
کے سلسلہ میں حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

541: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پتنگ بازی پر پابندی کے حوالہ سے محکمہ کیا حکمت عملی اپنائے ہوئے ہے؟

(ب) لاہور شہر خصوصاً اور صوبہ بھر میں بالعموم پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے محکمہ کیا کارروائی کر رہا ہے؟

(ج) کیا محکمہ نے پتنگ بازی کے نقصانات سے آگاہی کے لئے کوئی compaign چلا رکھی ہے تو تفصیلات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور

بروئے رپورٹ جملہ SDPO/SHO صاحبان اقبال ٹاؤن ڈویژن میں پتنگ بازی پر پابندی کے قانون پر سختی سے عملدرآمد کیا جاتا ہے اور ایسی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور

پتنگ بازی پر پابندی کے حوالے سے پتنگ سازوں، پتنگ فروشوں اور پتنگ بازوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا جارہا ہے اس سلسلہ میں خصوصی ٹیمیں آؤٹ کی جاتی ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور

پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے تمام SDPOs اور SHOs کینٹ ڈویژن لاہور کو دوران میٹنگ ہدایات دی گئی ہیں کہ پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں جو شخص یا کوئی بچہ پتنگ بازی جیسے جان لیوا کھیل میں پایا جائے تو اس کے خلاف بلاامتیاز قانونی کارروائی کی جائے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

تمام وسائل کو بروئے کار لایا جارہا ہے اس معاملہ میں زیرو ٹالرنس پالیسی پر عمل پیرا ہیں جو بھی پتنگ بازی کرتا ہوا پایا گیا اس کے خلاف فوری طور پر قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور
پتنگ بازی پر پابندی کے حوالہ سے ہر ممکن عملدرآمد کروایا جارہا ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور
ڈویژن ہذا کے زیر انتظام تھانہ جات میں پتنگ بازی پر پابندی کے حوالے سے کڑی نگرانی کی جارہی ہے۔ڈویژن ہذا کے زیر انتظام تھانہ جات میں پتنگ بازی پر پابندی کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف رواں سال کے دوران 200 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں۔

(ب)　سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور
ڈویژن ہذا میں پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے تمام پولیس فیلڈ سٹاف کو بریف کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں weekend پر سپیشل ٹیمیں آؤٹ کی جاتی ہیں اور اونچی بلڈنگز پر OP ڈیوٹی لگائی جاتی ہے جو آس پاس کے علاقہ میں نظر رکھتے ہوئے پتنگ بازی کرنے والوں کی نشاندہی کرتے ہیں جس پر سپیشل ٹیم ریڈ کرکے قانونی کارروائی کرتی ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور
سال رواں میں پتنگ سازوں، پتنگ فروشوں اور پتنگ بازوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 144 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں اور ملزمان کو گرفتار کرکے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا ہے۔SDPO صاحبان کو پتنگ سازوں، پتنگ فروشوں اور پتنگ بازوں کے خلاف کریک ڈاؤن کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور
پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے ٹیمیں تشکیل دی جاتی ہیں جو شخص پتنگ بازی کرتا ہوا پایا جاتا ہے اس کے خلاف حسب ضابطہ قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور
رواں سال کے دوران 800 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔ تمام وسائل کو بروئے کار لایا جارہا ہے اس معاملہ میں زیرو ٹالرنس پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ جو بھی پتنگ بازی کرتا ہوا پایا گیا اس کے خلاف فوری طور پر قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور

رواں سال کے دوران ڈویژن ہذا کے زیر انتظام تھانہ جات میں پتنگ بازی پر پابندی کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف 548 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں گرفتار ملزمان کو حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا ہے اور ملزمان کے قبضہ سے بھاری مقدار میں پتنگیں اور ڈور برآمد کی گئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور

ڈویژن ہذا کے زیر انتظام تھانہ جات میں پتنگ بازی پر پابندی کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف رواں سال کے دوران 200 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں۔

(ج) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور

عوام الناس میں پتنگ بازی کے نقصانات سے آگاہی کے سلسلہ میں کیبل ٹی وی پر اشتہار چلائے جاتے ہیں۔ علاقے میں بینرز اور پوسٹر لگائے جاتے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور

پتنگ بازی کے نقصانات سے آگاہی کے لئے سوشل میڈیا، کیبل اور ٹی وی پر اشتہارات نشر کروائے جارہے ہیں۔ مساجد اور اجتماعات میں اعلانات کروائے جارہے ہیں شہریوں میں پمفلٹ اور بینر تقسیم کئے جارہے ہیں اہم مقامات، سڑکوں اور چوراہوں میں پمفلٹ اور بینر آویزاں کئے جارہے ہیں تعلیمی اداروں میں منعقدہ سیمینار میں بھی اس حوالے سے طلباء کو خصوصی طور پر بریف کیا جارہا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور

پتنگ بازی ایک جان لیوا کھیل ہے جس کی وجہ سے بہت سے لوگ زخمی بھی ہوئے اور جان سے بھی گئے پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے کہ یہ ایک جان لیوا کھیل ہے اپنے بچوں کو اس جان لیوا کھیل سے بچائیں۔ شہر کی مشہور جگہوں پر بینر لگے ہوئے ہیں اور اس سلسلے مساجد میں اعلانات بھی کروائے جاتے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے آگاہی مہم کی بابت مسجد ہائے میں اعلانات، مقامی کیبل پر اشتہار پمفلٹ وغیرہ تقسیم کئے گئے ہیں۔

سپر نٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور

پتنگ بازی کے نقصانات سے آگاہی کے لئے کیبل پر اشتہارات چلائے جاتے ہیں مساجد میں اعلانات کروائے جاتے ہیں اور سرکاری گاڑیوں پر انسداد پتنگ بازی کے بارہ میں فلیکس اور علاقہ میں بینر لگائے جاتے ہیں۔ مزید اس بارہ میں تمام SHO، SDPO صاحبان کو پتنگ بازی و پتنگ فروشی کے انسداد کے لئے اپنے تمام تر وسائل بروئے کار لانے کی ہدایت کی گئی ہے۔

سپر نٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور

پتنگ بازی کے نقصانات سے آگاہی کے لئے عوام والناس میں پمفلٹ تقسیم کروائے جارہے ہیں مارکیٹ ہائے میں بینر لگوائے جارہے ہیں اور ٹی وی کیبل پر اشتہارات چلوائے جارہے ہیں۔

چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں
بچوں کی کفالت و دیگر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

546: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 18-2017 کے دوران چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں کتنے بچے زیر کفالت رہے؟

(ب) چائلڈ پروٹیکشن بیورو نے ان بچوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کیں؟

(ج) کیا چائلڈ پروٹیکشن بھکاری بچوں کی بھی کفالت کرتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) 18-2017 کے دوران چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں اوسطاً 820 بچے زیر کفالت رہے۔

(ب) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نادار مفلس خاندانوں کے بچے جن کے پاس رہنے کے لئے چھت نہیں ہے اور والدین یا ان کے لواحقین انہیں پالنے کی استطاعت نہیں رکھتے بچوں کو PDNC Act کے تحت حفاظتی تحویل میں لیتا ہے گھروں سے بھاگے ہوئے گمشدہ، لاوارث یا ایسے بچے جن کے والدین یا لواحقین نہیں ملتے ان کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ میں رکھا جاتا ہے تاکہ وہ معاشرے کے کارآمد شہری بن سکیں۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی چائلڈ ہیلپ لائن 1121 مفلس اور مشکل حالات کا شکار بچوں کو قانون کے مطابق مدد فراہم کرتی ہے۔

نادار، مفلس خاندانوں کے بچے جن کے پاس رہنے کے لئے چھت نہیں ہے اور والدین یا ان کے لواحقین انہیں پالنے کی استطاعت نہیں رکھتے چائلڈ پروٹیکشن ویلفیئر بیورو ان بچوں کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ میں چائلڈ پروٹیکشن کورٹ کی ہدایت پر رکھتا ہے جہاں ان بچوں کی تعلیم وصحت کے ہمراہ جسمانی نشوونما کے لئے مناسب خوراک کا بندوبست ہے اور ان کو صحت مندانہ سرگرمیوں ملوث کیا جاتا ہے۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے انسٹیٹیوٹس میں مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں:

1. چائلڈ ہیلپ لائن 1121 چوبیس گھنٹے گھریلو تشدد اور جنسی استحصال اور مشکل حالات کا شکار بچوں کے تحفظ کے لئے سرگرم عمل ہے۔
2. چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے انسٹیٹیوٹس میں قیام پذیر بچوں کو مفت قانونی مشاورت دی جاتی ہے۔
3. انسٹیٹیوٹ میں رہائش پذیر بچوں کو مناسب خوراک، لباس اور علاج معالجے کی سہولت دی جاتی ہے۔
4. انسٹیٹیوٹ میں رہائش پذیر بچوں کے لئے رسمی تعلیم کے ساتھ ساتھ فنی تعلیم کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔

(ج) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیوروPunjab Destitute and Neglected Children Act 2004بچوں کا بھیک مانگنا خلاف قانون ہے کوئی فرد ادارہ یا گروہ بچوں سے بھیک منگواتا ہے تو اس کی کم از کم سزا تین سال قید اور 50 ہزار روپے جرمانہ ہے چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی ریسکیو ٹیموں کو سڑکوں، ہسپتالوں، مصروف چوراہوں، ریسکیو آپریشنز کرتی ہیں اور بھیک مانگنے والے بچوں کو اپنی حفاظتی تحویل میں لیتی ہیں اور قانونی چارہ جوئی کی جاتی ہے۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نادار، مفلس خاندانوں کے بچے جن کے پاس رہنے کے لئے چھت نہیں ہے اور والدین یا ان کے لواحقین انہیں پالنے کی استطاعت نہیں رکھتے بچوں کو PDNC Act کے تحت حفاظتی تحویل میں لیتا ہے گھروں سے بھاگے ہوئے گمشدہ لاوارث یا ایسے بچے جن کے والدین یا لواحقین نہیں ملتے ان کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ میں رکھا جاتا ہے تاکہ وہ معاشرے کے کارآمد شہری بن سکیں۔

ضلع گجرات میں مویشی چوری کے درج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

553:چودھری اشرف علی: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات کے تھانہ جات میں جنوری 2018 سے آج تک مویشی چوری کے کتنے مقدمات درج کئے گئے، تھانہ وار تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں درج ہونے والے مقدمات میں کتنی وارداتوں کا سراغ لگالیا گیا ہے اور کتنی وارداتوں کا سراغ لگانا ابھی باقی ہے؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں جن وارداتوں کا سراغ لگایا گیا ہے ان میں کتنے مویشی چوری ہوئے تھے اور کتنے مویشی برآمد کئے گئے؟

(د) کیا برآمد شدہ مویشی اصل مالکان تک پہنچا دیئے گئے۔ اگر ہاں تو کب، کن افسران کی موجودگی میں مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع گجرات کے تھانہ جات میں جنوری 2018 تا 14.06.2019 تک مویشی چوری کے کل 117 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں درج ہونے والے مقدمات میں 104 وارداتوں کا سراغ لگالیا گیا ہے جبکہ 13 مقدمات کا سراغ براری کی جارہی ہے۔ انشاء اللہ جلد از جلد ملوث ملزمان کو گرفتار کرکے مقدمات کو یکسو کیا جائے گا۔

(ج) مذکورہ عرصہ میں جن وارداتوں کا سراغ لگایا گیا ہے ان میں کل 261 مویشی چوری ہوئے اور ان میں سے 184 مویشی برآمد کئے جا چکے ہیں۔

(د) برآمد شدہ مویشی زیر نگرانی پولیس افسران اصل مالکان تک پہنچا دیئے گئے ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع پاکپتن میں تھانہ جات و چوکیوں کے قیام کے لئے سرکاری اراضی اور کرایہ کی عمارتوں سے متعلقہ تفصیلات

555: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع پاکپتن میں کتنے تھانہ جات / چوکیوں کی عمارات سرکاری اراضی میں واقع ہیں اور کتنے کرایہ جات کی عمارت پر ہیں اور کتنی عمارتیں زیر قبضہ پولیس ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان تھانہ جات / چوکیوں پر کون کون سے ایس ایچ او انچارج انوسٹی گیشن آفیسر تعینات ہیں ان کا عرصہ تعیناتی کیا ہے؟

(ج) ان تھانہ جات کا سال 18-2017 کا کرائم ریٹ کیا تھا اور سال 19-2018 کا کیا کرائم ریٹ ہے تھانہ وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں مزید برآں کرائم ریٹ میں تبدیلی کی کیا وجوہات ہیں تعینات عملہ کی کارکردگی کیا ہے مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع پاکپتن شریف میں 9 تھانہ جات محکمہ پولیس کی الاٹ شدہ اراضی میں واقع ہیں اور دو تھانوں اور تین چوکیوں کی عمارت کرایہ پر ہیں جبکہ تھانہ سٹی عارف والا، چوکی دربار بابا فرید چوکی لاری اڈا عارف والا، چوکی EB/50 اور چوکی رحم کوٹ سرکاری اراضی میں واقع ہیں اور زیر استعمال محکمہ پولیس ہیں۔

محکمہ پولیس کی الاٹ شدہ اراضی میں واقع تھانہ جات کی تفصیل:۔

1۔	تھانہ فرید نگر	2۔	تھانہ سٹی پاکپتن
3۔	تھانہ صدر پاکپتن	4۔	تھانہ چک بیدی
5۔	تھانہ ملکہ ہانس	6۔	تھانہ قبولہ شریف
7۔	تھانہ صدر عارف والا	8۔	تھانہ احمد یار
9۔	تھانہ قبولہ شریف		

جو کرایہ پر ہیں۔

1۔	تھانہ کلیانہ	2۔	تھانہ رنگ شاہ
3۔	چوکی ترکھنی	4۔	چوکی سکندر چوک
5۔	چوکی فرید کوٹ		

(ب) تھانہ جات / چوکیوں پر تعینات ایس ایچ او اور انچارج انوسٹی گیشن کی تفصیل تھانہ وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس سلسلہ میں عرض ہے کہ ضلع پاکپتن میں سال 18-2017 میں 6310 مقدمات درج رجسٹر ہوئے اور سال 19-2018 میں 5863 مقدمات درج رجسٹر ہوئے لہٰذا کرائم ریٹ کو کافی حد تک کنٹرول کیا گیا ہے اور تعینات عملہ کو اس بابت حتی المقدور کوشاں رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ تھانہ وار کرائم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سود کے غیر شرعی کاروبار
کے خاتمہ سے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

585: چودھری اشرف علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں سود کے غیر قانونی اور غیر شرعی کاروبار کو روکنے کے لئے The Punjab Prohibition of Private Money Lending Act 2007 اور The Punjab Usurious Loans Ordinance 1959 موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ قوانین کی موجودگی کے باوجود سود کا کاروبار عروج پر ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سود کے کاروبار کی وجہ سے غریب، غریب تر ہوتا جارہا ہے اور آخر میں لوگ حالات سے تنگ آکر خودکشی کرلیتے ہیں کیونکہ مجوزہ رقم ادا کر کے بھی وہ ایک غیر قانونی معاہدہ کی وجہ سے غلامی کی زندگی گزار رہے ہوتے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس غیر قانونی اور غیر شرعی کاروبار کو روکنے کے لئے کوئی ٹھوس منصوبہ بندی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں سود کے غیر قانونی اور غیر شرعی کاروبار کو روکنے کے لئے متذکرہ قانون موجود ہے۔

(ب) سال 2018 میں سود خوروں کے خلاف کل 175 مقدمات رجسٹر ہوئے جن میں صرف دو مقدمات زیر تفتیش ہیں جبکہ 39 مقدمات جھوٹے ہونے کی بناء پر خارج ہوئے۔124 مقدمات میں ملوث 209 ملزمان کو گرفتار کر کے چالان عدالت میں جمع کروائے جبکہ سال 2019 میں کل 29 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں سے دو خارج جبکہ پانچ چالان ہوئے۔بقیہ 22 مقدمات زیر تفتیش ہیں چالان شدہ مقدمات میں کل گیارہ ملزمان چالان عدالت ہوئے۔

(ج) سود نہ دے پانے کی وجہ سے خودکشی کا کوئی وقوعہ پنجاب میں نہ ہوا ہے۔

(د) صوبہ بھر میں سود خوروں کے خلاف مؤثر طریقے سے کارروائی جاری ہے، اس مکروہ کھیل کے تدارک کے لئے صوبہ بھر میں The Punjab Prohibition of Private Money Lending Act 2007 کے نام سے قانون نافذ العمل ہے۔ محکمہ پولیس کو جب بھی اس قسم کی شکایت موصول ہوتی ہے تو فوری طور پر مقدمہ درج کر کے ملوث ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: میاں شفیع محمد مجلس استحقاقات کی رپورٹس ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال 2019 کے بارے میں
مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں شفیع محمد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 1، 6، 8، 9، 10، 11، 12، 14 اور 15 بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 1، 6، 8، 9، 10، 11، 12، 14 اور 15 بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 1، 6، 8، 9، 10، 11، 12، 14 اور 15 بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

میاں شفیع محمد: جناب سپیکر! بہت شکریہ

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ محترمہ حنا پرویز بٹ کی تحریک استحقاق نمبر 16 ہے وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

لاہور پولیس کا معزز ممبر کو سنگین نتائج کی دھمکیاں دینا

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 21- اگست 2019 کو مسلم لیگ (ن) کے راہنماؤں کی احتساب عدالت میں پیشی کے لئے احتساب عدالت لاہور میں جگہ جگہ پر ناکے لگائے ہوئے تھے اور پولیس اہلکاروں نے ہمیں عدالت کے احاطہ میں جانے سے روکا، وہاں پر تعینات پولیس اہلکاروں نے بہت بدتمیزی کی، دھکے دیئے اور خاموشی سے کھڑے ہونے کو کہا۔

جناب سپیکر! میں نے اپنا تعارف کروایا کہ میں ایک ایم پی اے ہوں تو وہاں پر موجود پولیس اہلکاروں نے کہا کہ ہم کسی ایم پی اے کو نہیں جانتے۔ آپ ایم پی اے ہو تو کیا کریں؟

جناب سپیکر! عدالت کی کارروائی ختم ہونے کے بعد جب ہم باہر نکلے تو پارٹی ورکرز نعرے لگا رہے تھے، یکایک پولیس اہلکاروں نے تشدد کرنا شروع کر دیا، گھسیٹتے ہوئے لے گئے اور سب کو سنگین نتائج کی دھمکیاں دیتے رہے۔

جناب سپیکر! اس سارے واقعہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس بات کے شاہد ہیں کہ جب آپ پہلے سپیکر تھے اُس وقت بھی اور جب آپ وزیر اعلیٰ تھے اُس وقت بھی میں نے کبھی کسی ممبر کی طرف سے پیش کی جانے والی

تحریک استحقاق کو oppose نہیں کیا کیونکہ میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ اس ایوان میں موجود تمام ممبران کا استحقاق برابر ہے۔

جناب سپیکر! محترمہ حنا پرویز بٹ نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے اس میں انہوں نے specifically کسی کے متعلق نہیں لکھا۔ اب وہاں پر پولیس کے دو ہزار اہلکار تعینات ہوتے ہیں۔ اب دو ہزار اہلکاروں میں سے میں کس کے خلاف کارروائی کروں؟

جناب سپیکر! اگر محترمہ نے اپنی تحریک میں specifically کسی کے متعلق یہ لکھا ہوتا کہ اس نے بدتمیزی کی ہے تو اسے بُلا کر پوچھا جاسکتا تھا اور اس تحریک کو مجلس استحقاقات کے سپرد بھی کیا جاسکتا تھا لیکن اس میں specifically کسی کا ذکر نہیں ہے اس لئے میں عرض یہ کروں گا کہ محترمہ اجلاس کے بعد میرے پاس تشریف لائیں۔ اگر ان کے ذہن میں specifically کوئی نام ہے تو بتا دیں میں ان کو بُلا کر پوچھ لیتا ہوں اور ان کی تسلی بھی کروا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو یقین دہانی کرواتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے قطعی طور پر کوئی ایسی ہدایت نہیں ہے کہ کسی کے ساتھ بدتمیزی کی جائے۔ یہ ایک مبہم سی تحریک استحقاق ہے اس لئے میری استدعا ہو گی کہ اس تحریک استحقاق کو dispose of فرمایا جائے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! احتساب عدالت میں ہمارے راہنماؤں کی کل بھی پیشی ہے اور ہم لوگوں نے کل بھی جانا ہے۔ میں گزارش کروں گی کہ آپ ہدایت کر دیں کہ وہاں پر کسی ایم پی اے کے ساتھ misbehave نہ کیا جائے۔ میرے پاس specific نام بھی موجود ہے اور وہاں پر کیمرے لگے ہوئے ہیں اور پولیس کے اعلیٰ افسران کو معلوم ہوتا ہے کہ کون کون ڈیوٹی پر ہیں۔ وہاں پر سب ایم پی ایز کے ساتھ بہت زیادہ misbehave ہوتا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں بھی اسی حوالے سے گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے میں کل کے لئے آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔ ہمیشہ ہم بات کرتے رہے ہیں کہ اس ہاؤس کے اندر اعلیٰ روایات کو اپنایا جائے اور ہر ایک معزز ممبر کی بات کو یہاں پر سُنا جائے اور

اس پر عمل کیا جائے۔کل آپ اور وزیر قانون کی طرف سے جو gesture دکھایا گیا اس کو میں معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے بہت زیادہ appreciate کرتا ہوں۔

جناب سپیکر!ہم سب parliamentarians ہیں۔ہماری leadership اور ہمارے ساتھی گرفتار ہیں۔جس طرح آج خواجہ سعد رفیق اور خواجہ سلمان رفیق کی پیشی تھی۔کل محترمہ مریم نواز شریف اور جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے پیش ہونا ہے۔ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں وہاں پر جانا چاہئے۔جناب محمد بشارت راجا نے فرمایا ہے کہ وہاں پر پولیس کے بہت سے اہلکار ڈیوٹی دیتے ہیں لہٰذا آپ specifically کسی کا نام لیں۔

جناب سپیکر!میں یہ گزارش کروں گا کہ وہاں پر پولیس کا جو انچارج ہے اسے حکومت کی طرف سے یہ پیغام جانا چاہئے کہ یہ لوگ دہشت گرد نہیں ہیں،یہ لوگ ووٹ لے کر آئے ہوئے ہیں،منتخب نمائندے ہیں اور یہ پنجاب اسمبلی میں پنجاب کے عوام کی نمائندگی کرتے ہیں۔جب معزز ممبران کے ساتھ بدتمیزی کی جاتی ہے تو پھر عام لوگوں کے ساتھ پولیس کا کیسا برتاؤ ہوگا؟

جناب سپیکر!میں نے بھی اسی issue کے اُوپر ایک تحریک استحقاق دی ہوئی ہے کہ پولیس نے وہاں پر manhandle کیا۔وہاں پر معزز ممبران کے ساتھ بدتمیزی کی جاتی ہے اور انہیں روکا جاتا ہے۔جب لاہور کے اندر لاہور کی عدالتوں میں یہ سلوک ہو رہا ہے تو پھر پنجاب کے دُور اُفتادہ علاقوں میں پولیس کیا کر رہی ہوگی؟خدارا اس پولیس کلچر کو جو ہم نے بڑی مشکل سے ٹھیک کیا تھا دوبارہ خراب کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے اللہ اکبر،واہ واہ کی آوازیں آئیں)

جناب سپیکر: معزز ممبران خاموشی اختیار کریں۔

Order please. Order in the House.

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر!اگر انہوں نے اس طرح کرنا ہے تو پھر ہم بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان!آپ چھیڑا نہ کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اب آپ نے نکتہ طرح دے دیا ہے۔ دو دن پہلے ہائیڈ پارک لندن کے اندر جناب سلمان شہباز کو جنرل پرویز مشرف ملے تھے۔ جناب سلمان شہباز نے یہ کہا کہ

میں نے چلتے ہوئے کسی بزرگ کو دیکھا جسے وہیل چیئر پر لے کر جا رہے تھے۔ مجھے ایسے لگا کہ وہ جنرل پرویز مشرف ہیں چنانچہ میں ان کے پاس چلا گیا۔ میں جب ان کو ملا تو وہ رونا شروع ہو گئے اور انہوں نے وہاں پر بہت زیادہ معذرت کی۔ کہنے کا مطلب ہے کہ وقت اور حالات ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہتے۔ آج جن حوالاتوں یا جیلوں کے اوپر آپ پہرے لگا رہے ہیں کل وہیں پہرے آپ پر لگیں گے کیونکہ اب جیل جانے کا وقت آپ کا آ چکا ہے۔ آپ نے اس ملک کے اندر جو کرپشن کی ہے---

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! آپ کافی تفصیل سے بات کر چکے ہیں اب آپ تشریف رکھیں۔ سب سے پہلے میں محترمہ حنا پرویز بٹ کی تحریک استحقاق کو dispose of کرتا ہوں۔ جناب محمد بشارت راجا! یہ ہدایت جاری کریں کہ جہاں پر ہمارے معزز ایم پی اے صاحبان جائیں تو ان کے ساتھ زیادتی نہیں ہونی چاہئے۔ چودھری ظہیر الدین! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! اب صورتحال یہ ہو گئی ہے کہ سیاست کرنے کے لئے ہائیڈ پارک لندن کا رُخ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اگر جنرل پرویز مشرف نے وہیل چیئر پر پہنچ کر معذرت کر لی ہے تو آپ وہیل چیئر پر آئے بغیر ماڈل ٹاؤن کی معذرت کر لیں۔ ضروری نہیں ہے کہ معذرت کرنے کے لئے وہیل چیئر پر آنے کا انتظار کیا جائے۔

جناب سپیکر! ابھی کچھ دیر پہلے میرے ایک معزز ممبر نے بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ 2016 میں ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی تھی۔ اب پی ٹی آئی کی حکومت آئی ہے تو آپ بھی ہمارے ساتھ ہونے والی زیادتی کا ازالہ نہیں کر رہے۔ 2013 میں ہمارے ساتھ ایک ظلم ہوا تھا، ہم اتنے سال بول نہیں سکے لیکن کیا موجودہ حکومت بھی اس کا ازالہ نہیں کر سکتی؟ کل ہم نے حزب اختلاف کی بہت زیادہ سمع خراشی برداشت کی ہے لہٰذا اب وہ میری بات بھی تحمل سے سُن لیں۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے دور حکومت میں یہ شدید دباؤ میں رہے ہیں۔ کوئی معاملہ 15-2014 یا 2016 کا ہو ہم ان کو بالکل یہ یاد نہیں کرائیں گے کہ اُس وقت کے حکمرانوں کے خلاف بات کرنے کی آپ میں ہمت اور نہ ہی پہنچ تھی۔ رائیونڈ کی طرف جاتے ہوئے تو آپ کے پَر جلتے تھے۔ پچھلے دس سالوں میں آپ کے ساتھ جتنی زیادتیاں ہوئی ہیں انشاءاللہ تعالیٰ موجودہ حکومت ان کا ازالہ کرے گی۔ اس ہاؤس کے کسٹوڈین یعنی جناب پرویز الٰہی، جناب عثمان احمد خان بُزدار اور جناب عمران خان کے حکم سے آپ کے ساتھ ہونے والی ساری زیادتیوں کا ازالہ کیا جائے گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلی تحریک استحقاق جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ نے جو direction دی ہے اس پر حزب اختلاف کے سب ممبران آپ کے شکر گزار ہیں لیکن اس حوالے سے وزیر قانون کی طرف سے ہاؤس میں کوئی assurance آجانی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ جناب محمد بشارت راجا نے کہہ دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، جناب احمد شاہ کھگہ!

رورل ہیلتھ سنٹر D/93 نور پور پاکپتن
کے انچارج کا معزز ممبر کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو کہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 31- اگست 2019 بروز ہفتہ بوقت دن 00-11 بجے میرے حلقہ میں رورل ہیلتھ سنٹر D/93 نُور پور میں صحت کارڈ تقسیم کرنے کی تقریب تھی جہاں پر تقریباً 500 سے زائد افراد نے شرکت کرنا تھی۔

جناب سپکر!میں نے صبح 9:00 بجے RHC کے انچارج ڈاکٹر شیخ مجیب کے پاس اپنے پرسنل اسسٹنٹ کو بھیجا کہ اُن کی مشاورت سے ٹھنڈے پانی اور دیگر سہولیات کا خود مناسب انتظام کریں تاکہ پروگرام میں شرکت کرنے والوں کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ میرے پرسنل اسسٹنٹ نے ڈاکٹر موصوف سے کہا کہ ہمیں پلاسٹک کا پائپ دے دیں تاکہ ٹھنڈے پانی کا انتظام کیا جا سکے لیکن ڈاکٹر موصوف نے صاف انکار کر دیا اور سٹور کو تالا لگا دیا۔ میرے پرنسل اسسٹنٹ نے کہا کہ اس پروگرام کے مہمان خصوصی پارلیمانی سیکرٹری جناب احمد شاہ کھگہ ہیں لہٰذا آپ مہربانی کر کے ایسا نہ کریں۔

جناب سپیکر!ڈاکٹر موصوف نے سخت لہجے میں کہا کہ میں کسی ایم پی اے کو نہیں جانتا اور میرا آپ کے ایم پی اے سے کیا تعلق ہے؟ ڈاکٹر موصوف تضحیک آمیز الفاظ استعمال کر کے فوراً چلے گئے۔

جناب سپیکر!ڈاکٹر موصوف کا میری ذات کے حوالے سے بدتمیزی یا ہتک آمیز الفاظ استعمال کرنا تو میں برداشت کر سکتا ہوں لیکن اپنے حلقے کی عوام کی عزت اور اُن کے استحقاق پر میرا فرض بنتا ہے کہ میں پنجاب اسمبلی کے ایوان کے ذریعے اُن کی دادرسی کرواؤں۔

جناب سپیکر!ڈاکٹر موصوف کے روّیے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اس تحریک استحقاق کی مخالفت نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جناب احمد شاہ کھگہ کی اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی دو ماہ میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ جناب محمد ارشد کی تحریک التوائے کار نمبر 19/525 ہے وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

بہاولنگر کی ہاکڑہ برانچ نہر کی بحالی اور وارابندی ختم کرنے کا مطالبہ

جناب محمد ارشد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہاکڑہ برانچ نہر ضلع بہاولنگر کی بحالی rehabilitation کے لئے تقریباً 77 کروڑ روپے منظور ہوئے اور اس میں سے 20 کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ اس نہر ہاکڑہ برانچ کا منظور شُدہ پانی 3100 کیوسک ہے اور ہاکڑہ برانچ نے ہیڈ جھال والا سے 3100 کیوسک پانی لے کر down stream نہروں کو تقسیم کرنا ہوتا ہے۔ ہاکڑہ برانچ کی capacity کم ہونے کی وجہ سے یہ 2600 کیوسک پانی لیتی ہے جس کا نقصان یہ ہے کہ ہیڈ جھال والا سے آگے ہاکڑہ برانچ میں سے جتنی نہریں نکلتی ہیں 500 کیوسک جو ہاکڑہ برانچ پانی کم لیتی ہے وہ کمی ہاکڑہ برانچ سے نکلنے والی نہروں پر تقسیم کر دی جاتی ہے اور اس تقسیم کا نام وارابندی ہے جس کا کاشتکاروں کو نقصان ہے۔ اس وارابندی کو ختم کرنے کے لئے حکومت نے 77 کروڑ روپے منظور کئے ہیں اور کام شروع ہو چکا ہے تاکہ ہاکڑہ برانچ اپنا پورا 3100 کیوسک پانی لے اور اس میں سے نکلنے والی نہروں کی وارابندی ختم ہو سکے لیکن اب تک سابقہ تین ماہ سے لے کر تقریباً 20 کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ رقم خرچ ہونے کے بعد یہ حالت ہے کہ ہاکڑہ برانچ نے پہلے سے بھی کم پانی لینا شروع کر دیا ہے یعنی 2600 کی بجائے 2400 کیوسک پر آگئی ہے۔ حکومت ہماری ہاکڑہ برانچ کی rehabilitation سکیم پر پوری توجہ دے اور یہ 77 کروڑ روپے کی رقم خرچ ہونے کے بعد بھی اگر ہماری وارابندی ختم نہ ہوئی تو عوام و کاشتکار ہمیں اور حکومت کو معاف نہیں کریں گے اور علاقہ پھر 50 سال پیچھے چلا جائے گا کیونکہ جب سے پاکستان بنا ہے اس وقت سے لے کر اب تک ہر نمائندے نے حکومت سے وارابندی ختم کرنے کا مطالبہ کیا جواب پورا ہو رہا ہے اور رقم ملی ہے۔ اس سے وارابندی ختم ہو جائے گی اور کاشتکار خوشحال

ہو جائیں گے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں معزز ممبر جناب محمد ارشد کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک اہم issue کے حوالے سے تحریک التوائے کار پیش کی ہے۔ بد قسمتی سے canals کی maintenance or rehabilitation کبھی ہماری ترجیحات میں شامل نہیں رہی۔ ہمارے پورے نہری نظام کی maintenance کے لئے ہمیں سال میں تقریباً 6۔ارب روپے ملتے ہیں جبکہ لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کو کوڑا اُٹھانے کے لئے 15۔ارب روپے دیئے جاتے ہیں۔ پچھلی حکومتوں کی ترجیحات ایسی ہی رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میری نظر میں اس صوبے کا سب سے اہم محکمہ آبپاشی یعنی نہری نظام کا ہے جس سے ہماری زراعت چلتی ہے اور دیہی علاقوں کے اندر خوشحالی آتی ہے۔ یہ محکمہ کبھی بھی ہماری ترجیحات میں شامل نہیں رہا۔ جناب محمد راشد نے اپنی تحریک التوائے کار میں کہا ہے کہ ہاکڑہ برانچ نہر کی بحالی کے لئے 77 کروڑ روپے منظور ہو چکے ہیں جبکہ میری معلومات کے مطابق اس کے لئے 87 کروڑ روپے منظور ہوئے ہیں۔ اس کے اُوپر کام شروع ہو چکا ہے۔ اس کام کے لئے ٹھیکیدار کو 15 فیصد mobilization advance دیا گیا تھا اور اُس نے اب تک 4 کروڑ روپے کا کام کیا ہے۔

جناب سپیکر! جناب محمد ارشد نے بالکل صحیح کہا ہے کہ یہ نہر 3100 کیوسک کے لئے ہے لیکن rehabilitation کے کام پر توجہ نہیں دی گئی جس کی وجہ سے اس کی capacity کم ہوئی ہے۔ انشاءاللہ 2021 تک اس ہاکڑہ برانچ نہر کی rehabilitation کا کام مکمل ہو جائے گا، پھر یہ اپنی designed capacity کے مطابق پانی لے سکے گی اور وارابندی ختم ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میں اسی موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اس پورے ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ میرا ساتھ دیں کیونکہ ہمارے نہری نظام کے اندر ہی ہمارے ملک اور دیہی علاقوں کی خوشحالی کا راز پنہاں ہے۔ ہم اس نہری نظام کو صحیح طریقے سے چلائیں گے تو پھر ہی ہماری ایگریکلچر out put بڑھے گی اور ہمارے لوگوں کو باعزت روزگار ملے گا۔

جناب سپیکر! یہ پورا ایوان میرا ساتھ دے اور ہم اس نہری نظام کو وہ اہمیت دیں کہ جس کا یہ مستحق ہے۔ اگر ہم تاریخ اُٹھا کر دیکھیں تو اس نہری نظام کا سب سے امیر علاقہ ریاست بہاولپور ہوا کرتی تھی۔ نواب صاحب نے 1920 میں یہ نہریں بنوائی تھیں۔ جن غیر آباد علاقوں میں یہ نہریں بنائی گئیں وہاں پر خوشحالی آئی ہے۔ اسی طرح ہمارے Colony Districts میں انگریزوں نے نہریں بنوائی تھیں۔ فیصل آباد، سرگودھا، خانیوال اور اسی طرح کے دوسرے علاقوں کے اندر انہی نہروں کی وجہ سے خوشحالی آئی ہے۔ ہم انشاءاللہ تعالیٰ اس ایوان سے یہ آواز اُٹھائیں گے اور ہم سب اس پر متحد ہوں گے کہ نہری نظام کی دیکھ بھال کے لئے، اس کی maintenance کے لئے، اس کو بڑھانے کے لئے اور پرانے نہری نظام کی rehabilitation کے لئے ہمیں وسائل کا رُخ اس طرف موڑنا ہے۔ میں تو اس بات کو ہر جگہ اُٹھاتا ہوں اور اب مجھے اس معزز ایوان کی support کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ اس ایوان میں ایک دن نہری نظام پر سیر حاصل بحث کی جائے۔ اس کی کمیوں اور کوتاہیوں کو سامنے لایا جائے اور ایک لائحہ عمل اختیار کیا جائے اور منصوبہ بنایا جائے کہ ہم نے اس نہری نظام کو کس طرح rehabilitate کرنا ہے اور پھر اس پر عملدرآمد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد! آپ نے اپنی تحریک التوائے کار کے حوالے سے مزید کوئی بات کرنی ہے؟

جناب محمد ارشد: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کے جواب سے اس لئے اتفاق نہیں کرتا کہ ان کے پاس current knowledge نہیں ہے۔ ان کے پاس لکھا ہوا جو جواب آیا ہے وہ ہے جبکہ موجودہ صورتحال اور ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پچھلے اجلاس میں پوائنٹ آف آرڈر پر اسی نہر کے متعلق بات کی تھی کہ یہ نہر 3100 کیوسک پانی کی بجائے 2600 کیوسک پانی لے رہی ہے۔ اس پر 20 کروڑ روپیہ خرچ ہونے کے بعد بھی 2600 کیوسک پانی ہے جبکہ اتنا خرچہ ہونے کے بعد اس کا پانی 2800، 2900 تک جانا چاہیے تھا۔

جناب سپیکر! آپ نے میری یہ تحریک التوائے کار منظور کی ہے اس پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ ہماری نسلوں کا معاملہ ہے یہ میرے اکیلے کا معاملہ نہیں ہے یہ تمام سیاسی پارٹیوں کے ایم پی ایز / ایم این ایز کا معاملہ ہے اور اس معاملے میں ہم سب اکٹھے ہیں۔ یہاں پر جناب اعجاز الحق نے بھی point scoring کی بات کی، ڈاکٹر صاحب نے بھی، میں نے بھی کی اور لوگوں نے بھی point scoring کی بات کی لیکن یہ point scoring کی بات نہیں ہے بلکہ یہ بات ہماری روزی کی ہے، یہ بات ہمارے بچوں کی پڑھائی کی ہے، یہ بات ہماری بچیوں کی شادیوں کی ہے اور یہ پورے ضلع کا معاملہ ہے۔ ہمارے تمام سابقہ نمائندگان کی مہربانی، میاں محمد شہباز شریف کی مہربانی اور ہمارے متعلقہ وزیر صاحب کی خاص مہربانی سے 77 کروڑ روپیہ کی sanction ہوئی ہے تو 20/22 کروڑ روپیہ خرچ ہو کر اس نہر کی capacity بڑھنی چاہئے تھی یا کم ہونی چاہئے تھی ہمارے لئے یہی مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے اس معاملے کو serious لیا جائے اور اس مسئلے کو عام بحث میں لایا جائے۔ میری گزارش ہے کہ اس کے لئے ایک دن مقرر کر کے اس مسئلے کو زیر بحث لایا جائے کیونکہ ہمارے ضلع کی کپاس کی whiteness پوری دنیا میں مشہور ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات آگئی ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں نے تو اس تحریک التوائے کار کو oppose ہی نہیں کیا۔ تحریک التوائے کار میں یہ ہوتا ہے کہ اس پر بحث کرنی ہے یا نہیں کرنی میں تو پہلے کہہ رہا ہوں کہ اس پر بحث کرنی ہے تو معزز ممبر اس بات کو آگے کیوں لے کر چل رہے ہیں؟ آپ اس تحریک التوائے کار پر بحث کرنے کے لئے ایک دن مقرر کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ جیسے وزیر موصوف اس تحریک کو oppose بھی نہیں کر رہے تو اس کا natural outcome یہ ہوتا ہے کہ اس پر دو گھنٹے بحث کی جاتی ہے چونکہ آج وقت کم ہے آپ اس تحریک کو accept فرما کر کوئی دن رکھ کر اس پر بحث کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک accept ہو گئی ہے تو اس پر ایک گھنٹے کی بحث رکھ لیتے ہیں اس پر جناب محمد ارشد بھی بات کر لیں گے، چودھری مظہر اقبال بھی اس پر بات کر لیں گے اور وزیر موصوف اُس کا جواب دیں گے اور اُس پر کوئی لائحہ عمل لے کر آئیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 613 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کی ہے لیکن جناب مناظر حسین رانجھا یہ تحریک پیش کریں گے۔

پنجاب میں قائم چائلڈ پروٹیکشن بیورو عقوبت خانوں میں تبدیل

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" کی اشاعت مورخہ 5۔ ستمبر 2019 کی خبر کے مطابق پنجاب کے آٹھ اضلاع میں قائم چائلڈ پروٹیکشن بیورو عقوبت خانوں کا منظر پیش کرنے لگے۔ رہائش پذیر بچوں پر بدترین تشدد کا انکشاف ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے کئی بچے بھاگنے پر مجبور ہو گئے، بیوروز میں رہائش پذیر بچوں سے مشقت بھی لی جاتی ہے جبکہ بچوں کی تعداد کے حوالے سے بھی تضاد سامنے آیا ہے۔ لاہور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، راولپنڈی، فیصل آباد، ملتان، بہاولپور اور رحیم یار خان میں کئی کنال رقبے اور کروڑوں روپے کی لاگت سے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کی عمارتیں تعمیر کی گئی ہیں لیکن ان میں بچوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے اور جو بچے رہائش پذیر ہیں وہ بھی انتہائی کسمپرسی کی حالت میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ رحیم یار خان اور بہاولپور میں واقع چائلڈ پروٹیکشن بیوروز میں رہائش رکھنے والے بچوں کی دل دہلا دینے والی ویڈیوز سامنے آئی ہیں جس میں بچوں کا کہنا ہے کہ انہیں پیٹ بھر کر کھانا نہیں دیا جاتا بلکہ کھانا مانگنے اور غلطی کرنے پر بیلٹوں سے بدترین تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور اسی وجہ سے کئی بچے وہاں سے فرار بھی ہو چکے ہیں۔ بہاولپور چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں رہائش پذیر بچوں کے خارش سمیت دیگر امراض میں بھی مبتلا ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ بچوں نے بتایا کہ ان سے کچن اور صفائی ستھرائی کا کام بھی لیا جاتا ہے۔ ذرائع کے مطابق چائلڈ پروٹیکشن بیوروز میں رہائش پذیر بچوں کے اخراجات کی مد میں لاکھوں روپے کے اخراجات ظاہر کئے جاتے ہیں لیکن ان چائلڈ پروٹیکشن بیوروز میں رہائش پذیر بچوں کی تعداد میں بھی تضاد سامنے آیا ہے۔ رحیم یار خان بیورو میں رہائش پذیر دو بچوں کو موٹر سائیکل ورکشاپ اور

ٹیلرنگ کے کام پر بھی بھجوائے جانے کا انکشاف ہوا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! I oppose it. میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ خبر میری نظر سے بھی گزری تھی اور کل جب ہم اس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے briefing لے رہے تھے تو میں نے اس concern کا اظہار کیا تھا جس concern کا معزز ممبر نے اظہار کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری یہ نہ صرف قانونی بلکہ اخلاقی ذمہ داری بھی ہے کہ جو بچے چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں ہیں اُن کو سہولیات فراہم کی جائیں اور اگر اُن کے ساتھ کوئی زیادتی ہو رہی ہے تو اُس کا ازالہ بھی کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر بھی اس کو prove کرنا چاہ رہا تھا تو میری استدعا ہو گی کہ اس پر کمیٹی بنالی جائے، معزز محرک کو بھی اُس کمیٹی میں شامل کر لیا جائے تو انشاء اللہ ان تمام معاملات کو دیکھ کر نہ صرف چائلڈ پروٹیکشن بیورو، رحیم یار خان یا لاہور بلکہ تمام چائلڈ پروٹیکشن بیوروز سے متعلق ہم ایک comprehensive report جناب کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جیسے وزیر قانون و پارلیمانی امور نے بھی کہا ہے اور میرے خیال میں بھی اس کی کمیٹی بنانی ضروری ہے کہ اتنا بڑا اور اتنا اچھا ادارہ بربادی کی طرف جا رہا ہے اور اس حوالے سے بہت ساری شکایات بھی آئی ہیں۔ اس معزز ہاؤس سے سپیشل کمیٹی بنا دیتے ہیں اُس کمیٹی میں حزب اختلاف کی طرف سے تحریک کے محرک جناب مناظر حسین رانجھا اور محترمہ رابعہ نسیم فاروقی ممبر ہوں گی اور باقی معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے ہوں گے تو یہ تحریک التوائے کار dispose of ہوئی۔

پوائنٹ آف آرڈر

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف کے پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا مطالبہ

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! محترم رانا محمد اقبال خان بھی یہی بات کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں کہ کل یہاں پر آپ نے قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز کے پروڈکشن آرڈرز کے حوالے سے مہربانی کی اور حکومت نے assurance دی تھی کہ حکومتی بنچز کو اعتماد میں لے کر ہاؤس کو apprise کریں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر! حزب اختلاف کے تمام ممبران کا متفقہ فیصلہ ہے کہ جب تک آپ کی طرف سے پروڈکشن آرڈرز کے حوالے کوئی چیز سامنے نہیں آتی ہم اُس کے اوپر روزانہ احتجاج کریں گے کیونکہ حزب اختلاف کی آواز کو دبانے کی یہ کوشش کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر! ہمارا مؤقف ہے کہ جب تک قائد حزب اختلاف یہاں پر موجود نہیں ہوں گے اور ہم نے کل بھی بات کی تھی کہ ہم کسی معزز ممبر کے پروڈکشن آرڈرز کی بات نہیں کر رہے خواجہ سلمان رفیق کا بھی پروڈکشن آرڈرز کے حوالے سے اُتنا ہی right ہے، جناب محمد سبطین خان کا بھی اُتنا ہی right ہے لیکن چونکہ جناب محمد حمزہ شہباز شریف حزب اختلاف کو represent کرتے ہیں آپ نے خود جو قانون پاس کیا ہے اُس کے مطابق ہم یہ سمجھتے کہ اس ہاؤس کو جناب محمد حمزہ شہباز شریف کے پروڈکشن آرڈرز کے حوالے سے فوری طور پر فیصلہ کرنا چاہئے کیونکہ یہ کسی فرد کی بات نہیں ہے یہ قائد حزب اختلاف کی بات ہے۔ یہ ایک precedent set ہونا ہے جو آئندہ بھی لاگو ہوتا رہے گا۔

جناب سپیکر! میری اس پر آپ سے گزارش ہے کہ آپ وزیر قانون سے اس پر ہونے والی ڈویلپمنٹ کے بارے میں پوچھ کر kindly ہمیں apprise کریں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: آپ سے یہ بات ہوئی تھی لیکن اس پر میں نے یہی کہا تھا کہ آپ کچھ وقت بھی دیں۔ آپ تھوڑا وقت دیں۔ آپ کو جناب محمد بشارت راجا نے بھی کہا تھا کہ ہمیں تھوڑا وقت دیں۔ اس پر کوشش ہو رہی ہے انشاء اللہ اس میں اللہ بہتر کرے گا۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! آپ Custodian of the House ہیں۔ آپ نے ہی آرڈر کرنے ہیں۔ آپ مہربانی فرمائیں ورنہ ہمارے لئے مشکلات ہوں گی اور ہم ہاؤس میں نہیں آئیں گے تو پھر آپ کو بھی بُرا محسوس ہو گا۔

جناب سپیکر: رانا محمد اقبال خان! آپ کا بڑا احترام ہے۔ آپ قابل احترام سابقہ سپیکر ہیں۔ جی، جناب محمد بشارت راجا!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس حوالے سے آپ کے ساتھ بیٹھ کر بات ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: اس میں تھوڑا سا وقت دیں۔ جناب محمد بشارت راجا اور ہم مل کر کر رہے ہیں اور باقی لوگوں سے بھی بات ہو رہی ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! بڑی معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ ان کے پاس ویسے ہی وقت تھوڑا رہ گیا ہے اس لئے جلد ہی فیصلہ کر لیں تو ان کے لئے اچھا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، رانا مشہود احمد خان اپنی بات جاری رکھیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین ہمارا احتجاج اس اسمبلی کی writ منوانے کے لئے ہے اور جب تک ہمارا احتجاج ریکارڈ نہیں ہو گا۔ آج تک لیڈر آف اپوزیشن کے پروڈکشن آرڈر جاری نہیں کئے گئے اور انہیں یہاں پر آنے سے روکا جا رہا ہے۔ ہم آج احتجاجاً اس پر یہاں سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے، گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو،
ڈونکی راجا کی سرکار نہیں چلے گی نہیں چلے گی اور واٹس ایپ
کے ضابطے ہم نہیں مانتے کی نعرے بازی کی گئی)

کورم کی نشاندہی

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب چیئرمین: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مسودہ قانون

(متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک)

مسودہ قانون ممانعت شیشہ سموکنگ،

کرسٹل آئس کی فروخت اور استعمال پنجاب 2019

MS SEEMABIA TAHIR: Mr Chairman! Thank You. I move:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Prohibition of Sheesha Smoking, Use and Sale of the Crystal ice Bill 2019."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Prohibition of Sheesha Smoking, Use and Sale of the Crystal ice Bill 2019."

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! اس بل کے حوالے سے میری یہ گزارش ہے کہ میری محترمہ سے بات ہو چکی ہے کہ یہ بل تھوڑا سا conflicting ہے کیونکہ Punjab Prohibition of Sheesha Smoking ایک علیحدہ چیز ہے اس کی حد تک تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن Use and Sale of the Crystal Ice Bill اس پر مجھے یہ اعتراض ہے کہ یہ چیز already Anti-Narcotics Act میں covered ہے so میں نے محترمہ سے یہ request کی ہے اس چیز کو بل میں سے delete کر دیا جائے تو Sheesha Smoking پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لہٰذا محترمہ اس بل میں ترمیم کر کے لے آئیں تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ revise notice لے آئیں۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب چیئرمین! جی، ٹھیک ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

پی ایس ایف راولپنڈی کے نائب صدر کے قاتلوں کو گرفتار کرنے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! کل گلاس فیکٹری چوک، نزد سلطان کھوہ، راولپنڈی میں ہمارے پی ایس ایف کے نائب صدر راولپنڈی ڈویژن کو قتل کیا گیا ہے اس قتل کے ملزمان بھی نامزد ہیں لیکن ابھی تک کوئی ملزم بھی گرفتار نہیں ہو سکا۔ سیاسی کارکنوں کا قتل بھی ایک روایت ہی بنتی جا رہی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ پی ایس ایف کے نوجوانوں کو ماں باپ اس لئے باہر بھیجتے ہیں کہ

جائیں اور وہ بے چارے سڑکوں پر قتل ہو جائیں۔ یہ نماز مغرب کے بعد مسجد سے نکل کر گھر کی جانب جارہا تھا کہ چار مسلح افراد نے اس پر فائرنگ کی جس کے نتیجے میں وہ موقع پر ہی جاں بحق ہو گیا۔ کل سے اب تک اس بارے میں کوئی progress ہے اور نہ ہی کوئی ملزم گرفتار ہوا ہے لہٰذا اس پر پاکستان پیپلز پارٹی شدید احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ فی الفور ملزمان گرفتار کئے جائیں۔ ہم نے اس حوالے سے توجہ دلاؤ نوٹس بھی دیا ہے اور اس کا جواب بھی وزیر قانون منگوائیں کیونکہ یہ بڑی زیادتی کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! سید حسن مرتضیٰ نے درست فرمایا ہے کہ کل یہ واقعہ رونما ہوا ہے۔ کل شام CPO راولپنڈی سے میری بات ہوئی تھی اور انہیں ہدایت کی تھی کہ اس سلسلے میں فوری طور پر گرفتاریاں عمل میں لائی جائیں۔ اب تک کافی وقت گزر چکا ہے تو میں یہاں سے فارغ ہو کر چیک کر لیتا ہوں کہ اس دوران کیا progress ہوئی ہے لیکن میں معزز ممبر کو assure کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ملزمان کو گرفتار کر کے فوری طور پر چالان عدالت میں submit کیا جائے گا۔ جب تک گرفتاریاں نہیں ہوتیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ملزمان کو گرفتار کروانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ آپ تھوڑی سی مہلت دے دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو ہم result دیں گے۔ شکریہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میں گزارش کروں گا کہ کل تک CPO سے رپورٹ منگوا لیں۔ پولیس کے لئے ملزم گرفتار کرنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ سابقہ ایم پی اے اشتیاق مرزا کا یہ بھتیجا ہے اور وہ اتنی unknown فیملی نہیں ہے۔ جب پولیس گرفتار کرنے پر آتی ہے تو لوگوں کے مال ڈنگر تک پکڑ کر لے آتی ہے۔ یہ CPO کو حکم دیں کہ کل تک وہ رپورٹ بھی پیش کریں اور ملزم بھی گرفتار کریں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! آپ کل اس کو take up کریں تو میں انشاء اللہ تعالیٰ کل باقاعدہ ایوان میں اس کی رپورٹ دوں گا کہ اس وقت تک کیا کارروائی ہوئی ہے۔ شکریہ

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، آپ اپنا مسئلہ بول دیں۔

جعلی زرعی ادویات کی وجہ سے راجن پور میں کپاس کی فصل پر سفید مکھی کا حملہ

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئر مین! میرے ضلع میں ایک سفید مکھی کی صورت میں آفت آئی ہوئی ہے جس پر میں اس معزز ایوان کے سامنے یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ زرعی ادویات انتہائی ناقص ہیں اور اس حوالے سے مافیاز کام کر رہے ہیں۔ ڈسٹرکٹ راجن پور کی پوری کاٹن کی فصل تباہ ہو چکی ہے۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کروانا چاہتی ہوں کہ زراعت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے لیکن مافیاز نے اسے تباہ و برباد کر دیا ہے لہٰذا کسانوں کے لئے فنڈز مہیا کئے جائیں کیونکہ ناقص بیج اور ناقص زرعی ادویات مل رہی ہیں جبکہ ڈیزل بھی مہنگا ہو گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ راجن پور کی 80 فیصد فصل تباہ ہو گئی ہے۔

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ نے سفید مکھی پر point raise کیا ہے جس پر منسٹر زراعت جواب دے دیتے ہیں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب چیئر مین! یہ بات بالکل صحیح ہے کہ جس دن سے کاٹن کی sowing ہوئی ہے یہ آج تک چلی آ رہی ہے۔ ہمارے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ نے بڑی محنت کی ہے لیکن climate change یعنی حبس کی وجہ سے سفید مکھی کی پرورش بھی زیادہ ہے اور اس کا حملہ بھی زیادہ ہے۔ سفید مکھی کا issue آج کا نہیں بلکہ تقریباً پچھلے آٹھ دس سال سے چلا آ رہا ہے اور اس پر جو ادویات استعمال ہو رہی ہیں اُن کی resistance کم ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مہربانی کرے کیونکہ جس طرح موسم چل رہا ہے یہ ہماری کاٹن کے لئے مفید نہیں ہے۔ ہم اس کے لئے future planning پر ریسرچ کر رہے ہیں کہ ہم ایسے بیج introduce کریں جو white fly

resistance ہوں۔انشاء اللہ تعالیٰ وقت کے ساتھ اس کو مزید بہتر کیا جائے گا۔جہاں تک ادویات کی بات کر رہے ہیں تو میں ہاؤس میں یہ گارنٹی سے کہتا ہوں کہ جب سے ہماری گورنمنٹ آئی ہے تو ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کبھی رعایت دی گئی ہے اور نہ ہی ہم کسی کو رعایت دیں گے۔

جناب چیئرمین!میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ ملتان میں ساڑھے پانچ کروڑ روپے کی جعلی ادویات پکڑی ہیں جس پر ایف آئی آر درج کی گئی اور اُن ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین!میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ میں بیٹھ کر جو اپنے چھوٹے کسانوں کے لئے مخلص نہیں ہیں یا اُن کسانوں کا دھیان نہیں رکھتے اور خاص طور پر ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ میں کوئی بھی لاپروائی کرے تو میں وہ ذمہ داری قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔ہم انشاء اللہ اس گورنمنٹ میں کسانوں کے ساتھ کسی قسم کی دھوکا دہی نہیں ہونے دیں گے اور پوری کوشش کریں گے کہ جعلی ادویات آئیں، جعلی کھاد آئے اور نہ ہی مارکیٹ میں جعلی بیج آئیں۔شکریہ

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب چیئرمین: محترمہ مسرت جمشید توسیع کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔جی، محترمہ!اپنی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون سزادہی پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ مسرت جمشید: جناب چیئرمین!میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"The Punjab Sentencing Bill 2019. (Bill No. 21 of 2019)
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Sentencing Bill 2019. (Bill No. 21 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Sentencing Bill 2019. (Bill No. 21 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سید حسن مرتضٰی: جناب چیئرمین! بڑی اہم بات ہو رہی تھی جو ایگریکلچر سے ریٹائرڈ تھی۔ ہماری روزی روٹی کا مسئلہ ہے اور آپ نے اُس پر کہہ دیا ہے کہ وہ اہم مسئلہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب نے بڑی detail سے جواب دیا ہے۔

سید حسن مرتضٰی: جناب چیئرمین! اُن کا جواب detail سے ہے لیکن وہ کارروائی تو کریں کیونکہ ایک ہی دن میں فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔

جناب چیئرمین: میں خود کپاس کا کاشتکار ہوں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب چیئرمین! میں آپ کو کب کہہ رہا ہوں کہ آپ کاشتکار نہیں ہیں۔ آپ یقیناً کاشتکار ہیں لیکن آپ کو درد بھی رکھنا چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل درد ہے لیکن انہوں نے detail سے بتا دیا ہے۔

سید حسن مرتضٰی: جناب چیئرمین! تفصیل سے بتانا نہیں بلکہ کارروائی کرنا مقصد ہے۔

جناب چیئرمین: جی، یہی کارروائی ہے کہ انہوں نے پانچ کروڑ روپے کی جعلی دوائی پکڑی ہے۔

سید حسن مرتضٰی: چلو، تسیں ٹھیک او جی۔

مسودات قانون

(متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک)

(۔۔۔جاری)

MR CHAIRMAN: Ms Mussarat Jamshed may move the motion for leave of the Assembly.

مسودہ قانون (ترمیم) کریمینل لاء پنجاب 2019

MS MUSSARAT JAMSHED: Mr Chairman! I move:

> That leave be granted to introduce the Punjab Criminal Law (Amendment) Bill 2019.

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

> That leave be granted to introduce the Punjab Criminal Law (Amendment) Bill 2019.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ اس میں تھوڑا سا ابہام ہے کیونکہ Federal Laws کے ساتھ یہ conflict ہے۔

جناب چیئرمین! میں نے محترمہ سے بات کی ہے لہٰذا اس کو pending فرمالیں کیونکہ اس میں ترمیم ہونے والی ہے۔ اگر اس میں نظر ثانی کر کے یہ لے آئیں گی تو اس کو انشاءاللہ take up کر لیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، اس کو pending کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جناب شہباز احمد! آپ تو پارلیمانی سیکرٹری ہیں، یہ بزنس مکمل ہونے دیں۔

Ms Shamim Aftab may move the motion for leave of the Assembly.

مسودہ قانون ممانعت پولی تھین بیگ
کی تیاری، فروخت، استعمال اور درآمد پنجاب 2019

MS SHAMIM AFTAB: Mr Chairman! I move:

> That leave be granted to introduce the Punjab Restriction on Manufacture, Sale, Use and Import of Polythene Bags Bill 2019.

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

> That leave be granted to introduce the Punjab Restriction on Manufacture, Sale, Use and Import of Polythene Bags Bill 2019.

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ اس سلسلے میں یہ duplication ہو جائے گی کیونکہ

> The Punjab Prohibition on Manufacture, Sale, Use and Import of Polythene Bags (black or any other Polythene Bag below fifteen micron thickness) Ordinance, 2002

پہلے ہی exist کرتا ہے اس لئے میں محترمہ سے یہ گزارش کروں گا کہ چونکہ یہ قانون already exist کر رہا ہے لہٰذا اس میں نیا قانون لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر وہ مزید قانون سازی لے کر آئیں گی تو ہم welcome کریں گے۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! میں اس کو withdraw کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ شمیم آفتاب نے اس کو withdraw کر لیا ہے۔

Ms Sadia Sohail Rana may move the motion for leave of the Assembly.

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں پنجاب 2019

MS SADIA SOHAIL RANA: Mr Chairman! I move:

"That leave be granted to introduce the Punjab Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2019."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2019."

جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! چونکہ وزیر ٹرانسپورٹ اس وقت تشریف فرما نہیں ہیں تو میری استدعا ہو گی کہ اس بل کو ان کی موجودگی تک pending فرما لیں۔

جناب چیئرمین: چونکہ متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں اس لئے اس بل کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اگر مجھے اس حوالے سے دو منٹ بات کرنے کا موقع دیا جائے تو میں اپنی وضاحت کر دوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہ ترمیم گونگے بہرے لوگوں کو ڈرائیونگ لائسنس جاری کرنے کے حوالے سے ہے جو کہ پوری دنیا میں سوائے پاکستان کے ایسے لوگوں کو لائسنس دیا جاتا ہے۔ سندھ حکومت بھی یہ کرنے جا رہی ہے تو میں چاہتی ہوں کہ پنجاب حکومت اس میں initiative لے اور یہ کام کرے۔ میرے اپنے گھر میں پانچ گونگے بہرے لوگ موجود ہیں جبکہ اس بل کے پیچھے 50 ہزار گونگے بہرے لوگ کھڑے ہیں جو کہ پنجاب اسمبلی کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ ایک تاریخی کام ہو جائے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ متعلقہ وزیر آئیں گے تو انشاءاللہ جواب دیں گے۔

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب چیئرمین: اب ہم مورخہ 23- اپریل 2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء قرارداد محترمہ شاہدہ احمد کی ہے جو کہ پیش ہو چکی ہے جس پر وزیر ٹرانسپورٹ نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! وزیر ٹرانسپورٹ موجود نہیں ہیں اس لئے اسے pending کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے چونکہ متعلقہ وزیر موجود نہیں ہے تو اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ دوسری زیر التواء قرارداد جناب منیب الحق کی ہے جو کہ پیش ہو چکی ہے جس کا وزیر زراعت نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔ چونکہ محرک موجود نہیں ہیں اس لئے اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ تیسری زیر التواء قرارداد جناب محمد منیب سلطان چیمہ کی ہے اور وہ بھی اس وقت موجود نہیں ہیں اس لئے اسے بھی pending کیا جاتا ہے۔

اب ہم مفاد عامہ سے متعلق موجودہ قراردادیں لیتے ہیں جن میں پہلی قرارداد محترمہ مسرت جمشید کی ہے تو محترمہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

نوزائیدہ بچوں کے لئے دودھ بغیر کسی ٹیکس وڈیوٹی درآمد کرنے کا مطالبہ

محترمہ مسرت جمشید: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

> "صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نوزائیدہ بچوں میں پائی جانے والی مہلک اور جان لیوا بیماری Methylmalonic Academia(MMA) کا واحد علاج اور Life Saving Medicated دودھ یا خوراک (XMTVI Maxamaid) بغیر کسی ٹیکس و ڈیوٹی اور Packing پر بغیر اردو تحریر درآمد کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نوزائیدہ بچوں میں پائی جانے والی مہلک اور جان لیوا بیماری Methylmalonic Academia(MMA) کا واحد علاج اور Life Saving Medicated دودھ یا خوراک (XMTVI Maxamaid) بغیر کسی ٹیکس و ڈیوٹی اور Packing پر بغیر اردو تحریر درآمد کرنے کی اجازت دی جائے۔"

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! وزیر صحت موجود نہیں ہیں اس لئے اس قرارداد کو pending کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ چونکہ متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں اس لئے اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ مسرت جمشید: جناب چیئرمین! میری ایک چھوٹی سی request ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: اگلی قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے ان کی طرف سے اسے pending کرنے کی request آئی ہے تو اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ زیب النساء: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب محمد مرزا جاوید: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اگلی قرارداد جناب صفدر شاکر کی ہے لیکن کورم کی نشاندہی کی گئی ہے تو گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے لیکن کورم پورا نہیں ہے تو پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے لیکن کورم پورا نہیں ہے تو اب اجلاس 19۔ ستمبر 2019 بروز جمعرات 3:00 بجے سہ پہر تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔